مجموعہ سرکلرات جوڈیشل

از ابتدائی سنہ ۱۹۶۱ الے سنہ ۱۹۶۴

حصہ پنجم

حسب الحکم

عالیجناب رائے بہادر پنڈت رادھا کشن کول صاحب بہادر

جج ہائیکورٹ جموں و کشمیر سٹیٹ

مرتب ہوا۔

سنہ ۱۹۶۹

در مطبع کشمیر پرتاب سٹیم پریس
باہتمام پنڈت وشیشا ناتھ اینڈ سنز فوٹوگرافر
سرینگر مرتب ہوا
تعداد جلد ۵۰۰

انڈکس سرکلرات و ہدایات مجموعہ صیغہ جوڈیشل و متعلق جوڈیشل بابت سمہ ۱۹۶۱ لغایت سمہ ۱۹۶۲

نمبر شمار	نمبر سرکلر	نمبر ہدایت	تاریخ اجرا سرکلر و ہدایت	مضمون	نمبر صفحہ
				متعلق فوجداری و متفرقات سمہ ۱۹۶۱	
۱	۰		۲۴ بیساکھ سمہ ۱۹۶۱	ہدایت دربارہ اسکے کہ تحصیلان زیر بندوبست میں جن نمبرداران کو عدالت جوڈیشل سے کوئی سزا دیجاوے اسکی اطلاع محکمہ بندوبست کو ضرور ہونی چاہئے	۱
۲	۰		۲۷ جنوری سمہ ۱۹۰۴	فہرست منظوری رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۱۶ جنوری سمہ ۱۹۰۴ متعلق ترسیل مختصر کیفیت مقدمات قبیل بحکہ جات	۳
۳	۰		۲۸ بیساکھ سمہ ۱۹۶۱	ارشاد کمانڈر انچیف صاحب بہادر ممبر صیغہ پولیس دربارہ ہدایت کاروائی کورٹ انسپکٹر	۶

۰

نمبر صفحہ	مضمون	تاریخ اجرائے سرکلر	نمبر سرکلر	[illegible]	نمبر شمار
	ونائبان کورٹ انسپکٹر عدالتہای صدرین				
۸	ہدایت دربارہ اسکی کہ مقدمات چالانی پولیس کو اسی روز سماعت کرنا چاہیے جبکہ چالان پیش ہو بیجا التوا نہ ہوا کرے	۱۵ جیٹھ سنہ ۱۹۹۶	۰		۴
۱۰	سرکلر منظوری ریزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء دربارہ ہدایت کارروائی تحت دفعہ (۱۱۰) ضابطہ فوجداری	۱۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء	۱۰		۵
۲۰	ہدایت دربارہ خط وکتابت باہمی تحصیلداران وڈپٹی انسپکٹران	۷ کاتک سنہ ۱۹۹۶	۰		۶
۲۱	ہدایت دربارہ اسکی کہ ملازمان پولیس معطل شدہ کے مقدمات میں بہت جلد فیصلہ ہوا کریں	۱۶ کاتک سنہ ۱۹۹۶	۴۶		۷
۲۳	ہدایت دربارہ اسکی کہ جن استغاثہ جات کو بپابندی سرکلر نمبر ۲۰ بیان استغاثہ قلمبند کرنیکے بغیر سپرد پولیس کریں۔ پولیس انکی تفتیش سے انکار کردیا کرے ۔	۹ مگھر سنہ ۱۹۹۶	۵۹		۸

نمبر صفحہ	مضمون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نمبر شمار
۳۴	اعلان ترمیم سرکلر نمبر ۹۵ مورخہ ۳ نومبر ۱۸۹۱ء بمنظوری رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء کہ عدالت ہائے اجرائی اپنے حدود اراضی سے باہر دوسرے عدالت کی بابتہ جہاں مدیون ملازم ہو خط وکتابت کرکے اونکے قرقی تنخواہ کا وارنٹ جاری کردیا کریں جیسا کہ پہلے سے عمل ہے۔	۱۸ دسمبر ۱۹۰۱ء		۴۴	۱۴
۳۵	ترجمہ چھٹی نمبر ۱۲۹۲ دربارہ طلب کرنے اشلہ جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ پرسٹ و آبکاری بغرض ملاحظہ۔	۱۹ ستمبر ۱۹۰۳ء			۱۵
۳۶	سکیم منظوری رزولیوشن نمبر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۲ء متعلق اختیارات جوڈیشل افسران	۸ جولائی ۱۹۰۲ء		۵۱	۱۶

نمبر صفحہ	مضمون	تاریخ منظوری	نمبر سرکلر	نمبر شمار
۵۰	ہدایت دربارہ ترمیم رزولیوشن نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۹۰۵ء بمراد عمہائی عدالت ہائے ریاست دربارہ اختیارات سماعت مقدمات نسبت افسران و سپاہان دیسی افواج انگریزی	۲۶ رجب سنہ ۱۹۰۵ء	۱۳	۲۱
۵۳	تصحیح دفعہ ۱۷۹ قانون رنبیر ڈنڈ بدھی	۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۲	۱	۲۲
۵۴	یادداشت منظوری رزولیوشن نمبر ۱۱ مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۵ء متعلق حوالگی مجرمان مفروری ایکٹ مجرمان نمبر ۵ مجریہ سنہ ۱۹۰۳ء	۲۳ اگست سنہ ۱۹۰۵ء	۵۸	۲۳
۵۷	ہدایت دربارہ اسکی کہ جو مقدمات متعلق شکارگاہ سرکاری طور پر دائر کئے جاوین۔ وہ اشٹامپ سے مستثنیٰ سمجھی جاوین	۲۵ اگست سنہ ۱۹۲۲	۶۰	۲۴
۶۰	ہدایت دربارہ اسکے کہ مجسٹریٹان درجہ دوم و سوم زیر دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری کوئی مقدمہ تفتیش کے واسطے سپرد نہ کیا کرین۔ خود ہی مہری تحقیقات کرکے اطمینان کر لیا کرین	۲۶ اگست سنہ ۱۹۲۲	۶۳	۲۵

نمبر شمار	نمبر سرکلر	تاریخ	مضمون	صفحہ
			دیوانی و متفرقات	
۲۶	۰	۲ چیت ۱۹۶۲ء	ہدایت دربارہ اسکے کہ دورہ میں وہ مقدمات سماعت ہونی چاہیئے۔ جو کہ اوس علاقہ کے متعلق ہون جہان کا دورہ کرنا ہو	۶۱
۲۷	۲۴	۱۲ ساون ۱۹۶۲ء	ہدایت منظوری رزولیوشن نمبر ۶ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء دربارہ ترمیم دفعہ ۴ رقانون رجسٹری ریاست:	۶۳
۲۸	۲۵	۱۴ ساون ۱۹۶۲ء	ہدایت دربارہ اسکے کہ جو ہرجانہ بوجہ التوائے تاریخ دیوانی مقدمات میں تجویز ہوتا ہے - وہ فریق مقدمہ کو ملنا چاہیے:	۶۶
۲۹	۰	۲۳ کاتک ۱۹۶۲ء	روبکار صیغہ مال کہ ایام مندرجہ نقشہ میں وارنٹ گرفتاری موسومی زمینداران بمقدمات اجرائے ڈگری جاری نہیں ہونا چاہیے:	۶۸
۳۰	۰۰	۱۱ انگھن ۱۹۶۲ء	ہدایت دربارہ اسکے کہ کونسے مقدمات متنازعہ شمار ہونی چاہیئں	۷۱
۳۱	۲۴	۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء	رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء دربارہ اختیارات میجر وگرم صاحب متعلق شکارگاہ	۷۳

نمبر جلد	نمبر	تاریخ منظوری	مضمون	صفحہ
۳۲	۲۵	۱۴ ساون ۱۹۶۲ء	رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء متعلق تفویض اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول بہ اسسٹنٹ گورنر صاحب کشمیر	۷۷
			متعلق فوجداری و متفرقات ۱۹۶۳ء	
۳۲	۱۹	یکم ہاڑ ۱۹۶۳ء	نوٹیفکیشن نمبر ۱۹ امبراؤ ترمیم نوٹیفکیشن نمبر ۷ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۶ء مندرجہ سرکلرات جوڈیشل حصہ سوم (صفحہ ۱۷) کہ بروز ایکادشی وغیرہ علاوہ ذبح جانوران بزغالہ وغیرہ کے فروخت گوشت بھی ممنوع ہے ۔	۷۹
۳۳	۶۶	۲۳ چیت ۱۹۶۳ء	ہدایت سرکار والامدار دربارہ اسکے کہ تا وقتیکہ اختیارات راجہ صاحب کا قطعی فیصلہ نہو فیصلہ کا اپیل صاحب چیف جج سماعت اور فیصلہ کیا کریں ۔	۸۰
			دیوانی و متفرقات	
۳۵	۲۳	۱۱ ساون ۱۹۶۳ء	ہدایت دربارہ اسکے کہ مقدمات منتقل شدہ میں دائر کی وہی تاریخ درج ہونے چاہیئے جسپر کہ مقدمہ ابتدائی میں دائر ہوا ہے ۔	۸۲
۳۶	۴۸	۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء	اعلان دربارہ ترمیم دفعہ ۱۱ قانون میعاد ریاست	۸۳
۳۶	۵۰	۱۷ اسوج ۱۹۶۳ء	سرکلر دربارہ قائم کرنے مالیت اذن نالشات کے	//

نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	تاریخ	مضمون	نمبر صفحہ
				جبکہ الیت حسب اطمینان قائم نہیں ہو سکے:	
۳۸	۵۸		۴ رماگھ ۱۹۶۳ء	قواعد نقلنویسی در بارہ بہم رسانی نقولات چیف کورٹ	۹۰
۳۹	۶۰		۲۲ پھاگن ۱۹۶۳ء	روبکار در بارہ اسکے کہ علاوہ درخواست کے جو آٹھ آنہ کے کاغذ پر دیجاتے ہیں۔ الیس ایک روپیہ کے کاغذ پر عرائض نویسیان کو دیا جانا چاہیئے:	۱۱۷
				متعلق فوجداری و متفرقات ۱۹۶۴ء	
۴۰	۱۲		۲۹ اساڑھ ۱۹۶۳ء	روبکار در بارہ اسکے کہ وہ مقدمات جنمیں ملزمان کو طلب کرلیا جاوے۔ اور انکے سامنے شہادت استغاثہ ہو کر انکو رہا کیا جاتا ہے نمبری شمار ہونے چاہیئے:	۱۱۸
۴۱	۲۹		۹ نومبر ۱۹۰۷ء	سرکلر نسبت سوالات جو گواہان جٹی سے بمتعلقات شناخت وغیرہ زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ فوجداری کئے جانے چاہیئے:	۱۳۰
۴۲	۴۲		۸ جیٹھ ۱۹۶۴ء	اصلاحات ترمیم رزولیوشن نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۱ء (مندرجہ سرکلرات جوڈیشل حصہ اول صفحہ ۱۰)	۱۴۰

نمبر صفحہ	مضمون	تاریخ اجرائے اعلان یا روبکار	نمبر اعلان یا روبکار	نمبر شمار
	کہ بجائے وزیر وزارت کے تحصیلداران قلمرو کشمیر مقدمات جرائم متعلقہ جنگلات سماعت کر سکتے ہیں؛			
	دیوانی متفرقات			
۱۴۰	اعلان دربارہ ملتوی رکھنے میعاد اونکا ز بوجہ حاضری عدالت دیوانی سے؛	۲۵ بیساکھ ۱۹۶۴ سمت	۱	۴۳
۱۴۱	روبکار دربارہ اسکے کہ مقدمات دیوانی جہاں ایک فریق دوسرے فریق کی حلف پر حصر کرے۔ تو پہلے اونکی بیانات تحریر ہوکر اونکو حلف کا پابند کردینا چاہیئے	۱۹ بیساکھ سمت ۱۹۶۴	۲	۴۴
۱۴۲	اعلان دربارہ ملتوی رکھنے باداتیجی سنگھ گدی نشین ڈیرہ بابا نند الحقیقیل ریاسی حاضری عدالت دیوانی سے؛	۹ جیٹھ ۱۹۶۴	۲۸	۴۵

خاتمہ

روبکار اجلاسی دیوان فتح چند صاحب بہادر مہتمم بندوبست

ضلع میرپور وریاسی

واقعہ ۱۰ چیت سنہ ۱۹۶۰

بمنشاء حکم عالیجناب مشیر المال صاحب بہادر مورخہ ۷ بیساکھ سنہ ۱۹۵۵ تحصیلات زیر بندوبست میں ہر ایک موضع کی مثل موضعہ وار بابت عہدہ نمبرداری کی تحقیقات ہوکر فیصلہ دیا جاتا ہے۔ سوائے اسکے دعاوی عہدہ نمبرداری یا اگر کسی نمبردار کے برخلاف شکایت زیادہ ستانی مالیہ ہو۔ تو وہ بھی محکمہ ہذا سے علےٰ ہذالقیاس فیصلہ ہوتے ہیں۔ مگر جو مقدمات فوجداری یا بعلت رقم تکاہچرائی وغیرہ وغیرہ نمبرداران کے برخلاف عدالتہائے فوجداری یا مال سے فیصلہ ہوتی ہیں۔ اونکے نتیجہ سے محکمہ ہذا کو اطلاع نہونیکی وجہ سے ایک تو احتمال سزا یافتہ نمبرداران کے بدستور بحال ہوجانیکا ہے۔ دوسرا خارجی واقعات سے اگر مثلوں میں ایسا اظہار ہو بھی جاوے۔ تو دریافت پر خواہ نخواہ طوالت ہوتی ہے۔ اور مقدمات کو لٹکانا پڑتا ہے اسواسطے ضروری ہے۔ کہ ایسا انتظام فرمایا جاوے۔ کہ جس نمبردار کو تحصیلات زیر بندوبست میں عدالتہائے جوڈیشل یا مال سے کسی قسم کی سزا دی جاوے۔ اوسکی اطلاع بغرض لینے ایکشن اوس نمبردار کے فوراً محکمہ ہذا میں دیجاوے و نقل فیصلہ بھیجی جایا کرے ❊

نظر بران حکم ہوا۔ کہ

روبکار ہذا الغرض انتظام مناسب خدمت میں صاحب کمشنر بہادر بندوبست مرسل ہووے

تحریر صدر سنہ الدد

۱۱۶۹۳/

دستخط انگریزی صاحب مہتمم بندوبست

ازکمشنری بندوبست

روبکار صاحب قائم مُقام مہتمم بندوبست مفصل ہے۔ اور مجھکو رائے موصوف سے کلیہ اتفاق ہے۔ کہ تحصیلات زیر بندوبست میں جن نمبرداران کو عدالتہائے جوڈیشل یا مال سے کوئی سزا دیجاوے۔ تو اُوسکی اطلاع ضرور محکمہ بندوبست کو ہونی چاہیئے۔ تاکہ اُونکی نسبت تدارک ضابطہ کیا جاوے ؛

لھذا نقل کاغذات ہذا بخدمت مشیر المال صاحب بہادر مرسل ہوکر التماس کیجاوے۔ کہ اسبارہ میں انتظام مناسب فرماکر مشکور فرمایا جاوے۔ المرقوم ۶ر اپریل ۱۹۰۴ء

اور دیگر تحصیلات بندوبست شدہ میں بھی ایسی اطلاع تحصیلدارونکو بذریعہ حاکم اعلے صاحب ہونی چاہیئے۔

تحریر صدر دستخط پرسنل اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر بندوبست

۲۷۹۸/

از محکمہ مشیر مال

کاپی ہذا خدمت صاحب بہادر ممبر صیغہ جوڈیشل مرسل ہو کر آئندہ براہ مہربانی مطابق درخواست صاحب بہادر کمشنر بندوبست عمل فرمایا جاوے۔ تحریر ۷ بیساکھ سنہ ۱۹۶۱

دستخط پرسنل اسسٹنٹ مشیر مال صاحب بحروف انگریزی

۲۲/۱۴

اسکی ایک ایک کاپی بنابر تعمیل عدالتصدر جموں و سرینگر میں مرسل ہوا۔ اور بعد تعمیل اصل شامل فائل ہدایات ہووے۔ تحریر ۱۴ بیساکھ سنہ ۱۹۶۱

دستخط صاحب ممبر جوڈیشل بحروف انگریزی

ہدایت نمبر ۸ منظوری رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

متعلق ترسیل مختصر کیفیت مقدمات ملس سکہ جات

نمبر ۸

ہدایت

کونسل عالیہ سے زیر رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء یہ ہدایت ہوئی ہے۔ کہ جوڈیشل افسران ریاست مطابق عمل علاقہ انگریزی مختصر کیفیت او مقدمات کی بجا کریں۔ جو

متعلق جرائم سکہ جات زیر باب دوازدہم رنبیر ڈنڈ بدھی اُنکی عدالتمین ڈایر ہوکر تصفیہ پاوین ؛

بھذا ہدایات ذیل برای آگاہی جملہ افسران جوڈیشیل ریاست ہذا جاری کیجاتی ہین ؛

(۱) ہر افسر جوڈیشیل کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ماہ کے اختتام پر ایک مختصر کیفیت اُنمقدمات کی جو زیر باب دوازدہم رنبیر ڈنڈ بدھی اُنکی عدالتمین اُسماہ کے اندر فیصلہ پاوین تیار کرکے دوسری ماہ کی دس تاریخ تک صاحب چیف جج قلمرو اور علاقہ سرحدی مین وزیر وزارت صاحب کیخدمت مین بھیجا کرے ؛

(۲) کیفیت مقدمات کی بابت ایک نقشہ مرتب ہوکر آنا چاہیے۔ جسکا نمونہ حسب ذیل ہے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
نام عدالت	نام ملزم بقید ولدیت وسکونت	جرم جسمین سزایابی ملزم کو ہوئی معہ دفعہ رنبیر ڈنڈ بدھی	مختصر ذکر حالات مقدمہ کہ کس طریق پر ملزم نے ارتکاب جرم کیا۔ اور کیونکر پکڑا گیا	کیا کوئی دیگر اشخاص کا بھی ملزم کیساتھ شریک ہونا پایا گیا ہے جو گرفتار نہین ہوا	وسایل جو ملزم نے ارتکاب جرم مین استعمال کئے	سزا جو ملزم کو ہوئی	تشریح سزایابی سابقہ اگر کوئی ہوئی ہو	کیفیت

(۳) صاحب چیف جج صوبہ اور وزیر وزارت سرحدی کا فرض ہوگا کہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک ایک نقشہ مطابق فارم مندرجہ (ضمن ۲) اُن جملہ مقدمات کا جو ماہ گذشتہ مین عدالتہاے ماتحت مین۔ اور خود اُنکی عدالتمین زیر باب دوازدہم رنبیر ڈنڈ بدھی تصفیہ پاوین۔ تیار کرکے عدالت ہائیکورٹ مین بھیجا کرین

(۴) عدالت ہائیکورٹ سے اسماہ کی ۳۰ تاریخ تک ایک نقشہ جملہ مقدمات مندرجہ

ضمن ۲) و (۳) کا جو عدالتہاے ماتحت یا خود انکی عدالتین یا کونسل عالیہ مین ماہ گذشتہ مین تصفیہ پا وینگے۔ مرتب کر کے اکوٹنٹ جنرل صاحب بہادر کیخدمتمین بیجا جایا کریگا ؞

اور بخانہ کیفیت درج کیا جاویگا۔ کہ بصورت اپیل اُنمقدمات مین عدالت ہائیکورٹ اور کونسل عالیہ سے کیا فیصلہ ہوا ؞

(۵) صاحب سکرٹری کونسل کا فرض ہوگا۔ کہ ہر دوسری ماہ کی ۵ تاریخ تک ان کُل مقدمات کی مختصر کیفیت جو متعلق جرایم ملس سکہ جات زیر باب دوازدہم [۱۲] رنبیر ڈنڈ بدھی کونسل عالیہ مین ماہ گذشتہ تصفیہ پاوین۔ اُوسکی مطابق فارم مندرجہ ضمن (۲) کی خانہ پوری کر کے محکمہ ممبر جوڈیشل صاحب بہادر مین بیجدیا کرین۔ تاکہ کارروائی مندرجہ ضمن (۴) بسہولیت اور باوقت ہوا کرے۔

دستخط

رائے صاحب بھگت نراینداس صاحب

ایم - اے - جوڈیشل ممبر

از پیشگاہ سری راجہ صاحب بہادر

کمانڈر انچیف و ممبر صیغہ پولیس

حکم شند صیح خاص

منجانب سپرنٹنڈنٹ پولیس جموں رپورٹ پیش ہوئی ہے - کہ یہہ طریق جو ہر ایک عدالت شہر جموں کیلئے ایک ایک نایب کورٹ انسپکٹر الگ الگ مقرر کیا جاتا ہے - معیوب ہے - جملہ نایبان کورٹ کورٹ انسپکٹران کے ماتحت اور اسکی زیر نگرانی کام کریں - اور وہ ہر روز صبح انکی ڈیوٹی تقسیم کیا کرے - حضور بادولت کو ایسی رپورٹ پیش ہونے پر خیال پیدا ہوا ہے - کہ اغلباً کورٹ انسپکٹران متعینہ صدر عدالتہائے اپنے فرائض سے بخوبی ماہر نہیں - اگر وہ واقف ہوتے - تو ایسی رپورٹ پیش ہونیکی نوبت نہ پہنچتی - تمام فرائض کی تشریح تو اسموقعہ مناسب معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اسمعاملہ میں حضور بادولت نے ایک مفصل سرکلر تحریر کرا دیا ہے - جو عنقریب کونسل میں پیش کر دیا جاویگا - اور اسکے پاس ہو جانے پر یہہ لوگ اپنے اپنے فرائض سے بخوبی ماہر ہو جاینگے - مگر استقباحت کا جو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے رپورٹ میں بیان کی ہے - دور کردینا مناسب خیال کر کے فرائض کورٹ انسپکٹر بہ بیرونی متعلقات ذیل میں درج فرماتی ہیں:-

(۱) بمقام صدر نایبان کورٹ انسپکٹران واڑدیان عدالت کی کارروائی پر نگرانی رکھنا -

(۲) اُن مقدمات مین جو پولیس زیر دفعہ ۵۲ ضابطہ فوجداری یعنے قابل سماعت مجسٹریٹ ضلع برائے تجویز بھیجے اور بعدالت سٹیشن جج المقدمات کی تجویز مین جو اوسی جگہہ کیجائے جہان کورٹ انسپکٹر مامور ہو۔ اُنکی پیروی یا پیروی پر نگاہ رکھے:

(۳) بعض اشیاء و مال متعلق مقدمات کا اپنی اہتمام مین لینا بموجب اُن قواعد کے جو بعد ازین درج ہونگے:

(۴) بموجب احکام عدالتہائے فوجداری پولیس بیرونجات کو وارنٹ و سمن و احکام بابت وصولی جرمانہ کے جاری کرنیکی نگرانی رکھنا اور اس امر کا خیال رکھنا کہ کاغذات مذکورہ احکام کے جوابات بلا توقف غیر ضروری آتی ہیں:

(۵) جملہ امور مفید متعلق مقدمات فوجداری زیر تجویز کی نسبت صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دیتے رہنا۔ اور صاحب موصوف کو اس امر کی اطلاع دینا۔ کہ کسی وقت امثلہ مقدمات جرایم پیشہ واسطے روانگی دفتر صاحب ممبر انچارج پولیس دستیاب ہو سکتی ہیں:

(۶) بمدد نایبان رجسٹرات مروجہ سابقہ کا جاری رکھنا:۔

چونکہ بجٹ مین ہر ایک عدالت کیلئے ایک سارجنٹ الگ الگ درج ہے۔ اس لئے ایک ایک سارجنٹ بدستور ہر ایک عدالتمیں کام کرے۔ اور کورٹ انسپکٹر کا اعلی فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ماتحت نایب کورٹ انسپکٹر وارڈلیان عدالت کی کارروائی پر نگرانی کرے۔ اور ہر صبح شروع اجلاس عدالتہائے کیوقت ہر ایک نایب کورٹ انسپکٹر کی تقسیم اوقات کر دیوے۔ ایسی نایب کورٹ انسپکٹر ہر تین سال کے بعد تبدیل کر دئے جایا کرین+

۲۵ ربیا کھہ سنہ ۱۹۶۱

از محکمہ حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر

نقل ہذا مبراد اطلاع لعالیخدمت جناب جوڈیشیل ممبر صاحب بہادر گذارش ہووے

۲۸ مبیا کھہ ۱۹۶۱

عرضے نیاز

دستخط سکرٹری کمانڈر انچیف صاحب بہادر صیغہ پولیس

اسکی ایک ایک کاپی عدالتین صدر میں مرسل ہوکر اصل شامل ہدایات ہووے

تحریر ۱۹ جیٹھہ ۱۹۶۱

۳۵۳
اجرائی

دستخط انگریزی ممبر جوڈیشل صاحب

ہدایت نمبر

عدالتہائے فوجداری سرینگر کی یہہ کارروائی بلاشبہ ناقص ہے کہ تمام مقدمات چالانی پولیس حسب درکہ چالان پیش کیا جاوے سماعت ہونی چاہئیں۔ اگر کسی خاص باعث سے اُس روز کوئی مقدمہ سماعت نہ کیا جاوے۔ تو دوسرے دن اسکو سماعت کرنا چاہئیے۔ جب تک کہ اوسکی شہادت جو حاضر ہو۔ ختم نہ ہولی۔ مسلسل اوسکی کارروائی جاری رہنی چاہئیے اور دیگر مقدمات دیوانی وغیرہ کا التواء ہوسکتا ہے۔ ایسی چالانی مقدمات میں ہرگز تاخیر ہونی

مناسب نہیں - اگرچہ اسبارہ میں سابق ہدایت ہو چکی ہے - مگر معلوم ہوتا ہے - کہ اُس پر عمل نہیں ہوتا - صاحب چیف جج کو اسکیلرٹ توجہہ دلاکر لکھا جاوے - کہ تمام مجسٹریان کو اسکی مطابق عمل کرنیکی ہدایت کیجاوے ؛

اِسکے بعد اگر کسی مقدمہ میں اسکی برخلاف عمل دیکھا گیا ہو - تو اوسکا سخت نوٹس لیا جاویگا صاحب سکرٹری ممبر صیغہ پولیس کے خدمتمین اسکی مطابق جواب تحریر ہوکر کاغذات شامل فایل ہدایت داخلدفتر کیجاوین اور عدالت صدر جموں مین بھی اسکی مطابق مفصل روبکار بھیجی جاوے -

تحریرہ ۵ جیٹھ ۱۹۶۱

صاحب سکرٹری کو یہہ بھی لکھا جاوے - کہ آپ پولیس کو ہدایت کردیوین - کہ اگر کسی عدالت مین کسی چالانی مقدمہ مین اس ہدایت کے مطابق عمل نہ ہو - تو اونکو فوراً رپورٹ کرنی چاہیے -

تحریر صدر

دستخط صاحب ممبر جوڈیشل بحروف انگریزی

۲ ۲۱ / ۱

اجرائی

رزولیوشن نمبر ۱۱ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ مندرجہ

کارروائی کونسل عالیہ جلد نمبر ۲۴

دربارہ کارروائی تحت دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری

سرکلر نمبر ۱۰

کارروائی تحت دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ ہدایات برائے اہل پولیس و صاحبان مجسٹریٹ۔ صاحبان چیف جج کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ پولیس جن بدمعاشون کے خلاف زیر دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ انکو بغیر ماقبل اطلاع یا حکم صاحب مجسٹریٹ صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاسمین چالان کردیتی ہے ؛

(۲) کہ دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ظاہر ہے۔ کہ یہہ کارروائی ناقص اور قانون رائج الوقت کے احکام کے خلاف ہے۔ کیونکہ دفعہ مذکور مین حکم ہے۔ کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور مجسٹریٹ درجہ اول جیسے اسبات مین خاص اختیار حاصل ہو۔ کہ اسمضمون کی اطلاع ملی۔ کہ اونکے حلقہ اختیار ارضی مین اشخاص از قسم مندرجہ دفعہ مذکور موجود ہین تو مجسٹریٹان موصوف اشخاص مذکورہ کے خلاف حسب طریقہ مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت دفعہ مذکور کارروائی کرینگے۔ مجاز ہونگے ؛

(۴) اسمعاملہ میں پولیس کا فرض صرف یہہ ہے - کہ جس مجسٹریٹ پر یہہ فاصلہ موقوف ہو - کہ آیا شخص مذکور کو عدالتمیں طلب کرنیکے لئے وارنٹ یا سمن جاری کیا جاوے - تاکہ وہ وجہہ بتاوے کہ کیوں اوس سے نیک چلنی کا مچلکہ و ضمانت اسے نہ طلب کیجاویں اوس مجسٹریٹ کو ضروری کوائف بہم پونچادیں - لہذا پولیس کا یہہ طریق عمل کہ زیر دفعہ ۱۱۰ کارروائی کرنیکی غرض سے بدمعاشون کا چالان کر دیا جاتا ہے - درست نہیں - اور ایسے ترک کر دیا جاوے ؛

(۴) ضروری العمل امر یہہ ہے - کہ عہدہ داران انچارج تھانہ جات جن شخصون کے خلاف کارروائی کرکے تحت دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اونکی ضمانت کرانا چاہتی ہون - اون اشخاص کی ہسٹری شیٹ (اعمال نامجات) تیار کیا کریں - ہسٹری شیٹ میں کوائف ذیل درج ہونے چاہیئے ؛

الف اعمال نامہ کا نمبر سلسلہ

ب اشخاص رپورٹ شدہ کا نام ......ولدیت......سکونت..........ذات و عمر.......

ج جملہ سابقہ سزا یابیون کی کوائف

د جسمقدمہ میں شخص مشتبہ کا چالان کیا گیا ہو - مگر وہ رہا یا بری کر دیا گیا ہو - یا جسمقدمہ میں حال ہی میں اسپر شبہ کیا گیا ہو - اوسکے مختصر کوائف اور اس محولہ کاغذ کا حوالہ درج ہونا چاہیئے - جسمین اشتباہ کی مفصل کوائف درج ہون ؛

ہ اون معروف بدمعاش یا بدچلن اشخاص کے نام جنکے ہمراہ شخص ملزم کی نشست برخاست ہو - اور نمبرداران وغیرہ وغیرہ کی رپورٹون اور گشت کنندہ کنسٹبلان

کی رپورٹ (پولیس سرکلر نمبر ۲ پاس شدہ تحت رزولیوشن نمبر ۱۰ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۹ء)
اور دیگر کاغذات کا حوالہ جسمین نشست و برخاست مذکور کے رپورٹ درج ہو۔

و غیر حاضری بوقت شب یا زیادہ عرصہ کی غیر حاضری تا تبدیل سکونت یا آوارہ گردی
کی رپورٹ اور یا اون کاغذات کا حوالہ جنمین غیر حاضری مذکور درج ہو۔

ز ظاہری وسائل معاش اگر زراعت وسیلہ معاش ہو۔ تو نوعیت حقیقت اور
اراضی زیر قبضہ کے کوائف۔ اگر تجارت وسیلہ معاش ہو۔ تو کوائف تجارت اور
اسی مضمون کی موصولہ رپورٹ کا حوالہ کہ شخص مشتبہ اپنی زراعت یا ظاہری وسائل
معاش کیطرف سے تغافل ورزی کرتا ہے۔ اور آمدنی سے خرچ زیادہ کرتا ہے۔

ح کسی ایسی رپورٹ کا حوالہ جسمین ایسے واقعات کی کوائف درج ہون جن سے پایا
جاوے۔ کہ شخص مشتبہ کا چال وچلن مسلسل طور خراب رہا ہے۔

ط اعمال ناجات مذکور مین امور ذیل کا بالخصوص ذکر ہونا چاہیے۔

(۱) دیسی کاغذ کے نصف تختہ کے صرف ایک طرف پر اوسکے عرض مین نقشہ
مرتب کیا جائے۔ دوسری طرف پر خط کشی نہ کیجاوی۔ اگر کسی خانہ مین جگہہ باقی نہ
رہے۔ اور مزید اندراجات کرنے مطلوب ہون۔ تو اندراجات فارم مذکور کی پشت پر
کر دیجاوین۔ اور متعلقہ خانہ پر حوالہ دیدیا جاوے دو کہ ملاحظہ ہو پشت صفحہ ہٰکا

(۲) اگر کوئی افسر تھانہ کارروائی منشاء دفعہ ۱۱۰ سرکلر ہٰذا کے ماورائی او قسم کی
ضمانت طلبی کی بغرض سے کسی شخص کے خلاف کارروائی کرنا چاہیے۔ تو وہ اندراجات
اعمال نامہ کی ایک نقل اپنے رپورٹ کے ہمراہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت
مین گذارش کرکے احکام حاصل کرے۔

(۳) گزٹ شدہ افسران پولیس عند المعاینہ تھانہ جات اعمال نامجات کا ملاحظہ کرکے احکام مناسب صادر کیا کرینگے۔ لیکن عند الدرج جن تفتیش ہائے کی انجام دہی کا حکم ہو چکا ہو۔ اونمیں صدور احکام پر اعمال نامجات کسی صورت سے خارج نہ ہونگے؛

(۴) دفعہ ۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی شروع کرنیکی غرض سے اوس فارم پر جسکے سطر شدہ نمونہ جات صاحب پولیس ممبر بہم پوہنچا وینگے۔ کو الیف مندرجہ کرکے صاحب مجسٹریٹ کے حضور پیش کیجا وینگے؛

(۵) اعمال نامجات بمراد مطالعہ نباٹل نباکر رکھے جاوینگے۔ جن اعمال نامجات پر پانچ سال تک کچھہ کارروائی نہ کیجائیے۔ اور یا شخص مشتبہ کی رہائی از جیلخانہ کے پانچ سال بعد یا شخص محولہ کی میعاد ضمانت کے اختتام پر اعمال نامجات کو نکالکر تلف کردیا جاے۔ مگر بدین شرط۔ کہ جب تک کسی شخص کا نام رجسٹر نمبر ۱۰ پر درج رہے۔ اوسوقت تک اوسکا اعمال نامہ تلف نہ کیا جاوے؛

۵۔ نمبرداران و ذیلداران کو ہدایت کیجاوے۔ کہ اعمال نامجات کے مرتب کرنے میں افسران پولیس کو حتے الوسیع مدد دین؛

(۶) سپرنٹنڈنٹان پولیس کو سالانہ تین کم سے کم ایک دفعہ اعمال نامجات کو صدر دفتر میں طلب کرنا چاہیئے۔ اور جن بدمعاشون کے خلاف کارروائی کرنا ہو۔ اونکی بابت اپنی زیر نگرانی و بمشورہ صاحب چیف جج احکام صادر کرنے چاہیئے۔ فہرست ہائے مذکور ہر تحصیل کے بابت جداگانہ تیار کرنے چاہیے۔ اور اگر چیف جج کے حضور پیش کرنے سے قبل اونپر قلمرو جموں مین ضلع کے گورنر وزارت کے اور قلمرو کشمیر میں گورنر کشمیر کے دستخط بھی کرائے جاوین۔ تو بہت بہتر ہوگا۔ ہر سال کے یکم بیساکھ تک صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس فہرست ہائے مذکور صاحب چیف جج کشمیر کے حضور اور یکم کاتک تک

صاحب جیف جج جمون کے حضور گذارش کرینگے - تاکہ اشخاص مندرجہ فہرست کے خلاف کارروائی کیجاوے اور خاص عہدہ داران کو مامور کیا جاوے - کہ حتی الوسیع مقدمات مذکور مین تجویز موقعہ پر جا کر کرین ؛

(۷) ان ہدایات سے یہ مقصود نہیں ہے - کہ خاص اشخاص جنکے مقدمات کی تاریخ ہائے مذکور تحقیق نہ ہو سکتی ہو - اُنکے خلاف سال کے کسی اور حصہ مین کارروائی نہ کیجاوے - مگر ان اشخاص کے بابت مین بھی مقامی احکام مال کی رائے معلوم کرلینی چاہیئے - آخر الذکر مقدمات صاحب مجسٹریٹ ضلع کے گوش گذار کرنے چاہیئے - اور صاحب موصوف اِن مقدمات کا خود فیصلہ کرینگے - اور یا ضلع کے کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اسکام پر مامور کرینگے ؛

(۸) جملہ مجسٹریٹان درجہ اول کو معہند امقدمات زیر دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تجویز کا اختیار دیا جاتا ہے ؛

(۹) بوقت تجویز مقدمات مذکور مجسٹریٹان کو ہدایات ذیل پیش نظر رکھنی چاہیئے - جنکی طرف سے عمداً غفلت کرنے پر نوٹس لیا جاویگا ؛

(۱۰) اس قسم کی کارروائی کے اول مرحلہ مین اور قبل ازین کہ ملزم کی موجودگی میں واقعی تحقیقات عمل مین آئے - تین امور پر توجہ ہونی چاہیئے - وہو نا ما

(الف) اطلاع کوائف (دفعہ ۱۱۰)

(ب) حکم صادرہ بر آن معہ مضمون اطلاع (۱۱۲)

(ج) مذبورہ کا حوالہ ملزم کرنا (۱۱۳ و ۱۱۵)

(۱۱) اطلاع کو الیف جملہ کارروائی کی بنیاد ہے۔ اور یہہ امر درج کرنا چاہیے۔ کہ مجسٹریٹ اطلاع پر کارروائی کر رہا ہے۔ کسی اطلاع پر کارروائی نہ کیجاوے۔ جب تک کہ وہ کسی معتبر ذریعہ سے پہونچی اور بشرط تصدیق و عدم تردید اگر وہ اسقدر کافی نہ ہو۔ کہ اوسکی بنا پر اشخاص مندرجہ دفعہ ۱۱ ایکٹ سے کسی خاص صفات سے شخص ملزم کو منصف قرار نہ دیا جاسکے۔ جنمقدمات مین قرار احکام مندرجہ بالا دفعہ (۶) کارروائی کیگئی ہو۔ اونمین کو الیف مندرجہ اعمال نامجات اشخاص جنکے خلاف بمشورہ صاحب چیف جج کارروائی کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اجرائی کارروائی منجانب صاحب مجسٹریٹ کی غرض کیلیے کافی متصور ہونگے

(۱۲) جس شخص کے خلاف اطلاع موصول ہوئی ہو۔ اگر صاحب مجسٹریٹ اوسکے خلاف کارروائی کرنا ضروری تصور کرین۔ تو اونہین ایک حکم قلمبند کرنا چاہیے۔ جسمین جملہ امور مطلوبہ تحت دفعہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری درج ہون۔ حکم مین مضمون اطلاع اسقدر وضاحت سے درج ہو۔ کہ شخص ملزم بخوبی سمجھ جائے۔ کہ مجھے کس امر کی جوابدہی کرنی ہے۔ ضمانت مطلوبہ کے کوالیف درج کرنمین منشاء متعلق بہ دفعہ ۱۱۸ ضابطہ مذکور کے احکام کا لحاظ رکھنا چاہیے ؛

(۱۳) اگر ملزم عدالتین موجود ہو۔ تو حکم مصدرہ تحت دفعہ (۱۱۲) مجموعہ ضابطہ فوجداری اوسکو سنا دیا جاوے۔ اور اگر وہ خود خواہش کرے۔ تو اوسکو سمجھا دیا جاوے۔ اور اگر شخص ملزم عدالتین حاضر نہ ہو۔ تو سمن طلبی بنام ملزم کے ہمراہ ایک نقل حکم شامل کیجاوے۔ اور عہدہ دار تعمیل کنندہ سمن کے ہمراہ ملزم کے حوالہ کرے ؛

۱۴۔ سمن ہائے برائے طلبی ملزم کے اجرائی میں احکام مندرجہ دفعہ ۱۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل بہ احتیاط کیجاوے۔ اور اگر کوئی مجسٹریٹ وارنٹ جاری کرے تو اوسے وجوہات قلمبند کرنی چاہیئے۔ جنکے باعث اجرائی وارنٹ ضروری تھا ؏

(۱۵) جب ابتدائے کارروائی مکمل ہوجاوے۔ اور ملزم بذات خود یا بذریعہ وکیل حاضر عدالت آجاوے۔ تو جس اطلاع پر مجسٹریٹ نے کارروائی کی تھی۔ اوسکی صحت کی تحقیقات شروع ہوتے ہی مقدمات زیر دفعہ ۱۱۷ میں اوسی ضابطہ کی تعمیل کرنے ہونگے۔ جو مقدمات قابل اجرائی وارنٹ کیلیے محکوم ہے۔ بدین استثناء کہ فرد قرارداد جرم مرتب نہیں کرنا ہوگا۔ مگر یہ احتیاط لازم ہے۔ کہ ملزم کو جواب دہی اور شہادت پیش کرنیکا موقعہ کافی دیا جاوے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو اس غرض کیلیے تاریخ بدل دیجاوے ؏

(۱۶) اختتام تحقیقات پر مجسٹریٹ کو حکم واجب الصدور پر غور کرنا چاہیئے۔ سب سے اول اس امر پر غور ہونا چاہیئے۔ کہ کیا ملزم ایسا شخص ثابت ہوا ہے۔ کہ وہ تعریفات مندرجہ دفعہ ۱۱۰ میں سے کسی کی ذیل میں آسکے۔ اور اگر مجسٹریٹ کی رائے میں وہ تحت تعریف آتا ہو۔ تو مجسٹریٹ کی رائے میں جس خاص تعریف کی ذیل میں ملزم کا آنا ثابت ہو۔ اوسکے باب میں صریح تجویز قلمبند کردی۔ اور اگر تجویز ناکافی ہو۔ یعنے یہ کہ ملزم بدمعاش ہے۔ یا نامی چور ہے۔ تو جو حکم آخیر صادر کیا جاوے۔ وہ قابل تنسیخ ہوگا علے ہذا القیاس۔ اگر یہ تجویز ہو۔ کہ ملزم ایک عادی سارق ہے۔ یا مال مسروقہ عادتاً وصول کیا کرتا ہے۔ (ایسی صورت ہو۔ اور تجویز کی اس شہادت سے تائید ہوتی ہو۔ کہ بدچلنی مذکور کا ملزم عادی ہے ؏

ب۔ امر دوم قابل غور یہ ہے۔ کہ کیا ضمانت اخذ کرنا ضروری ہے۔ بالعموم تو عادی بدچلنی کے ثبوت پر ضمانت کیضرورت تسلیم کرنا جائز ہوگا۔ مگر اسبات میں مجسٹریٹ کو اقتضائے

راے حاصل ہے۔ لیکن اقتضائے راے خود کے استعمال مین ہیہ امر ملحوظ خاطر رہے
کہ کارروائی کی علت غائی انسداد جرائم ہے۔ نہ کہ سزا دہی۔ جو مجرم حال ہی مین جیلخانہ
سے رہا ہوا ہو۔ اُس سے کبھی ضمانت طلب نہ کیجاوے۔ جبتک کہ اس امر کا فیصلہ کرنے
کیلئے کافی مہلت نہ دی جاوے۔ کہ جو سزا وہ پہلے بھگت چکا ہے۔ اوس سے کافی تنبیہ ہوگئی
ہے۔ کہ نہیں۔ اور وہ سابقہ بدچلنی کیطرف عود کریگا۔ کہ نہیں ؛

۱۷۔ اگر مجسٹریٹ یہہ فیصلہ کرے۔ کہ ضمانت طلب کرنا ضروری ہے۔ تو پھر اوسی امور
ذیل کا فیصلہ کرنا چاہیئے :-

(۱) تعداد و نوعیت ضمانت جو داخل کیجاوے ؛

(۲) عرصہ جسکی بابت ضمانت داخل کیجاوے ؛

امور مذکور پر غور کرنے وقت مجسٹریٹ کو حکم اول مطالعہ کرکے احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ
تعداد ضمانت ویسیا درمندرجہ حکم مذکور سے تجاوز نہ ہو ؛
چونکہ زرمچلکہ کی تعداد روئداد مقدمہ کا مناسب لحاظ کرکے مقرر کرنی چاہیئے۔ اور خارج
از قدرت نہ ہونی چاہیئے۔ لہذا ایسا امر درج مثل کرنا چاہیئے۔ کہ شخص ملزم کی استطاعت
کا لحاظ کرکے زرضمانت طلب شدہ نامناسب نہین ہے ؛

۱۸۔ اگر ملزم کی شکل و شباہت سے اوسکے بالغ یا نابالغ ہونیکے باب مین شک پیدا
ہو۔ تو اوسکی عمر محقق کرلینی چاہیئے ؛

۱۹۔ اگر طلب ضمانت کیضرورت پایہ ثبوت کو نہ پہونچے۔ تو اگر شخص مذکور محض بغرض
تحقیقات زیر حراست ہو۔ یا زیر حراست نہ ہو جیسی صورت ہو اوسکی مطابق مجسٹریٹ کو زیر

دفعہ ۱۹ اعمال پیدا ہونا چاہیئے :

۲۰ — درصورتیکہ آخیری حکم زیر دفعہ ۱۱۸ صادر کیا جاوے - تو ہمیں امور ذیل بالصراحت درج ہونے چاہیئے :

۱ — تعداد زر مچلکہ

۲ — کیا مچلکہ کے ہمراہ ضمانت بھی طلب کیگئی ہے - یا نہیں کیگئی - اور تعداد ضمانت ہا ۔ :

۳ — عرصہ جسکی بابت ضمانت داخل کیگئی ہے :

اگر کارروائی بزبان انگریزی کیجائی - تو حکم کا ترجمہ اردو میں کرکے اوسپر مجسٹریٹ اپنے دستخط ثبت کرے :

۲۱ — یہہ مذکور خاطر رہے :

(الف) کہ متعدد اشخاص کے خلاف مشترک کارروائی نہ کیجاوے - جب تک بذریعہ شہادت یہہ ثابت نہ ہو - کہ منجملہ جرائم مندرجہ دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی جرم کی غرض سے وہ باہم شریک ہیں :

(ب) عام صورتوں میں ایک سال سے زائد عرصہ کیلیئے ضمانت طلب نہیں کرنی چاہیئے - اور اگر اسمعیاد میں توسیع کرنیکے خاص وجوہات ہوں - تو اونہیں درج حکم کیا جاوے :

۲۲ — صاحبان مجسٹریٹ احکام مندرجہ دفعہ ۱۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو خوب مذکور خاطر رکھیں اور جب میعاد ضمانت ایک سال سے زائد ہو - تو فارم وارنٹ جب فارم نمبر ۱۴ ضمیمہ نمبر ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ردو بدل کرکے اوسکے آخیری فقری کو دفعہ ۱۲۳ کے فقرہ نمبر ۲ کے مطابق کر دینا چاہیئے - اور حتی الوسیع جلد قبل کارروائی تعداشتیقی

کے اجلاس میں پیش کر دیجاوے۔ جن اشخاص کے باب میں تحت دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری حکم طلبی ضمانت نیک چلنی صادر کیا جاوے۔ اونکو بعد صدور حکم مذکور حصول ضمانت کیلئے مہلت عطا کرنا خلاف قانون ہے۔ اور مجسٹریٹ کو تحت دفعہ ۱۲۳ سیوائے اس امر کی اور کچھہ اقتضاے رائے حاصل نہیں۔ کہ جس تاریخ حکم تحت دفعہ ۱۱۸ صادر کیا جاوے۔ اسی تاریخ جو شخص ضمانت داخل نہ کر سکے۔ اسکو قید کر دیا جاوے؛

یہہ حکم مصلحتاً وضع کیا گیا ہے۔ اور اگر کارروائی قرار قانون عملیں آئے ہو تو اس حکم سے کچھہ سختی بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر کارروائی قرار قانون ہوئی ہو۔ تو ملزم کو بر وقت اطلاع ہو چکی ہو۔ کہ اوس سے کسقدر اعلے ترین تعداد ضمانت اور کسقدر تعداد ضامنان طلب کیجاتی ہے۔ اور دیگر ضروری کوالف (دفعات ۱۱۲ و ۱۱۵) کی اطلاع ہی مجایگی؛

اگر کسی وجہ سے ملزم کو ضمانت داخل کرنے کیلیے مناسب مہلت نہ ملی ہو۔ جس ضمانت کا انتظام عام حالتوں میں اوسے پہلے ہی کر لینا چاہیئے تھا۔ تو اسیغرض کیلیے مہلت دینے کا جائز طریق صرف یہہ ہے۔ کہ جسقدر عرصہ مناسب معلوم ہو۔ اوتنی مدت تک حکم تحت دفعہ ۱۱۸ کا اصدار ملتوی کر دیا جاییے؛

۴۳۔ احتیاط رہے۔ کہ ضمانت نامہ یا وارنٹ سپردگی کی ایک نقل شامل کر کے مثل کو داخلدفتر کرنے سے قبل مکمل کر دیا جاییے؛

۴۴۔ بغیر خاص اجازت صاحب گورنر کسی ذیلدار۔ اعلے نمبردار۔ ادنی نمبردار یا انعامدار کے خلاف کارروائی تحت دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہ کیجاییے؛

ب۔ جب جماعت ہاے مندرجہ میں سے کسی شخص کے خلاف کارروائی مذکور

شروع کیجا ہے۔ تو اگر ممکن ہو۔ تو ہیہ کارروائی خود صاحب چیف جج یا وزیر وزارت ضلع عملیں لائین

۲۵ — تاکید ہے۔ کہ کارروائی تحت دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل میں لانے میں صاحبان مجسٹریٹ بہایت احتیاط کرین۔ اَور سفارش کیجاتی ہے۔ کہ جب وہ کارروائی تحت دفعہ ہذا کر رہی ہون۔ تو مجموعہ ضابطہ فوجداری اپنے سامنے رکھین ::

ازپیشگاہ جنرل راجہ سر امر سنگھ صاحب بہادر

کے۔ سی۔ ایس۔ اے کمانڈر انچیف

دربارہ خط وکتابت باہمی تحصیلداران و ڈپٹی انسپکٹران

پولیس

۲۲۹۹ —

چیچی خاص

خصوصیت نشان خیر خواہ باصفاء رائے صاحب بھگت نرائن داس۔ ایم۔ اے ممبر جوڈیشل حفظہ

بمعاملہ بالا عندالدریافت حضور بابہ دلت مشیر مال وبحوالہ $\frac{۱۰۵}{۲۲۶}$ مورخہ ۹ رجب سنہ ۱۹۶۰ اپنی رائے دی تھی۔ کہ انتظامیہ وغیرہ معاملات تو بیتک تحصیلدار کو ڈپٹی انسپکٹر کے نام پروانہ نہین لکھنا چاہیئے۔ الا بحثیت مجسٹریٹ کسی جوڈیشل تعمیل کے متعلق کے اگر تحصیلدار ڈپٹی انسپکٹر کے نام حکمنامہ

جاری کرے۔ تو میرے خیال میں نامناسب نہیں ہے۔ جو کا عدالت نایب اظہار رائے تحریر خواہ کے پاس بھیجنے پر اُنکا جواب $\frac{۱۰۰۱۵}{۱۲}$ مورخہ ۱ بیساکھ سمت ۱۹۶۱ء پہونچا تھا۔ کہ اسبارہ میں مجھکو بھی صاحب مشیر مال صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔ کہ بحیثیت مجسٹریٹی تحصیلدار اور ڈپٹی انسپکٹر کا مساوی درجہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جوڈیشل حیثیت میں ڈپٹی انسپکٹر اوسکی ماتحت ہے۔ اور تحصیلدار کارروائی جوڈیشل میں ڈپٹی انسپکٹر کے نام پروانہ جاری کر سکتا ہے۔ دیگر معاملات میں انکی مابین بطور مساوات کے خط وکتابت ہونی چاہیے اسلئے تحریر ہے۔ کہ آن خیر خواہ اسبارہ میں احکام جاری کر کے اطلاع دیویں ۔

۱۷ اسوج سمت ۱۹۶۱

بمنشاء اسکے احکام جاری کئے جاویں۔ اور بعد تعمیل راجہ صاحب بہادر کیجد متیں شبت عرضداشت جواباً گذارش کئے جاوے۔ اور اصل پروانہ نداشامل فائیل ہدایات ہووے ۔

تحریر ۷ کاتک سمت ۱۹۶۱
دستخط رائے صاحب ممبر جوڈیشل بحروف انگریزی

ہدایت نمبر ۳۹

حضور سری راجہ صاحب بہادر ممبر صیغہ پولیس ارشاد صادر فرماتے ہیں کہ اوتمقدمات کا فیصلہ بڑی تاخیر کیساتھ کیا جاتا ہے۔ جنمیں کہ ملازمان پولیس معطل ہو کر سپرد عدالت کئے جاتے ہیں۔ اور اودھر اونکی معطل ہونے سے صرف کار سرکار کا ہی حرج نہیں ہوتا بلکہ ایسے ملازمان معطل شدہ کو سرکار سے بلا کسی کام لینے کے الونس دینا پڑتا ہے

جو ایک قسم کا سرکاری نقصان متصور ہے - اگرچہ کوئی خاص ایسا مقدمہ ظاہر نہین فرمایا گیا - جسمین کہ ایسے شکایت ہوئے ہوں - الاہم مناسب خیال کرتے ہین - کہ اسکیطرف صاحبان چیف جج کی توجہ دلائی جاوے ؛؛

لہٰذا

حکم ہوا کہ

باجرائے روبکار بات بخدمت چیف جج صاحبان سرینگر و جموں مرسل ہو کر ارقام کیا جاوے - کہ ایسے مقدمات جنمین کہ ملازمان پولیس معطل ہو کر سپرد کئے جاتی ہین بلا کسی بیجا تاخیر کے بہت جلد فیصلہ ہونے چاہئین - تا کہ آئندہ کسی مقدمہ مین ایسی شکایت نہ ہو - اور ماتحت مجسٹریٹ صاحبان کو بھی تاکید کیجاوے - کہ ایسی شکایات کا اونکو کبھی موقعہ نہین دینا چاہئے - ورنہ اسکی بابت نوٹس لیا جاویگا کہ کیون باوجود ہدایت کرنے کے مقدمہ کے فیصلہ کرنے مین توقف ہوا ہے ؛؛

دستخط

جوڈیشل ممبر صاحب بحروف انگریزی

۱۶ کتک سنہ ۱۹۶۱

ہدایت نمبر ۵۹

عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ مجسٹریٹ صاحبان بلا قلمبند کرنے بیان استغاثہ کے جسکے لیے دفعہ ۲۰۰ ضابطہ فوجداری میں حکم ہے۔ استغاثہ کو سپرد پولیس کر دیتے ہیں۔ حالانکہ زیر سرکلر نمبر ۲۸ مفصل ہدایات ہو چکی ہے۔ کہ استغاثہ گذرنے پر مجسٹریٹ کا فرض ہوگا کہ مستغیث کا بیان قلمبند کر کے اوسپر غور کرے۔ کہ اوس سے جرم کا وجود پایا جاتا ہے یا نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اوسپر کوئی عمل نہیں ہوتا۔ اور نہ عدالت بالا دست سے اسکی نسبت کوئی اعتراض کیا جاتا ہے۔ جس سے کہ مجسٹریٹ صاحبان کو آیندہ کیواسطے ہدایت ہو۔ حال میں دو مقدمات نمبر (۴) فوجداری ۱۹۶۱ء و نمبر (۵) فوجداری ۱۹۶۰ء منفصلہ صاحب چیف جج ہماری ملاحظہ میں گذرے ہیں جنمیں پنڈت سنت رام تحصیلدار اونتی پورہ نے بلا قلمبند کرنے بیانات مستغیثان کے اونکے استغاثہ جات کو بنا بر تفتیش تفویض پولیس کیا ہے۔ اور صاحب چیف جج نے اوسکا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ تحصیلدار کی اس فروگذاشت کے باعث جو نقص پیدا ہوا ہے۔ اوسکی بابت علیحدہ جواب طلب کیا جاویگا۔ لہذا ہم مناسب خیال کرتے ہیں۔ کہ پولیس کو ہدایت کیجاوے کہ اگر کسی عدالت سے کوئی استغاثہ اونکے سپرد کیا جاوے۔ جسمیں مجسٹریٹ نے مستغیث کا بیان قلمبند کر کے اوسپر غور نہ کر لیا ہو۔ تو اوسکی تفتیش سے انکار کر دیا جایا کرے۔ اور اس یادداشت کی ایک ایک کاپی ہر دو عدالت صدر اور صاحب سکرٹری ممبر صیغہ پولیس کی خدمت میں بنا بر عملدرآمد مرسل ہووے۔

تحریر ۸ اگھن ۱۹۶۱ء

دستخط خود جوڈیشل ممبر صاحب بہادر

یاد داشت نمبر ۲۲

یاد داشت تنسیخ عبارت اخیری اعلان نمبر ۱۸۵ مورخہ ۱۳ نومبر

اشتہار نمبر ۱۰۶ منظور شدہ زیر رزولیوشن نمبر ۳۴۹ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۹۱ء مین مقدمہ
گنیداس مدعا علیہ بنام رگھنیہ رام مدعی مخالفانہ قبضہ جائیداد غیر منقولہ کی میعاد بیس سال
رکھی گئی تھی - اور قرار دیا گیا تھا - کہ بیس سال کے گذرنے پر دعوی نسبت ایسے قابض
جائیداد غیر منقولہ کے غیر مسموع ہوگا - اسکی بعد ایکٹ میعاد ریاست مین جو ۱۹۵۰ کو جاری
ہوا میعاد قبضہ مخالفانہ کی بارہ سال قرار پائی - جسکے رو سے گویا اشتہار مذکور منسوخ
ہوگیا - مگر اعلان نمبر ۸۰ متعلقہ میعاد منظور شدہ زیر رزولیوشن نمبر ۱۶ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۸۹۴ء
کے آخری حصہ مین جو ایکٹ میعاد ریاست کی بعد شایع ہوا ہے - پھر ایسے قبضہ کی
میعاد بیس سال لکھی گئی - جو معلوم ہوتا ہے - کہ غلطی سے تحریر ہوئی ہے - گو اس سے ایکٹ
میعاد ریاست مین کوئی نقص پیدا نہین ہوتا - الا اہل مقدمات اور وکلا عموما اسکو معرض بحث
مین لاتے ہین جیسا کہ ایک مقدمہ بخشی روپ چند وغیرہ مدعا علیہم اپیلانٹان بنام رحلیل وغیرہ
مدعیان ریسپانڈنٹان منفصلہ محکمہ ہا مین اسکی بحث اوٹھائی گئی ہے - اور کارروائی عدالت
مین بھی جو اسپر توجہ کرنی ہین اکثر غلطی ہونیکا احتمال رہتا ہے - اسواسطے میرے نزدیک
مناسب ہے - کہ آخری عبارت اعلان متذکرہ صدر کے انفساخ کی نسبت گزٹ مین
اشاعت کرائی جاوے - جس سے آیندہ ایسی غلطی ہونیکا احتمال نہ رہے - چونکہ

منظوری کونسل کے بغیر انفساخ عبابت مذکور کا اعلان نہین کرایا جا سکتا - سوا اسکے یادداشت ہذا اجلاس کونسل مین بغرض منظوری پیش ہووے - اور التماس کیجاوے کہ انفساخ عبابت مذکور کے حکم صادر ہونے پر گزٹ مین اسکی حسب قاعدہ اشاعت کرائیجاوے گی رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۳ء مندرجہ کارروائی کونسل نمبر ۱۵ تجویز ہوئی - کہ تجویز صاحب ممبر جوڈیشل منظور کیجاوے ؁

ترجمہ چھٹی سرکلر نمبر ۱ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۴ء

منجانب صاحب ممبر جوڈیشل

بخدمت صاحب چیف جج و وزیران وزارت لداخ و گلگت

مضمون

وہ نالشات جو ایسی اشخاص کی برخلاف دائر ہوتی ہین جو یورپین برٹش رعایا نہین ہین کس عدالتین سماعت ہونی چاہئین

جنابمن -

اکتوبر گذشتہ مین ہمنے یہہ امر کہ وہ نالشات جو ایسی اشخاص کے برخلاف دائر ہوتی ہین جو یورپین برٹش رعایا نہین ہین کسی عدالتین سماعت ہونی چاہئین - جسکی نسبت ہمکو حالیہ کوئی ایک قاعدہ معلوم نہیں ہوتا تھا - صاحب رزیڈنٹ کشمیر کے فیصلہ کے واسطے

پیش کیا تھا۔ اور ہمنے یہ جتلایا تھا۔ کہ مطابق اس قانون کے جوکہ اسکی نسبت حالمین جاری ہے۔ جیساکہ ہم نے اسکو سمجھا ہے۔ اُن اشخاص کو جوکہ یورپین برٹش رعایا نہیں ہیں یہہ حق نہیں دیا گیا ہے۔ کہ انکی اُن نالشات کی سماعت جوکہ انکی برخلاف دائر ہون۔ صاحب رزیڈنٹ یا صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کشمیر کریں +

۲ — صاحب رزیڈنٹ کشمیر نے آپ اپنا فیصلہ اسمعاملہ کی نسبت یہہ دیا ہے۔ کہ تمام نالشات دیوانی جو غیر برٹش یوروپین (ایسے یوروپین جو انگلستان کی رعایا نہیں ہیں) کے برخلاف دائر ہون۔ اُنکی سماعت عدالتہائے ریاست کرینگے۔ لھذا ہم حکم دیتے ہیں۔ کہ تمام عدالتہائے کو اس فیصلہ سے مطلع کیا جاوے +

دستخط

صاحب ممبر جوڈیشل بحروف انگریزی

ہدایت نمبر ۲۱

یہان عموماً لوگ دستاویزات ناکامل اشٹامپ پر لکھنے اور لکھانے کے عادی ہیں اور وجہ اسکی یہہ ہے۔ کہ اسجگہہ اکثر اشخاص استحقاقاً وثیقہ نویسی کا کام کرتے ہیں جو دستاویزات کو واجب رسوم پر تحریر کرنیکی کچھہ پروا نہیں کرتے۔ اور نہ اونکے پاس کوئی رجسٹر نقول دستاویزات کا موجود ہوتا ہے۔ جسمین کہ دستاویز کی نقل درج ہو اس سے جعل کا اندیشہ ہے۔ اور اس شخص کو بھی نقصان پونچھنے کا احتمال ہے جس سے دستاویز لعد تحریر کرے جاتے ہیں۔ کیونکہ بحالت گم ہوجانے اصل دستاویز غیر رجسٹری شدہ کی منقولی شہادت نہیں مل سکتی۔ لھذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے +

۱- بطور عرائض نویسان کے ہر ایک شخص کو جو وثایق نویسی کا کام کرے - لازم ہوگا کہ اٹھ آنہ کے کاغذ پر حسب ضابطہ سارٹیفکیٹ وثایق نویسی سالانہ حاصل کیا کرے ؛ بغیر حصول سارٹیفکیٹ کوئی شخص اجرت پر کام وثایق نویسی کے کرنیکا مجاز نہ ہوگا ؛

۲- ہر دو قلمرو میں سارٹیفکیٹ صاحبان چیف جج دیوینگے - اور وثایق نویسی کے واسطے کسی امتحان قانونی کی ضرورت نہیں - الا صاحبان چیف جج کو امورات ذیل کی نسبت اطمینان کرنا ہوگا ؛

(الف) سایل درخواست کنندہ عام طور پر نیک چلن ہے ؛

(ب) خوشخط اور الساالتعلیق تحریر کرتا ہے - جو بآسانی پڑھا جاسکتا ہے -

(ج) مسودہ پردازی کی مہارت رکھتا ہے ؛

(د) ایکٹ اشٹامپ کے رو سے دستاویزات کی رسوم مقررہ سے واقف ہے یادداشت - اون اشخاص کو جو باپ دادا سے یہ کام کرتے ہیں - بمقابلہ دیگر اشخاص کے فوقیت ہوگی ؛

۳- تحریر کنندہ وثیقہ کا فرض ہوگا - کہ پوری اشٹامپ پر لکھا جاوے - اور اشٹامپ کے قطعات زیادہ استعمال نہون ؛

۴- ہر ایک وثیقہ نویس کو رجسٹر حسب نمونہ مشمولہ رکھنا ہوگا جسمین دستاویزات کی پوری نقل ہونی چاہیئے - اور سال کے ختم ہونے کے بعد یہ رجسٹر محکمہ رجسٹرار صاحب مین داخل ہو کر بعد دستخط رجسٹرار صاحب داخل دفتر ہوگا

(۵) وثایق نویسان کو رجسٹر عدالتصدر سے باخذ قیمت دیا جاویگا - اور ایکے ہر ایک

صفحہ پر نمبر اندراجی ہوکر رجسٹرار صاحب کے دستخط ہونگے ؛

(۶) اسامان ثبت ہارک بھی ہر ایک وثیقہ نویس کے پاس موجود ہونا چاہیئے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ اگر کوئی مقر دستاویز یا گواہ حاشیہ ناخواندہ ہو۔ تو اوسکی بائین ہاتھ کے پانچ انگلیوں کا نشان اوسکی العبد کے نیچے ثبت ہارک سے کرا دیا کرے ؛

۷ — بطور عرائض نویسان کے وثایق نویسان کو بھی ایک مہر عندالتصدر سے باخذ قیمت دیجاویگی۔ اور وثایق نویسان کا فرض ہوگا۔ کہ تحریر وثیقہ کی تمام تکمیل اور اندراج رجسٹر کے بعد وثیقہ پر مہر لگا کر اوسکے نیچے رجسٹر کا نمبر جہان وثیقہ کا اندراج ہو درج کرکے اپنی دستخط کر دیا کرین ؛

۸ — اگر عرائض نویس کوئی وثیقہ تحریر کریگا۔ تو اوسکو ضروری اندراج اوسکی نسبت اپنے رجسٹر عرائض نویسی مین کرنے لازمی ہونگے ؛

۹ — مطابق قواعد عرائض نویسان کے لائسنس وثایق نویسی بھی ہر سال کے ماہ پھاگن مین پیش ہوکر تجدید ہوا کریگا ؛

۱۰ — اگر کوئی شخص کسی قاعدہ مندرجہ بالا کی خلاف ورزی کریگا۔ تو وہ مستوجب ایسی سزا جرمانہ کا ہوگا جسکی تعداد ایکسو روپیہ تک ہوگی۔ اور بصورت عدم ادائی جرمانہ قید محض کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد ایک ماہ تک ہوگی ؛

مندرجہ چٹھی نمبر ۱۳۸ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۳ء مندرجہ کارروائی کونسل عالیہ نمبر ۱۵ تجویز ہوئی۔ کہ قواعد مجوزہ جوڈیشل ممبر صاحب منظور کیجاوین ؛

روبکار از اجلاس بابو رشی بر بکرجی صاحب
چیف جج کشمیر واقعہ ۲۱ ر مگھر
سنہ ۱۹۶۱

ہدایت نمبر $\frac{63}{1}$

متعلق ہدایت جوڈیشل نمبر (۲۱) دربارہ سارٹیفکٹ وثایق نویسان

ہدایت جوڈیشل نمبر ۱۲ منظور شدہ کونسل عالیہ بذریعہ رزولیوشن نمبر ۴۳ مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۰۴ مندرجہ کارروائی کونسل عالیہ نمبر ۱۵ عدالت العالیہ سے واسطے تعمیل زیر نمبر ۳۷ مورخہ ۲۸ بہادون سنہ ۱۹۶۱ عدالت ہذا مین پونچی - مطابق اوسکے تعمیل کیجاتی ہے الا بملاحظہ اوسکے چند امور خیال مین نہین آئے جو استصوابًا حسب ذیل عدالت العالیہ مین عرض کیا جانا ضروری ہے ؛

استصواب عدالت صدر	جواب عدالت العالیہ
اول - اس ہدایت کی دفعہ نمبر ۲ مین درج ہے - کہ بطور عرائض نویسیان کے آٹھ آنہ کے کاغذ پر حسب ضابطہ سارٹیفکٹ وثایق نویسی سالانہ حاصل کرینگے	صاحب چیف جج جمون نے لکھا تھا - کہ عرائض نویسان کو آٹھ آنہ کے کاغذ پر لائسنس دیا جاتا ہے - اگر یہہ اوسکے برخلاف عمل ہے - تو علیحدہ

عرائض نویسان کو سارٹیفکیٹ سادہ کاغذ
پر ہر سال دیا جاتا ہے۔ تو کیا عرائض نویسان
کو بھی سارٹیفکیٹ آٹھ آنہ کے اشٹامپ پر
دیا جاویگا۔ کیونکہ عموماً وثایق نویسی کا کام
عرائض نویس ہی کرتے ہین

دویم — یہہ کے اس ہدایت کی دفعہ ۶
مین حکم ہے۔ کہ گواہ حاشیہ اگر ناخواندہ
ہو۔ تو اوسکی بائین ہاتھ کے انگوٹھے کا
نشان اوسکی العبد کے نیچے تھم مارک سے
کرا دیا جاوے۔ اب تک مطابق ہدایت
گذشتہ متعلق تھم مارک پانچون انگلیونکے
نشانات ہر ایک شخص سے لئی جاتی ہین
خواہ مقر ہو خواہ مقرلہ خواہ گواہ حاشیہ
تو کیا اب اس ہدایت کے مطابق آئندہ
صرف ایک انگوٹھے کا نشان ہی پانچون
انگلیون کے نشانات کے وثیقہ جات
پر لگایا جاویگا؛

رپورٹ کیجاوے۔ وثایق نویسی کا لائسنس
آٹھ آنہ کے کاغذ پر دینا چاہیئے۔ جیسا
کہ قواعد مین لکھا ہے۔

پانچون انگلیونکی نشان کرانے چاہین
اور قواعد کی دفعہ ۶ مین بجائے تھم مارک
کے سامان تھم مارک اور بجائے نشان
بائین انگوٹھے کے بائین ہاتھ کی پانچ
انگلیون کے نشان پڑی جاوین۔ قواعد
مین اسکی مطابق ترمیم کردیگئی ہے؛

سوئم ـ یہ کہ اس ہدایت کی دفعہ مین
حکم ہے ـ کہ عرائض نویس اپنی رجسٹر مین
ضروری اندراج وثیقہ کے درج کریگا ـ مگر
رجسٹر عرائض نویس اور وثیقہ نویس کی ثبت یا
مین فرق ہے ـ اسلئے عدالت ہذا کی رائے
مین عرائض نویسان کو بھی ایک ایک رجسٹر
وثایق کیواسطے لینا چاہیئے ؛

اگر رجسٹر عرائض نویسی کا نمونہ ایسا نہین
کہ اوسمین مدارج وثیقہ کا جیسا کہ رجسٹر
وثایق نویسی کا نمونہ ہے ـ اندراج ہوسکے
تو عرائض نویسان کو بھی علیحدہ رجسٹر وثایق
نویسی کا دیا جاوے ـ ورنہ کچھ ضرورت نہین

چہارم ـ وثایق نویس جو ہر سال سارٹیفکٹ
کے لیے درخواست کریگا ـ تو اوسکو سادہ
کاغذ پر پیش کریگا ـ یا درخواست اشٹامپ
پر ہونی چاہیئے ـ

درخواست کیواسطے قانون اشٹامپ
مین آٹھ آنہ کا کاغذ مقرر ہے ـ اور
اوسکے مطابق درخواست اشٹامپ
پر ہونی چاہیئے ؛

اسلئے ـ

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا متعلق استصواب امورات متذکرہ بالا بخدمت عالیجناب جوڈیشل ممبر بہادر
کشمیر پیش ہوکر بادب التماس کیجاوے ـ کہ براہ عنایت بہت جلد امورات بالا کی
بابت صاف ہدایت صادر فرمائی جاوے ـ کہ اوسکے مطابق کاربند رہین ـ اور
عمل کیا جاوے

تحریر صدر رسم اللہ

از محکمہ جوڈیشل ممبر

اُمورات استصواب طلب کا جواب لکھا گیا ہے۔ اسکی ایک کاپی صدالقصدر جموں

مین بھیجی جاوے۔ اور بوالسپی صدالقصدر سرینگر مین تحریر ہو۔ کہ بڑی احتیاط کیساتھ

امتحان لیکر وثایق نویسی کا لائسنس دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ عام طور پر نالایق اشخاص

بھرتی کر دیجاوین۔ جنکو کہ وثایق لکھنے کا کوئی شعور نہو۔ اور بوجہہ ناواقفی قانون اشٹامپ

کے دستاویزات غیر مکتفی کاغذ پر تحریر کر دیا کرین۔ اور اسکی ایک نقل شامل ہدایت

رہے۔

تحریر ۱۱ چیت ۱۹۶۱ء

دستخط جوڈیشل ممبر صاحب بہادر

یادداشت ترمیم عبارت ہدایت نمبر (۲۱)

مورخہ ۱۶ اہجاڈون سنہ ۱۹۶۱ء

یادداشت نمبر (۱۲)

ہدایت نمبر ۲۱ دربارہ قواعد سارٹیفکیٹ وثابق نویسیان جو بروی رزولیوشن نمبر ۱۴
مورخہ ۱۱ اگسٹ سنہ ۱۹۰۴ء کونسل عالیہ سے منظور ہوئی تھی - اُوسکی دفعہ ۶ کی عبارت
قابل ترمیم ہے - بجائے الفاظ (تہم مارک کے) سامان تہم مارک -
اور بجائے انشان باہین انگوٹھے کے (باہین ہاتھ کی پانچ انگلیون کے نشان ہونی
چاہیئے - لہذا یادداشت ہذا ممبرا و منظوری باجلاس کونسل عالیہ پیشپیو دے ؛
تحریر ۱۱ چیت سنہ ۱۹۶۱ء

از اجلاس کونسل

رزولیوشن نمبر ۱۰ مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۰۵ء مندرجہ کارروائی کونسل نمبر ۴۲ تجویز یعنی
کہ ترمیمات مجوزہ منظور کیجاوین ؛

اسکی مطابق سرکلرمین ترمیم ہوکر عدالتین ہمہ ریگن اسکی اطلاع دیجاوے - اور بعد
بعد تعمیل مثل متعلقہ کیساتھ شامل ہووے - تحریر ۱۵ ہاڑ سنہ ۱۹۶۲ء
دستخط نمبر جوڈیشل بحروف انگریزی

اعلان نمبر ۴۲

منظوری کونسل بذریعہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء مندرجہ کارروائی کونسل نمبر (۴۴) سرکلر نمبر ۵۹ مورخہ ۳ نومبر ۱۸۹۱ء ترمیم ہوکر اوسمین عبارت ذیل لیزاد کیگئی ہے۔

(   ) ہر عدالت اجرائی کو اختیار ہے۔ کہ اپنے حدود ارضی کے باہر کسی دوسرے عدالت کیساتھ جہاں مدیون ملازم ہو خط و کتابت کرکے اُسکی قرقی تنخواہ کا وارنٹ جاری کردیا کرے جیسا کہ یہاں پہلے سے عمل ہے ؛

۲ مگھر ۱۹۶۰

ترجمہ چھٹی نمبر (۱۴۹۲) مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۳ سنہ ع

منجانب صاحب جوڈیشل ممبر سٹیٹ کونسل سرینگر بخدمت

صاحب ممبر مال سٹیٹ کونسل سرینگر

مضمون

دربارہ طلب کرنے اسلحہ جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ پرمٹ و آبکاری

بحوالہ آپکے تحریر ظہری ممبری نمبر ۳۲۶۴ مورخہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۳ء جسکے ساتھ کہ نقل چھٹی نمبر ۳۲۷۳ مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۳ء موصولہ از صاحب سپرنٹنڈنٹ پرمٹ و آبکاری ارسال کیگئی ہے۔ اور جسمیں یہہ التماس کیگئی ہے۔ کہ صاحب چیف جج ان کے نام یہہ ضروری احکام صادر کئے جاویں۔ کہ جب صاحب سپرنٹنڈنٹ پرمٹ و آبکاری اسلحہ جوڈیشل نسبت مقدمات آبکاری طلب کریں۔ تو وہ اسلحہ بھیجدیا کریں۔ میں ملتمس ہوں۔ کہ اس قسم کا عام حکم صادر کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر ایک مثل صاحب سپرنٹنڈنٹ پرمٹ و آبکاری کو ارسال کیجاوے۔ کیونکہ اس سے یہہ مراد ہوگی۔ کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پرمٹ وغیرہ

فوجداری عدالتھائے ریاست پر اختیارات نگرانی برتننے کے مجاز ہین ۔ مقامی اہلکاران
پرمٹ و آبکاری ضرورت کیوقت عدالت مین جاکر خود امثلہ کا ملاخطہ کرسکتی ہین
اور ایسی دستاویزات کی نقول حاصل کر سکتے ہین ۔ جو کہ اونکو مطلوب
ہون خاص مقدمات مین جب امثلات کا ملاخطہ کرنا ضروری ہوگا ۔ تو اوسکی
ارسال کرنے مین کوئی عذر نہین ہوگا ۔ بشرطیکہ وہ طلب کیگئی ہون ؛

رزولیوشن کونسل عالیہ مورخہ ۱۱ جولائی

سنہ ۱۹۰۴ء

حسب ذیل تجاویز نسبت ترمیم جوڈیسری قرار پائی ہین جسکا

کہ خلاصہ مفصلہ ذیل ہے

نمبر (۱ ۷)

تعداد افسران جوڈیشل

نام عہدہ	تنخواہ ماہوار	
چیف جج	الــــ ۱ ہزار	
ایضاً	الــــ ۱ ہزار	
سب جج درجہ اول (۳)	سار	ترقی سالانہ صہ روپیہ لغایت صما
ایضاً درجہ دوئم (۲)	۱۱	" " صہ " لعہ
منصف (۵)	۱ صہ	" " صہ " ۱۱
سب جسٹریر (۲)	صہ	لغایت صعہ

موجودہ چیف ججان کے اختتام ملازمت پر ان اسامیاں کی تنخواہ رہ جاویگی۔ ان افسران تقسیم حسب ذیل ہوگی

قلمرو جموں

عہدہ	تعداد	مقام
چیف جج	۱	
سب جج درجہ اول	۱	
منصف	۲	
سب رجسٹرار	۱	
سب جج درجہ اول	۱	بھمبر و میرپور
منصف	۱	
سب جج درجہ دویم	۱	اودھم پور
سب جج درجہ دویم	۱	پرسنل اسسٹنٹ صاحب جوڈیشل ممبر

قلمرو کشمیر

عہدہ	تعداد	مقام
چیف جج	۱	سرینگر
سب جج درجہ اول	۱	
منصف	۱	
سب رجسٹرار	۱	
منصف	۱	مظفرآباد
منصفان		اختیارات

منصفانکو ابتدائے دیوانی مقدمات کے اختیار صنما تک ہونگی لیکن انکو خاص صورتونمین حسب ضرورت اختیارات فوجداری بھی عطا کئے جائینگے ؛

سب ججان درجہ دویم

(الف) سماعت ابتدائی دیوانی مقدمات تین ۳ ہزار تک جو منصفان و تحصیلداران کی اختیارات سے باہر ہون ؛

(ب) دیوانی اپیلہائے نبار اضگی احکام عدالتہائے منصف ؛

(ج) ابتدائی فوجداری مقدمات جو کہ وزیر وزارت انکی سپرد کرین۔ علاوہ اسکے وہ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیار ہے۔ استعمال مین لاوینگے ؛

سب ججان درجہ اول

(الف) ابتدائی دیوانی مقدمات صہ ہزار روپیہ تک ؛

(ب) دیوانی اپیلہائے نبار اضگی احکام منصفان ؛

(ج) ابتدائی مقدمات فوجداری بمعہ اختیارات زیر دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری دربارہ سماعت کرنے انمقدمات کے جو کہ متوجب سزاء قصاص نہ ہون ؛

(د) اپیلہائے فوجداری نبار اضگی احکام مجسٹریٹان

عدالتہائے صدر جنکے جلیس صاحب چیف ججان ہونگے ؛

(الف) ابتدائی مقدمات دیوانی جنکی بلکہ کوئی حد نہین ہے ؛

(ب) ابتدائی مقدمات فوجداری زیر دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری جیسکہ سب جج کو کام مین مدد کی ضرورت ہو ؛

(ج) مقدمات ششن

(د) اپیلہائے دیوانی نباراضگی احکام منصفان وسب ججان ؛

(ہ) اپیلہائے فوجداری نباراضگی احکام مجسٹریان ؛

وزیران وزارت ڈسٹرکٹ مجسٹریان کے اختیارات حسب معمول استعمال کرینگے
اور تمام مقدمات فوجداری مین تحصیلداران متعلقہ وزارت کے فیصلہ جات کا اپیل
سماعت کرینگے ـ یہہ افسران اگر لایق سمجھی جاوینگی ـ تو انکو ضرورت کے وقت دفعہ
۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اختیارات بھی عطا کیئے جاوینگے ـ یہہ ضروری ہوگا
کہ مابین چیف ججان جموں و سرینگر وسب ججان درجہ اول جو کہ انتقامات مین سے ہر ایک
مین تعین ہون ـ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میرپور اور سب جج درجہ اول جو کہ میرپور مین مقرر
ہون ـ وقت تقسیم کام ہدایات جاری کیجاوین ـ یہہ ہدایت بعد ازان جاری کیجاویگی ـ

تین اسامیان سب ججان درجہ اول حسب ذیل اشخاص کو دیجاتی ہین ؛

(۱) پنڈت ہرچند صاحب جموں مین تعینات کیئے جاوینگے ؛

(۲) پنڈت ہر دے کشن صاحب سرینگر مین تعین ہونگے ؛

(۳) مولوی نظیر احمد صاحب میرپور مین مقرر کیئے جاوینگے ؛

مولوی نظیر احمد صاحب جو کہ پرسنل اسسٹنٹ صاحب مشیر مال کا کام کر رہی ہین تب
تک دفتر صاحب مشیر مال سے نہین جا سکتی ـ جب تک کہ نئی مشیر مال صاحب جنکی
تقرری بہت جلدی ہونیوالی ہے ـ دفتر کے کام سے واقف نہ ہو جاوین ـ اور وہ
انکو رخصت نہ کر سکین ـ دوران اثنا مولوی نظیر احمد صاحب بہ حیثیت سب جج درجہ اول
محکمہ مال مین ڈیپوٹیشن پر تصور ہونگے ـ ان ایام مین مولوی نظیر احمد صاحب کی جگہہ پر پنڈت
منوہر ناتھ صاحب بحیثیت سب جج درجہ اول کام کرینگے ـ اور انکو الاونس [illegible] سے ملیگا

جوکہ پرسنل اسسٹنٹ صاحب مشیر مال کی تنخواہ مین ہوگی - اور پرسنل اسسٹنٹ کیجگہہ تب تک عوض نہین کیجاویگی رجب تک کہ مولوی نظیر احمد صاحب دفتر مشیر مال صاحب مین کام کرینگے - ان تقرریات کا نفاذ یکم اڑھ سے ہوگا ؛

خلاصہ سررشتہ فارسی مین دیجاوے - کہ تقسیم کے نسبت سپرٹنڈینٹ فارسی ایک نوٹ جلد تیار کر کے ہمارے پیش کرے - اور جو تقرریات ہوئی ہون - انکی نسبت گزٹ مین اعلان کرے - نیز اختیارات کے نسبت بھی -

دستخط جوڈیشل ممبر صاحب بہادر

متعلق سکیم اختیارات افسران جوڈیشل

(نوٹ)

منصفان جمون کو بذریعہ تار انگریزی نمبر ۱۴۱۸ مورخہ ۱۵ ر اگست ۱۹۰۴ء حسب تجویز چیف جج صاحب اختیارات فوجداری اور دیوانی مین ایک ایک ہزار تک استعمال کرنیکی اجازت دیگئی ہے ؛

سنہ ۱۹۶۲

ہدایت

واقعی قیدی اور حوالاتی کا مختارنامہ یا وکالت نامہ سادہ کاغذ پر نہیں ہونا چاہیئے جیسا کہ چیف جج صاحبان کی رپورٹ ہے۔ بلکہ عدالتہائے جموں مین قیدیان کے مختار نامجات اور وکالت نامجات برابر اسٹام پر ہوتی ہین۔ کشمیر مین جو اسکے برخلاف عمل ہے۔ وہ درست نہین۔ لہٰذا صاحب چیف جج سرینگر کو لکھا جاوے کہ قیدیان اور حوالاتیان کے مختارنامہ جات اور وکالت نامجات خواہ وہ بذریعہ جیل یا بیرون از جیل دی جاوین۔ حسب ضابطہ اسٹامپ کے کاغذ پہ داخل ہونے چاہئین۔ کیونکہ ایسے وکالت نامجات اور مختار نامجات کورٹ فیس سے مستثنیٰ نہین کئے گیے ۔

اگرچہ عدالت ہائے جموں مین پہلی ہی سے ایسا عمل ہے۔ مگر وہان بھی اجراء ہدایت ہذا سے اطلاع دی جاوے۔ اور اصل کاغذات سررشتہ مین عملدرآمد ہونے کے واسطے دی جاوین ۔

تحریر ۶ ہاڑ سنہ ۱۹۶۲

دستخط

رائے نرائنداس صاحب ایم۔ اے جوڈیشل ممبر

اعلان نمبر ۲۱

رہائی کے احکام جو ماتحت مجسٹریٹان صادر کرتے ہین - اون کا اپیل سرکلر نمبر ۱۹۸ مورخہ ۴ر جنوری ۱۸۹۶ء کے مطابق صرف چیف جج صاحبان کو سماعت کرنیکا اختیار تھا - اور وزیران وزارت جنکو کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیار دئی گئی ہین - بجز خاص اجازت چیف جج صاحبان کے ایسا اپیل سماعت نہین کر سکتے تھی - اب کونسل نے زیر رزولیوشن نمبر ۶ مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۰۵ء منظور کر لیا ہے - کہ وزیران وزارت کو اختیار دیا جاوے - کہ وہ اپنی ماتحت مجسٹریٹان کے صادر کردہ احکام رہائی کے برخلاف نگرانی کی درخواست براہ راست سماعت کر لیا کرین - کیونکہ اون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیار دئی گئی ہین ؛

لھذا اعلان مشتہر کیا جاتا ہے - کہ وزیران وزارت اپنی ماتحت مجسٹریٹان کے احکام رہائی کے برخلاف نگرانی سماعت کر سکتے ہین ؛

۵ ساون ۱۹۶۲

روبکار باجلاس لالہ پنڈی داس صاحب بہادر

مہتمم بندوبست حصہ جنوبی کشمیر واقعہ ۱۱ ہاڑ

سمہ ۱۹۶۲

ہدایت نمبر ۲۲

جب کسی نمبردار کے خلاف کے جرم فوجداری مین کسی عدالت سے حکم سزا صادر ہوتا ہے۔ تو اسکی اطلاع اسمحکمہ مین نہین دیجاتی۔ جو بمنشاء قواعد نمبرداران مجریہ ریاست ان عدالتہاء کو لازمی ہے۔ کہ وہ جب کبھی کسی نمبردار کو کسی جرم فوجداری مین سزا دیوین۔ تو اسکی اطلاع محکمہ ہذا مین دیا کرین۔ چونکہ اس امر کی نسبت استصواب جناب صاحب بہادر کمشنر بندوبست کیاجانا ضروری ہے

لھذا

حکم ہوا کہ

روبکار بند انجامت صاحب بہادر کمشنر بندوبست ریاست جموں و کشمیر مرسلہ گذارش کیا جاوے۔ کہ اگر مناسب ہو۔ تو بطور یادداشت عدالتہائے تحریر کیا جاوے۔ آئندہ ایسے واقعات کی اطلاع اس محکمہ میں بھی دیا کریں۔ رائے والا سے مطلع فرمایا جاوے ؎

دستخط

رائے بہادر پنڈی داس صاحب مہتمم بندوبست کشمیر

بحروف انگریزی

از محکمہ کمشنر بندوبست

تجویز صاحب مہتمم بندوبست سے اتفاق ہے۔ اصل بند بخدمت جناب مشیر بالصاحب بہادر گذارش ہووے۔ اور عرض کیجاوے کہ حسب رپورٹ صاحب مہتمم بندوبست انتظام فرما کر جواب مشکور فرمایا جاوے۔ ؎

تحریر ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء

دستخط صاحب بہادر کمشنر بندوبست

بحروف انگریزی

از محکمہ مشیر مال

کاپی نذا صاحب ممبر جوڈیشل ساور کیخدمتمین بھیجی جاوے - کہ عدالتہائے فوجداری کو ہدایت فرمائی جاوے - کہ وہ بپابندی قواعد نمبرداران جو تحصیلات زیر بندوبست ہین - ان مین سزا دہی نمبرداران کی اطلاع محکمہ بندوبست - اور دوسرن کی محکمہ گورنر صاحب مین دیا کرین ؛

تحریر ۱۸ ہاڑ ۱۹۶۲ء

دستخط بحروف انگریزی صاحب مشیر مال

نمبر $\frac{236}{8\ 22}$

اسکی ایک ایک کاپی بنابر عملدرآمد ہر دو عدالت صدر مین مرسل ہو - اور اہل مدفوجداری عدالت نذا اسکی مطابق تعمیل ہونے کے کیو اسطے اطلاع یابی کرائی جاوے - اور اجرائی حکم نذا سے محکمہ مشیر مالصاحب مین اطلاع دیکر اصل سررشتہ مین رہی ؛

۶ ساون ۱۹۶۲ء

دستخط رائصاحب ممبر جوڈیشل بخط انگریزی

نقل رزولیوشن نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء

مندرجہ کارروائی کونسل عالیہ

سرکلر نمبر ۲۸

یادداشت نمبر جو ڈلشل صاحب مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۵ء بایں مضمون پیش ہوئی که زیر رزولیوشن کونسل عالیہ نمبر ۰ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء انہون نے بمراد رہنمائی عدالت ہائے فوجداری ریاست ہذا ایک سرکلر دربارہ اختیارات سماعت عدالتہائے مذکور نسبت افسران و سپاہان دیسی در فوج انگریزی جاری کیا ہے اور یہ کہ اسسٹنٹ رزیڈنٹ صاحب کشمیر نے اب دربارہ گورنمنٹ ہند کی اُن تجاویز سے اطلاع دی ہے۔ جو کہ گورنمنٹ نے دربارہ ضابطہ درست قابل ملحوظی عدالتہائے فوجداری اندر ریاستہائے دیسی متعلق بہ صورتہائے ذیل عندالاستصواب منجانب ریاست میسور صادر فرمائی ہیں:

(الف) جبکہ فوج ہند کا کوئی دیسی سپاہی کسی ریاست دیسی میں اسوقت جبکہ وہ رخصت پر نہو۔ ایسے جرم کا ارتکاب کرے۔ جسکے رو سے وہ مستوجب گرفتاری ہو

(ب) جب فوج ہند کا کوئی دیسی سپاہی درایام رخصت ریاست کے اندر کسی جرم کا مرتکب ہو جسکی رو سے وہ مستوجب گرفتاری ہو:

(ج) جب فوج ھند کا کوئی دیسی سپاہی ریاست کے اندر اوس وقت جبکہ وہ رخصت پر نہو۔ ایسے ایک جرم کا مرتکب ہو جسکی وجہ سے وہ مستوجب گرفتاری ہو

(د) آیا جرم مرتکبہ سابقہ سے جو کسی ریاست دیسی مین سرزد ہوا ہو؛

(ضمن دوم تذکرہ صادر)

جرم مرتکبہ سپاہی مذکور دران ایام مراد ہے۔ جبکہ وہ رخصت پر تھا یا دران ایام کہ جب وہ رخصت پر تھا؛

(ھ) اوس صورت مین جرم متفرقہ (د) ضمیمہ ایکٹ جو انکی ملزمان مین مشمول ہو۔ ریاست دیسی کیا کارروائی عمل مین لاسکتی ہے؛

گورنمنٹ آف انڈیا الستدعیر فرماتے ہین۔ کہ در بارہ الف عدالتہاے ریاستہا کو فوج ھند کے کسی دیسی افسر یا سپاہی کی نسبت جو کہ اسحالت مین کہ جب وہ رخصت پر نہو۔ اونکے علاقہ ہا کے اندر کسی جرم کا ارتکاب کرے۔ کوئی بھی اختیار سماعت حاصل نہین ہے؛

(در بارہ (ب) وہ افسر دیسی یا سپاہی جو اسحالت مین جبکہ وہ کسی ریاست کے اندر رخصت پر ہو۔ ریاست مذکور کے قانون کے برخلاف کسی جرم کا ارتکاب کرے۔ تحت اختیار سماعت عدالتہاے ریاست ہے؛

(در بارہ ج) تحریر ہے کہ اسصورت مین جبکہ قانون ریاست کے مطابق ارتکاب کنندہ کی گرفتاری ہونی جایز ہو۔ اوسکو حکام ریاست بھی گرفتار کرسکتے ہین۔ لیکن لازم ہے۔ کہ اُسکو فوراً قریب ترین حاکم ملٹری کے سپرد کیا جاوے؛

درباره (د)

الفاظ جرم مرتکبہ دوران ریاست دوران سابق فقرہ ضمن دوم متذکرہ صدر کی تعبیر بطریق وسیع کیجاوے۔ اور فقرہ مذکور صرف جرائم مرتکبہ در ایام رخصت حاوی نہ سمجھا جاوے۔ لیکن ریاستہائے دیسی کا اختیار سماعت ایسے ایک دیسی افسر پر حاوی نہ ہوگا۔ جسپر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو جسکا اوسنے بدوران سابق بوقت تعیناتی بر ڈیوٹی ارتکاب کیا ہو۔ اور جس کی تحقیقات ہوکر حکام علاقہ انگریزی نے اس کی نسبت حکم سزا یا بریت صادر کیا ہو÷

درباره (ھ)

گورنمنٹ آف انڈیا اوس شرط کو ہٹا دینے پر تیار ہیں۔ جوکہ الفاظ ذیل سے لازم آتی ہے۔ بشرطیکہ جرم مرتکبہ جرائم مندرجہ ضمیمہ قانون حوالگی مجرمان میں سے ہو÷

فقرہ ۲۔ ضمن دوم متذکرہ صدر

چین ترسیل کا غذات ہذا بہ کونسل جوڈیشل ممبر صاحب مستدعی ہیں۔ کہ اونکو ریاست ہذا کے عدالتہائے فوجداری کی رہنمائی اور اطلاع کے واسطے مطابق تجاویز گورنمنٹ آف انڈیا فقرہ بالا سرکلر جاری کرنے کا اختیار دیا جاوے÷

نمبر ۱۴۲۱ جے مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

(۵۱) تجویز ہوی - کہ ممبر جوڈیشل صاحب کو نبابر رہنمائی واطلاع عدالتہائے فوجداری واقع ریاست مطابق تجویز مصدرہ گورنمنٹ آف انڈیا ایک حکم بطور سرکلر جاری کرنیکی اجازت دیجاوے ؛

ہدایت نمبر ۱۳

دربارہ ترمیم رزولیوشن نمبر ۵ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء برائے رہنمائی عدالت ہائے ریاست دربارہ اختیارات سماعت مقدمات نسبت افسران و سپاہیان فوج انگریزی منظور فرمودہ سرکار والا مندرجہ چٹھی چیف منسٹر صاحب بہادر نمبری ۲۴۰۴ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۵ء

رزولیوشن مذکورہ صدر کے ضمن الف کی بجائے مفصلہ ذیل ضمن قایم کیا جاتا ہے

(۲) متعلق الف)

دیسی ریاستوں کے عدالتوں کو سوائے اسکے کہ انکو خاص طور پر اختیارات سماعت عطا کیگئے ہوں - افواج ہند کے ان ہندوستانی افسران یا سپاہیان پر جو چھٹی پر ہوں - اور انکی حدود ریاست کے اندر کسی قسم کا جرم کریں اختیارات سماعت مقدمات حاصل نہ ہونگے ؛

(متعلق ب)

ہندوستانی افسر یا سپاہی جو بحالت رخصت کسی ہندوستانی ریاست مین اُس ریاست کے قانون کے برخلاف کسی قسم کے جرم کا ارتکاب کرے - اس ریاست کے عدالتہائے کے اختیارات سماعت کے تابع ہونگے :

(متعلق ج)

اگر حالات ایسے ہوں - کہ فوجی افسران ملزم کو فوراً گرفتار نہ کر سکتے ہوں - تو ملزم کو کسی ایسی مقدمہ مین جسمین کہ قانون ریاست ایسی گرفتاری کے اجازت دیتا ہو - حکام ریاست گرفتار کر سکتے ہین - لیکن انکو چاہیئے - کہ وہ اس ملزم کو قریب ترین فوجی افسر کے حوالہ کردین - اگر ریاست کا پولٹیکل افسر کسی خاص وجہ سے اس امر کو مناسب سمجھے - کہ ملزم کے برخلاف عدالتہائے دربار مین سماعت ہو - تو وہ فوجی افسران سے درخواست کریگا - کہ یا تو وہ ملزم کو کارروائی عدالت کیلئے دربار کے سپرد کردین - یا اسوقت تک اسکی کارروائی ملتوی رکھین - جب تک اس امر مین گورنر جنرل بہادر - یا جلاس کونسل کا جواب موصول نہ ہو جاوے - ایسی درخواست کے موصول ہونے پر افسران فوجی کو چاہیئے - کہ یا تو وہ ملزم کو حوالہ کردین - یا اس عدالت کی بابت جہانکہ مقدمہ کی سماعت ہونی ہو - خدمتمین صاحب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بغرض صدور فیصلہ استدعا کرین :

(بحوالہ د)

(الفاظ) "کوئی جرم سابقہ جو کسی ریاست دیسی میں اس سے سرزد ہوا ہو"

پیراگراف نمبر ۱۲ (۱) ہپیرا

کا اونکی وسیع معنوں میں مفہوم ہو سکتے ہیں۔ اس فقرہ کے معنے ان جرائم تک محدود نہ ہونگے۔ جو بحالت رخصت کئے گئے ہوں۔ دیسی ریاستوں کی عدالتہا کے حدود اختیارات ایسی دیسی سپاہی کے مقدمہ پر حاوی نہونگے۔ جو کسی ایسی سابقہ جرم کا جو اُسنے بحالت نوکری کیا ہو۔ مجرم قرار دیا جاچکا ہو۔ اور جسکے مقدمہ کی نسبت تحقیقات ہو چکی ہو۔ اور برٹش حکام نے اوس کو اس جرم کیلئے بری کر دیا ہو۔ یا سزا دیدی ہو:

(متعلق ھ)

گورنمنٹ ہند اسکے لئے تیار ہے۔ کہ وہ اُن قیود کو جو ان الفاظ سے عاید ہوتی ہیں "بشرطیکہ وہ جرم جو اسطرح کیا جاوے۔ ان جرائم میں سے ایک ہو جو ایکٹ داد ملزمان مجریہ ہندوستان کے ضمیمہ میں درج ہیں"

(۳) بمراد ترقی اغراض انصاف اگر ہز دربار کی اس رعیت یا افسران کی بہبودیت کی خاطر جسکے حاضری افواج ہند کے اس دیسی افسر یا سپاہی کے مقدمہ کے دوران میں ضروری ہو جس دیسی افسر یا سپاہی نے کسی دیسی ریاست کی

حدود مین کوئی جرم کیا ہو۔ فوجی حکام ایسے مقدمات مین بہہ انتظام کرینگے کہ جب کبھی فوجی خدمات کی ضروریات اجازت دین۔ ملزم کا مقدمہ اس جگہہ سے قریب ترین چھاونی مین جہانکہ اُسنے جرم کیا ہے۔ سماعت کیا جاوے

ازعدالت العالیہ

نمبر ۴۱

تصحیح دفعہ ۱۷۹ رنبیر ڈنڈ بدہی

صفحہ ۹۲ کی سطر ششم کی بعد جہان مضمون دفعہ ختم ہوتا ہے ؛
اوسکے کے سطر ہفتم سے لیکر آخیر تک کی عبارت کو جزو دفعہ ہذا نہ پڑھنا چاہیئے وہ بطور شرح دفعہ مذکور کے ہے۔ جو برائے رہنمائی درج کیگئی ہے۔ اور اُسمین صفحہ مذکور کی آٹھوین سطر مین الفاظ صندوق مین " کے آگے لفظ " یا " اور سطر نہم مین الفاظ " عام اس سے کہ " کے آگے الفاظ ذیل " وہ اُوسکے فایدہ کیلئے " ایزاد ہونی چاہین۔ جو کتابت کی غلطی سے ہے ؛

مورخہ ۶ مگھر ۱۹۶۲

دستخط انگریزی راجہ صاحب جوڈیشل منسٹر

نقل رزولیوشن نمبر ۱۰

مورخہ ۲۲ راگسٹ ۱۹۰۵ء

پروسیڈنگ نمبر ۵۷ مندرجہ کارروائی کونسل عالیہ

نمبر ۵۸

یادداشت ممبر جوڈیشل صاحب مورخہ ۱۹ راپریل ۱۹۰۵ء بدیں مضمون پیش ہوئی ۔ کہ صاحب والیس پریذیڈنٹ بہادر کونسل عالیہ نے زیر تحریر ٹھہری سنہ ۱۸۲۵ مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۰۴ء انکے پاس نقل چٹھی اسسٹنٹ رزیڈنٹ صاحب بہادر ۳۸۰ مورخہ ۱۶ رجون ۱۹۰۴ء جو انکے نام پر آئی تھی ۔ معہ مطبوعہ نقل قواعد منظور کردہ گورنر جنرل صاحب بہادر بہ اجلاس کونسل زیر دفعہ ۲۲ ایکٹ حوالگی مجرمان نمبر ۱۵ مجریہ ۱۹۰۳ء ارسال کی ہے ۔ جسمیں رزیڈنٹ صاحب بہادر لکھتے ہیں کہ بالغرض پیدا کرنے مساوات ضابطہ شرائط ایکٹ نو یعنے ایکٹ ۱۵ مجریہ ۱۹۰۳ء نیز قواعدان قلمرو کشمیر میں بھی درج کیجاویں :

ممبر جوڈیشل صاحب ایک نقشہ ارسال کرتے ہیں جس سے تمام اختلافات مابین قواعد حوالگی " مروجہ الوقت و قواعد حال پاس کردہ گورنمنٹ آف انڈیا

بروی اختیارات مستحصلہ زیر دفعہ ۲۲ مرمہ ایکٹ حوالگی ۱۹۰۳ء یعنے ایکٹ ۱۵
مجریہ ۱۹۰۳ء ظاہر ہوتی ہین - دربارہ جدید ایکٹ حوالگی جوڈیشل ممبر صاحب رقام
کرتے ہین - کہ یہہ ہویدا ہے - کہ جدید ایکٹ حوالگی مجریہ ۱۹۰۳ء مین امور ذیل کیواسطے
خاص ضابطہ درج کیا گیا ہے :

(۱) حوالگی مجرمان مفروری بصورت ریاست ہائے فارن :

(۲) حوالگی مجرمان مفروری بصورت ریاست ہائے غیر فارن :

(صرف آخیری فقرہ کی نسبت ریاست ہذا کا تعلق ہے)

اور یہہ کہ ضابطہ موخر الذکر مین امور ذیل کی نسبت مراتب مندرج ہین :

(الف) حوالگی اُس شخص کی جسکو جرم مرتکبہ در ملک برٹش انڈیا کا الزام لگا ہو
یا اوسکے واسطے سزا بھگت رہا ہو - جو حوالگی کہ صرف تابع بہ چند شرائط
امکان پذیر ہوگی :

(ب) اطلاق دفعات ایکٹ مذکور دربارہ اُن اشخاص کے جو ریاستون
مین ماخوذ ہوئی ہون اور جو پیش از انقضائے سزای مفرور ہو کر علاقہ انگریزی مین
چلے گئے ہون یا وہان پر موجود ہون :

(ج) اعانت یا اقدام ارتکاب جرائم :

(د) اختیار گورنمنٹ دربارہ التوائی کارروائی و رہائی اشخاص مقید :

(ھ) قبولیت اسناد و بیانات و دیگر دستاویزات و شہادت جنکی قبولیت

ایکٹ ۱۸۷۹ء مین ممنوع تھی ۔ جوڈیشل ممبر صاحب تحریر کرتے ہین ۔ کہ ایکٹ جدید
کے روسے ایکٹ ملک جو انگلی مجریہ ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۳ء (۳۳ و ۳۴ باب وکٹوریہ
نمبر ۵۲ و ۳۶ و ۳۷ باب وکٹوریہ نمبر ۶۰) و ایکٹ ملزمان مفروری مجریہ ۱۸۸۱ء
(۴۴ و ۴۵ باب وکٹوریہ نمبر ۶۹ اور جرم ہائے مرتکبہ درسمندر کا بہتر اہتمام
در برٹش انڈیا عمل مین آنا متصور ہے ؛

عندالگذارش معاملہ ہذا در پیشگاہ سرکار والا باجلاس کونسل قرار خواہش
وائیس پریزیڈنٹ صاحب جوڈیشل ممبر صاحب سفارش کرتے ہین ۔ کہ سرکار والا
باجلاس کونسل قواعد و ایکٹ جو انگلی جدید کو جلدی تسلیم فرمانیکا حکم صادر کرین
تاکہ ریاست مین دفعات مرسمہ کو اجرائی کیا جا سکے اور نیز اوسفا لفہ کو مروج
کیا جا سکے ۔ جو کہ رزیڈینسی کو زیر دفعات مذکور در بارہ مطالبہ ریاست واسطے جو انگلی
اُن ملزمان یا اشخاص ماخوذ کے جو علاقہ انگریزی مین بھاگ کر چلے گئے ہوں ۔ زیر
عمل رکھنا پڑیگا ۔ (چٹھی ۲۱/۲ مورخہ اول مئی ۱۹۰۵ء)
عندالسرکولیٹ ہونے کاغذات کے صاحب مشیر مال ارقام کرتے ہین ۔ کہ
تبدلات قابل ریمارک کو تسلیم کیا جاوے ۔ وائسیس پریزیڈنٹ صاحب بہادر
کچھ ہی تحریر نہین فرماتے ہین ۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر کی یہ
رائے ہے ۔ کہ چونکہ تبدلات مندرجہ قواعد کو مدرجہ قابل لحاظ حفاظت
جو انگلی مجرمان پر جہانتک کہ ریاست ہذا کا تعلق ہے ۔ موثر نہین معلوم ہوتے ؛

ہین - قبولیت باضابطہ نسبت قواعد ہذا بجناب در بار مطابق استدعای مندرجہ چٹھی رزیڈنٹ صاحب بہادر اظہار کیجاوے ؛

(۱۰) تجویز ہوئی - کہ کونسل عالیہ نسبت ایکٹ جدید و قواعد سررشتہ تحصیلان بمراد تعمیل در ریاست ہذا باضابطہ اظہار قبولیت کرتے ہیں ؛

بحضور والیس پریزیڈنٹ صاحب بہادر کونسل عالیہ

گذارش ہووے

ہدایت نمبر ۶۰

نمبر (۲۲۶۱) ۱۲ ساون سنہ ۱۹۶۲

جناب عالی

گذارش ہے - کہ جو استغاثہ محافظان شکارگاہات برخلاف نقصان کنندہ گان عدالت مین دائر کرتے ہین - یا کوئی نقل فیصلہ محافظان عدالت سے لینا چاہتے ہین - ہر ایک حکام عدالتہا کاغذ اشٹام طلب کرتے ہین - کوئی ایسے رقم صیغہ شکارگاہات کے بجٹ مین درج نہین ہے - جسمین

قیمت اشتام پرخرچ کیجاوے:

بحضور بذریعہ درخواست ہذا التماس ہے۔ کہ یا تو کوئی ایسی رقم مقرر کیجاوے جسمیں سے قیمت اشتام پر خرچ کیا جاوے۔ یا تو قواعد یا احکام جاری فرمایا جاوے۔ کہ متعلقہ صیغہ شکارگاہ جو مقدمات دایر کیا جاوے سفید کاغذ پر دایر کیا جاوے۔ سخت دقت درپیش ہے۔ آئندہ حضور کا اختیار ہے:

تحریر ۲۹ مارچ ۱۹۶۲ء

عرضی نیاز

کمترین میاں رسال سنگھ کمیدان نبادوقیان

ریاست شکارگاہ

از پیشگاہ والیس پریزیڈنٹ صاحب بہادر کونسل

صحیح خاص سری راجہ صاحب

نمبر ۲۸۹/۲۵۲۷ جنرل

حکم شد

اصل ہذا جوڈیشل ممبر جی کے پاس بھیجکر ارقام کیا جاوے۔ کہ مقدمات متعلق رکھو کھ ریزڈ سرکاری مقدمات میں انمیں عدالتہائے اسٹامپ کا مطالبہ ہونا نہایت طوالت کا انگیز خواہ عدالتہا کو اطلاع دیں۔ کہ مقدمات شکارگاہات میں جو سرکاری طور پر دائر کیجاتی ہیں رسوم اسٹامپ کا مطالبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تحریر اول بھادون ۱۹۶۲

اصل ہذا برتعمیل حکم عدالت صدر جموں میں مرسل ہو۔ اور اسکی ایک کاپی عدالت صدر سرینگر میں بھیجی جاوے۔ ایک کاپی شامل فائل ہدایت ہووے؛

تحریر ۲۵ اگہن ۱۹۶۲

دستخط بحروف انگریزی

رائے صاحب بھگت نراین داس صاحب ایم اے جوڈیشل منسٹر

ہدایت نمبر ۶۳

پیشتر اسکے ہدایت نمبر ۵۹ مورخہ ۸ ماگھ سنہ ۱۹۶۱ محکمہ ہذا سے جاری ہو چکی ہے کہ مجسٹریٹ صاحبان بلا قلمبند کرنے بیان استغاثہ کے جسکے لئے دفعہ (۲۰۲) ضابطہ فوجداری میں حکم ہے - استغاثہ کو سپرد پولیس کر دیتے ہیں - اب چیف جج صاحب جموں بذریعہ روبکار تحریر کرتے ہیں - کہ صاحبان مجسٹریٹ باوجود اجراء احکامات کے اسکیطرف توجہ نہیں کرتے - اور انکی رائے ہے - کہ ایسے مقدمات کا پولیس میں بھیجنا سائلان کیواسطے سخت تکلیف کا باعث ہے جو واجبی معلوم ہوتی ہے - الا مجسٹریٹ صاحبان درجہ اول کو ممانعت نہیں ہونی چاہیئے - اور میرے نزدیک مناسب ہوگا - کہ مجسٹریٹ صاحبان درجہ دوئم و سوئم کو روک دیا جاوے - کہ وہ دفعہ (۲۰۲) ضابطہ فوجداری کے کوئی مقدمہ تفتیش کیواسطے اہلکاران پولیس کے سپرد نہ کیا کریں - کیونکہ اسمیں بجز تخریب المقدمات کے اور کوئی فائدہ نظر نہیں آتا وہاں وہ خود ہی پہلے سرسری تحقیقات کر کے اطمینان کر لیا کریں مقدمہ تفتیش کیلئے اونکو پولیس کے سپرد نہیں کرنا چاہیئے :

لہٰذا :

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا برائے تعمیل عدالتہائے صدر جموں میں مرسل ہووے :

تحریر ۲۶ ماگھ ۱۹۶۲

دستخط صاحب جوڈیشل منسٹر بحروف انگریزی

روبکار باجلاس راجہ صاحب جگت نرائن داس صاحب

ایم۔ اے جوڈیشل ممبر

واقعہ ۲ جیٹھ ۱۹۶۲

اکثر مقدمات میں جو بصیغہ نگرانی یا اپیل ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ اسبات کی شکایت پائی گئی ہے۔ کہ دورہ میں جو مقدمات سماعت کیجاتی ہیں۔ اہل مقدمات کو انکی کوئی خاص اطلاع نہیں دیجاتی۔ گو بعض اوقات کوئی ایک فریق یا فریقین مقدمہ خود کسیطرح سے اطلاع ہوتی ہے۔ عدالت کی مقام دورہ پر حاضر ہوجاتے ہیں۔ مگر عموماً حاضر نہیں ہوتی۔ اور بلحاظ اسکی کہ مقام دورہ پر مقدمہ کی سماعت ہونے کی فریقین کو کوئی اطلاع نہیں دیگئی۔ اونکی غیر حاضری سمجھکر مقدمات پر اونکی برخلاف حکم دیاجاتا ہے۔ جو ہرگز درست نہیں۔

لھذا

حکم ہوا کہ

باجرائی روبکار ہذا اخبابت صاحبان چیف جج ارقام کیا جاوے۔ کہ آپ تمام عدالت ہائے ماتحت خصوص تحصیلداران و وزیران وزارت کو ہدایت کردین۔ کہ دورہ مین عموماً وہی مقدمات سماعت ہونی چاہئیے۔ جو کہ اوس علاقہ کے ہوں۔ جہانکہ دورہ کرتا ہو۔ اور فریقین مقدمہ اور انکی متعلقہ گواہان کو مقام دورہ سے جہان پر کہ اونکا مقدمہ سماعت ہوتا ہو۔ پہلے ہی اطلاع کردی جایا کرین۔ تاکہ وہ وہان حاضر ہوسکین۔ یا موجی اسکی اگر اور کوئی مقدمہ بھی دورہ مین سماعت کرنا ضروری سمجھا جاوے تو کچھ مضائقہ نہین۔ سماعت کرلیا جاوے۔ مگر یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ اوس جگہ حاضر ہونے مین فریقین مقدمہ یا اونکی گواہان کو معمولی سے زیادہ دقت تو نہین ہوگی۔ اور بہرحال ہر ایک مقدمہ مین پہلے فریقین کو مقام دورہ پر حاضر ہونیکی اطلاع ہونی چاہیئے۔ اس روبکار کی ایک کاپی فائل ہدایت کے ساتھ شامل رکھی جاوے ؟

تحریر سیدرسی اللہ

نقل رزولیوشن نمبر ۶

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۵ء مندرجہ کارروائی

کونسل عالیہ جلسہ نمبر ۳۹

خاص

ہدایت نمبر ۲۴

یادداشت جوڈیشل ممبر صاحب مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء مضمون ذیل پیشیہوئی - کہ دفعہ ۱۴ قانون رجسٹری مروجہ ریاست مین جسمین کہ اون وثیقہ جات کا ذکر ہے - جنکی رجسٹری کرانا ضروریات مین سے ہے - رہن نامہ بھی ایسا ہی ایک وثیقہ شمار کیا گیا ہے - اور دفعہ ۲۳ مین جسمین کہ اون وثیقہ کا ذکر ہے - جنکی تصدیق سرکار والا سے ہونی ضروری ہے - رہن نامہ جائداد غیرمنقولہ بھی ایسی ہی ایک دستاویز سمجھا گیا ہے :

(دفعہ ۵) ایکٹ رجسٹری مندرجہ حال مین ذکر ہے۔ کہ رہن نامہ
جائداد منقولہ کی رجسٹری کرانا لازمی نہین ہے۔ لیکن قانون
رجسٹری ریاست کے اندر کسی جگہہ اسبات کی توضیح نہین ہے۔ کہ رہنامہ
سے کیا مراد ہے۔ آیا کفالت نامہ بابت جائداد غیر منقولہ لفظ رہن نامہ
مین شامل ہے۔ یا نہین ؛

چالاک لوگون کو اس سقم سے فایدہ اٹھانے کا موقعہ مل جاتا ہے
اور وہ اُن دستاویزات کی رجسٹری سے مستثنیٰ ہونیکا دعوےٰ کرتے ہین
جوکہ گو کفالت نامہ جائداد غیر منقولہ کے نام سے موسوم ہوتے ہین۔ اا
سادہ رہن نامہ سے کچھہ کم ہی نہین ہوتی ہین۔ یا کم از کم ایسے بارہا سے
کفالت ہوتے ہین۔ جنکی تصریح ایکٹ انتقال جائداد مروجہ برٹش انڈیا
مین ہوئے ہین۔ اور جنکی رجسٹری اور تصدیق منجانب سرکار والا ہونی
ضروری ہے۔ عند الملاحظہ دفعہ ۱۷ ایکٹ رجسٹری برٹش انڈیا
معلوم ہو جائیگا۔ کہ اوسمین شرائط متعلق امر زیر بحث کی عبارت ایسی درج
ہے۔ کہ کسی شخص کے واسطے وثیقہ متعلقہ جائداد غیر منقولہ کی رجسٹری
کرانے سے خواہ وہ رہن نامہ ہو یا کفالت نامہ گریز کرنا ایک امر محال ہے
بیشک ایکٹ رجسٹری برٹش انڈیا مین مبنی بر مالیت وثیقہ ہا تفاوت
قایم کی گئی ہے۔ کیونکہ اوسمین درج ہے۔ کہ صرف ایسی وثایق کی رجسٹری
ضروری لازمی ہے۔ جو متعلق بہ جائداد مالیتی مبلغ یک سو روپیہ سو سے زیادہ

ہون - اور دیگر وثایق کی رجسٹری اختیاری قرار دیی گئی ہے ؛

ریاست مین یہہ دستور رہا ہے - کہ تمام اس قسم کے دستاویزات کی رجسٹری بلالحاظ مالیت قرار دی گئی ہے - پس ممبر جوڈیشل ممبر صاحب اس بارہ مین کسی تغیر و تبدل کے خواہان نہین ہین - الاّ ستم در الفاظ قانون رجسٹری ریاست رفع کرنا لابدی سمجھتے ہین - جسکی وجہ سے لوگون کا دستاویزات متعلقہ جایداد غیر منقولہ کی رجسٹری سے گریز کرنا ممکن ہے جو دستاویزات کہ یا تو سادہ رہننامہ جات ہوتے ہین یا ایسی کفالت نامہ جات ہوتے ہین جنکے واسطے قانون رجسٹری ریاست مین کوئی حکم درج نہین ہے - لہذا جوڈیشل ممبر صاحب تجویز کرتے ہین - کہ بجائے فقرہ جات - اے - بی - سی - ڈی در دفعہ ۴ قانون رجسٹری ریاست و فقرہ جات اے - بی - در دفعہ ۲۳ قانون مذکور عبارت ذیل درج کرنی چاہیئے ؛

دستاویزات بلاوصیت جو متضمن یا موثر پیدا ہونے یا قرار دیئے جانے یا منتقل یا محدود یا ساقط ہونے بہ زبان حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حقیقت یا حق موجودہ یا شرطیہ واقع بالنسبت کسی جایداد غیر منقولہ کے ہون ؛

لہذا جوڈیشل ممبر صاحب ملتمس ہین - کہ ترمیم مجوزہ بالا کو منظور فرمایا جاوے اور تحریر کرتے ہین - کہ مسودہ دفعات ترمیم شدہ اصل کاغذات مین منسلک ہے - (۴۴۲ ج مورخہ ۵ رمئی ۱۹۰۵ع)

(۶) تجویز ہوئی - کہ ترمیم مجوزہ جوڈیشل ممبر صاحب منظور کی جاوے

دفعہ متعلق میں اس ترمیم کا اندراج ہوکر اسکو گزٹ میں شایع کردیا جاوے اور
اصل بعد تعمیل شامل فایل ہدایات ہووے ؛

تحریر ۱۳ ساون سنہ ۱۹۶۲

دستخط صاحب ممبر جوڈیشل بخط انگریزی

مقدمات دیوانی میں جو ہرجانہ بوجہ التوائی تاریخ تجویز ہوتا ہے - وہ اصل میں
فریقین مقدمہ کا حق ہوتا ہے - مگر اس جگہہ دیکھا جاتا ہے - کہ عدالتوں سے
ہرجانہ کا روپیہ وکلاء لوگ خود وصول کرلیتے ہیں - بلکہ خود ہی بغیر اجازت
اپنے موکل کے اجرائی حکم ہرجانہ کی درخواست کردیتے ہیں - جیساکہ ہم کو
نمونے کے ایک دو مقدمات میں دریافت ہوا ہے - اس عمل سے صرف فریق
مقدمہ کا ہی نقصان نہیں - بلکہ قانون پیشہ اشخاص کو ایسے اختیارات استعمال
کرنیکا موقع دیا جاتا ہے - جو انکو از روی معاہدہ اپنے موکلوں کیطرف سے
حاصل نہیں ہیں - اور اسطریق کا شبہہ کرنا ضروری ہے ؛

لهٰذا

حکم ہوا کہ

باجرائی ہدایت ہذا اہتمام عدالتہائے ماتحت کو ہدایت کیجاوے کہ

(الف) ہرجانہ کا روپیہ جس فریق کے حق مین تجویز ہو۔ اوسی کو ملنا چاہیئے۔ اور اس فریق کے وکیل کو بلا خاص اختیار کے اپنے موکل کے وصول کرنے کا حق نہین ہے:

(ب) اگر مختار نامہ مین وکیل کو ایسی ہرجانہ کے وصول کرنیکا اختیار دیا گیا ہے۔ تو اوسحالت مین وکیل کو ایسی ہرجانہ کے وصول کرنیکا استحقاق حاصل ہے۔ اور وہ مناسب چارہ جوئی اوسکی وصولی کے بارہ مین کرسکتا ہے لیکن اگر وکالت نامہ مین ایسا اختیار نہین دیا گیا ہو۔ تو بغیر خاص مختار نامہ حاصل کرنے کے وکیل کو اختیار نہین ہوگا۔ کہ ہرجانہ کیواسطے اجرائی کے درخواست دیوے۔ یا اوسکا روپیہ وصول کرے:

صاحبان چیف جج ہر ایک ماتحت عدالت مین اس ہدایت کو سرکلیٹ فرما کر اونکو اس ہدایت کے مطابق عمل کرنیکی ہدایت فرما دیوین

تحریر ۱۷ ساون ۱۹۶۲

دستخط راسٹیصاحب بھگونت نراینداس صاحب ایم اے ممبر جوڈیشل

روبکار باجلاس رائے بہادر لالہ ہوانید اس صاحب

ایم۔ اے۔ منسٹر مال

واقعہ ۲۸ بیساکھ سنہ ۱۹۶۲

مشتمل بر حکم محکمہ ہذا کہ مقدمہ درخواست دتا خان نمبردار دربارہ شکایت نمبردار مہاجن سکنہ بیر پور کہ مالیہ سرکاری سے روپیہ چھین لیا۔ و جاری ہونے قواعد کہ کس کس ماہ مین عدالت دیوانی سے زمینداران کے نام وارنٹ جاری نہین ہوگا ؛

مقدمہ مندرجہ عنوان مین صاحب چیف جج قلمرو جموں کی رائے لیگئی۔ جو ایام بلحاظ حالات ہر ایک تحصیل قلمرو جموں کی بابت انہوں نے تجویز کئے ہین کہ ان مہینوں مین زراعت پیشہ اشخاص کے نام وارنٹ مقدمات دیوانی مین جاری نہین ہونگے۔ اور اسبارہ مین ایک نقشہ مرتب کرکے بھیجدیا ہے۔ چیف گورنر صاحب قلمرو جموں کی بھی رائے لیگئی۔ گورنر صاحب جموں کی رائے ہے۔ کہ تحصیلات مندرجہ نقشہ نمبر ۱ تا ۷ مین جو ماہ کتک سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ ماہ اسوج درج ہونا چاہئے کیونکہ ان تحصیلات مین تخم ریزی ماہ اسوج سے شروع ہوتی ہے ؛

چنانچہ حسب تجویز گورنر صاحب جموں اسقدر ترمیم نقشہ مذکور مین کردی گئی ہے بھیجی جاتی نقل نقشہ مذکور بغرض اطلاع خدمتمین صاحب بہادر ممبر جوڈیشل ضروری ہے

لہذا

حکم ہوا کہ

نقل نقشہ مذکور بذریعہ روبکار ہذا بغرض اطلاع خدمتمین ممبر صاحب بہادر محکمہ جوڈیشل زیب ترسیل پاوے ؎

تحریر صدر

دستخط پرسنل اسسٹنٹ محکمہ جنیرال

نمبر ۱۱۱

اصل ہذا بنابر عمل ورآمد عدالت صدر جموں مرسل ہو۔ اور اسکی ایک نقل سررشتہ ہذا مین بھی رکھہ لیوین

تحریر ۲۳ کاتک ۱۹۶۲

دستخط انگریزی رائے صاحب بھگت رام اید اس جج صاحب

ب پریس سرینگر

مقدمہ نمبر ۱۱۱ فرد متنازعہ تھا۔ مگر منصف نے مناسب طریق پر تنقیحات وضع
کرکے اونکا فیصلہ نہیں کیا۔ اور اوسکا مقدمات متنازعہ مین درج ہونا
چنداں قابل اعتراض نہیں۔ الا اسمقدمہ کی کارروائی جو منصف نے فیصلہ
کرنے مین کی ہے۔ اعتراض کے قابل ہے۔ کہ اوسنے امورات
بنزاعی کو برآمد کرکے مقدمہ کا فیصلہ نہیں کیا۔ اور یون ہی مدعیکے اقرار
کو کہ وصولی جو اوسکو ہوئی ہے۔ وہ سود مین سمجھی جاوے۔ تسلیم
کرلیا ہے۔ جو کہ درست نہین ہے۔ اور گنگارام مدعاعلیہ کے بابت
بھی اوسکو تنقیح نکالکر فیصلہ کرنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ کیونکر باوجود اصل
مقروض کا فرزند ہونیکی اس قرضہ سے مبرا ہوسکتا ہے۔ منصف کو
اس فروگذاشت کیطرف توجہ دلائی جاوے ؛

اسیطرح مقدمہ نمبر ۱۳۲ بھی اقسام متنازعہ مین داخل ہے۔ گو اسکی
کارروائی بھی خاطرخواہ طور پر نہین ہوئے ؛

مقدمہ نمبر ۱۷۳ مین گو نہ عرضی دعوے نامنظور ہوا ہے۔ اسواسطے متنازعہ
نہین ہوسکتا ؛

مقدمہ نمبر ۲۱۷ و نمبر ۱۶۲ مین اقبالی ڈگری ہوئی ہے۔ یہ مقدمات
بھی اقسام متنازعہ مین داخل نہین ہوسکتے ؛

بنابر تصفیہ آئندہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بات کی تشریح کیجاوے
کہ کونسی مقدمات متنازعہ شمار ہونی چاہین۔ تاکہ آئندہ نقشہ مین انکی
اندراج کرنمین غلطی نہ ہو جنمقدمات مین کہ مدعاعلیہم دعوی مدعی کی نسبت
اعتراض اوٹھاکر اپنا جواب دعوے داخل کرین۔ اور امورات متنازعہ

خواہ قانونی یا واقعاتی برآمد ہوکر عدالت سے اونکا فیصلہ کیا جاوے۔ وہ
مقدمات متنازعہ سمجھنی چاہئیں۔ یہہ ضروری نہین۔ کہ اون ہی مقدمات
کو متنازعہ سمجھا جاوے۔ جو فریقین کی شہادت لیکر فیصلہ کیجاتی ہیں بلکہ
وہ مقدمات متنازعہ تصور ہونی چاہیئے جنمین کہ عدالت کو فریقین کی
درمیان نزاعی امور کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ خواہ اوسمین فریقین کی شہادت
لیکر مقدمہ کا فیصلہ کیا جاوے۔ یا صرف فریقین کی بیانات اور انکی
تحریری ثبوت و تردید پر امور متنازعہ کا فیصلہ دیا جاوے۔ دونوں صورت
مین ایسے مقدمات متنازعہ سمجھی جاوینگے۔ اگر کوئی جج باوجود پیدا ہونے
امور نزاعی کے اونکی نسبت تنقیحات قائم نہین کرتا۔ اور تجویز مین انکا
فیصلہ کردیتا ہے۔ تو یہ اوسکی غلطی مین داخل ہے۔ اس سے مقدمات
کے متنازعہ ہونے مین کوئی فرق نہین آسکتا۔ صاحب چیف جج اسکی
مطابق عدالت ہاے ماتحت کو ہدایت فرمادیوین اور اسکی ایک کاپی
نبابر ہدایت عدالت صدر مرنگر مین بھی بھیجی جاوے۔ نقشہ
نویس مطلع رہے۔ کہ اسکی مطابق عمل ہوتا ہے۔ یا نہین۔ اور ایک
کاپی اسکی شامل فایل ہدایات کیجاوے؛؛

تحریر ۱۴ ماہ ماگھ ۱۹۶۲

دستخط انگریزی راےصاحب جوڈیشل منسٹر

نقل رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۰۴ع

نمبر ۳۴

(۱۲) رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۱۹/۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع مکرر شیپو اجسکے تحت سکرٹیری محکمہ شکار کو اوسکے ماتحت محکمہ جات کے متعلقہ مقدمات کی سماعت کے باب مین اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم عطا کئے گئے تھے - نیز کاغذات ذیل پیشہو وے

(۱) صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کی چٹھی نمبر ۲۲۲ مورخہ یکم مئی سنہ ۱۹۰۳ع بنام والیس پریزیڈنٹ بدیں مضمون کہ صاحب رزیڈنٹ قیاس فرماتے ہین - کہ شکاریونکی تجویز کرنیکے باب مین دربار کشمیر نے میجر وگرم سکرٹیری کو سہواً اختیارات مجسٹریٹ خاص عطاء ہین کئے - جیسے کہ اوسکی بمقدم عہدہ کرنیل وارڈ کو عطا کیگئے تھے +

صاحب موصوف یہہ بھی تحریر کرتے ہیں - کہ صاحب والیس پریزیڈنٹ کی چٹھی نمبر ۴۶۸۷ مورخہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ع کے ہمراہ جو مسودہ ا

رزولیوشن موصول ہوئے تھے۔ انمیں اختیارات محولہ بالا صراحتاً مندرج ہین۔ اور آنریری سکرٹیری محکمہ شکار کو اختیارات مذکور عطا کرنیکی منظوری گورنمنٹ ہند نے عطا کر دیئے تھے؛

(۲) صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کی چٹھی نمبر ۲۴۷۳ مورخہ ۵ جون ۱۹۰۳ء بنام صاحب والیس پریذیڈنٹ بدیں مضمون کہ علاوہ ان اختیارات کے جو قبل ازین کرنیل وارڈ کو عطا ہو چکے ہین۔ صاحب رزیڈنٹ کی رائے ہین سیجر وگرم کو جملہ مقدمات ملزمان بخلاف ورزی قواعد و آئین ماہی گیری اندرون رقبہ زیر اثر آئین و قواعد مذکور کی سرسری تجویز کا اختیار بھی عطا ہونا چاہیئے۔ صاحب موصوف نے یہہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ پہلے جو اختیارات کرنیل وارڈ کو عطا کیے گئے تھے۔ وہ ماسوائے شکاریون کے دیگر ملزمان سے متعلق نہ تھے اور سیجر وگرم کو حسب مشورہ مندرجہ چٹھی صاحب موصوف نمبر ۲۲۲۲ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء محولہ بالا اختیارات عطا کرنیکے باب ہین صاحب رزیڈنٹ مشورہ دیتے ہین۔ کہ جملہ ملزمان بخلاف ورزی قانون شکار کی تجویز کا انکو اختیار دیا جاوے؛ صاحب موصوف یہہ بھی تحریر کرتے ہین۔ کہ اسطرح سے یہ واضح ہو جائیگا۔ کہ جملہ جرائم بخلاف ورزی قانون شکار یا آئین

ہی گیری کی تجویز کا اختیار سکرٹری موصوف کو عطا ہونا چاہیئے؛

(۳) صاحب والیس پریذیڈنٹ کی چٹھی نمبر ۴۳ ۹۶ ڈی - او ن مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۷؁ء بنام صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بہ مضمون کہ جملہ جرائم بخلاف ورزی قانون شکار کے باب مین سکرٹری محکمہ شکار کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول تابع بدین قید صریح عطا کر دئے ہین۔ کہ احکام صادر کردہ سکرٹری موصوف کی اپیل صاحب چیف جج کی عدالت مین ہوا کریگی۔ صاحب والیس پریذیڈنٹ مزید تحریر کرتے ہین۔ کہ جسقدر جرائم اندرون حدود وادی کشمیر وقوع پذیر ہون۔ اونکے باب مین سکرٹری محکمہ شکار ہر موقعہ پر جہان وہ اسوقت موجود ہو۔ اختیارات مذکور عمل مین لا سکتا ہے۔ لیکن جن جرائم کا ارتکاب حدود وادی کشمیر سے باہر عمل مین آئے۔ تو اختیارات عطا شدہ معہذا کو سکرٹری صرف اسصورت مین عمل مین لا سکتا ہے۔ جبکہ وہ اس تحصیل کے حدود مقامی کے اندر موجود ہو جس تحصیل مین جرم واقعہ ہوا ہو۔ ورنہ جو مقامی حکام مجاز ہونگے۔ وہی تجویز جرائم مذکور کرینگے اور مقدمات مذکور کی تجویز اوسی طریق سے عمل مین آئیگی جو مجموعہ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہے؛

(۴) صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کی ڈیمی آفیشل چٹھی نمبر $\frac{۳۲}{۵}$ $\frac{۳۵}{۱۰}$

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۴ء بنام صاحب والیس پریزیڈینٹ بدیں مضمون
کہ محکمہ جات ماتحت میجر وگرم کے زیر اثر دفعہ جات مین جملہ مقدمات
بخلاف ورزی قانون شکار یا آئین شکار ماہی کی سرسری تجویز کے
اختیارات تابع لشرائط ذیل میجر وگرم کردینگی تحریک کونسل عالیہ کو
کردیجاوے - تو صاحب ریزیڈنٹ جموں ہونگے شرائط
(۱) جسمقدمہ مین سزا قید ایک ماہ سے زائد یا سزا جرمانہ مبلغ پچاس
سے زائد کا حکم دینا ضروری معلوم ہو میجر وگرم اوسکی سرسری تجویز
نہین کرینگے ؛
(۲) اختیارات ہذا کے رو سے جسقدر مقدمات کی تجویز کیجاوے اونکا ماہوار
نقشہ صاحب والیس پریزیڈنٹ کیخدمتمین گذارش کیا جائے - صاحب
موصوف یہہ بھی تحریر کرتے ہین - کہ یہہ انتظام امتحاناً عرصہ دو سال کیلیے
جاری کیا جائے - صاحب والیس پریزیڈنٹ کونسل عالیہ مین گذارش
کرتے ہین - نمبر ۱۹۰۸ مورخہ ۲۸ ماہ جون ۱۹۰۴ء
(۱۲) تجویز ہوئی - کہ میجر وگرم کے ماتحت محکمہ جات کے زیر اثر رقبہ
جات مین جملہ مقدمات بخلاف ورزی قانون شکار یا آئین شکار ماہی کی سرسری
تجویز کے اختیارات میجر وگرم کو تابع شرائط ذیل عطا کیجاتے ہین
(الف) جسمقدمہ مین سزا قید ایک ماہ سے زائد یا سزا

جرمانہ مبلغ پچاس ؎ سے زائد کا حکم دینا ضروری معلوم ہو میجسٹریٹ درجہ اوسکی سفارش

تجویز نہین کرینگے ❖

(ب) اختیارات مذکورہ کی رو سے جسقدر مقدمات کی تجویز کیجاوی

اونکا ماہوار نقشہ صاحب والیس پریزیڈنٹ کی خدمت مین گذارش

کیا جا وے ❖

(ج) مزید یہہ کہ انتظام مذکور امتحاناً عرصہ دو سال کیلئے مرعی ہے

یادداشت نمبر ۲۵

نقل رزولیوشن نمبر ۳

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۵ء

مندرجہ کارروائی کونسل عالیہ پروسیڈنگ نمبر ۳۸

یادداشت جوڈیشل ممبر صاحب مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء بہ اظہار

این امر پیش ہوئی - کہ صاحب منشیر مال وگورنر صاحب کشمیر نے سفارش

کئی تھی - کہ اسسٹنٹ گورنر صاحب کشمیر کو خاص قسم کے مقدمات کی

تحقیقات کرنیکے واسطے اختیارات فوجداری دیجاوین ❖

جوڈیشل ممبر صاحب رقمطراز ہین - کہ اس معاملہ پر بخوبی غور کیگئی ہے
اور انہون نے بعد استصواب چیف جج صاحب و گورنر صاحب
یہہ رائے قایم کرلی ہے - کہ اسسٹنٹ گورنر صاحب کو اختیارات
مجسٹریٹ درجہ اول عطا ہون - اور اُن اختیارات کا استعمال صرف
مقدمات مندرجہ ذیل کی تحقیقات پر محدود کیا جاوے :-

۱- باب ہشتم - ضابطہ فوجداری متعلق بہ ضمانت حفظ امن
و نیک چلنی زیر دفعات ۱۰۷ - ۱۱۰ :-

۲- باب ۱۷ - مجموعہ تعزیرات ہند متعلق بہ انہدام یا برداشت
نشانات اراضی زیر دفعہ ۴۳۴

۳- دیگر مقدمات جو حاکم مجاز کیجانب سے براد تحقیقات اُنکے
تفویض ہون :-

جوڈیشل ممبر صاحب تحریر کرتے ہین - کہ مقدمات متعلق بہ ضمانت
حفظ امن و انہدام یا برداشت نشانات اراضی کے اسسٹنٹ گورنر صاحب
بتحریک خود سماعت و تجویز کر سکتے ہین - لیکن صرف انہی مقدمات
متعلق ضمانت نیک چلنی کی وہ تحقیقات کر سکتے ہین - جو چیف جج صاحب
کشمیر اُنکی سپرد کرین وہ مزید اً تحریر کرتے ہین - کہ ضابطہ اپیل نسبت احکام

مصدرہ اسسٹنٹ گورنر صاحب بطبق ضابطہ فوجداری ملحوظ رہیگا:

جوڈیشل ممبر صاحب بذریعہ چٹھی نمبر ۶۴۷/ج مورخہ ۱۶ ار مئی ۱۹۰۵ء
براد صدور حکم کاغذات گذارش کونسل کرتے ہیں:

(۳) تجویز ہوئی۔ کہ اسسٹنٹ گورنر صاحب کشمیر کو واسطے تحقیقات
مقدمات ازقسم مختصہ اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول حسب سفارش
عطائی کیجادیں:

سمبت ۱۹۶۳

نوٹیفکیشن نمبر ۱۹

نوٹیفکیشن نمبر ۱ مورخہ ۱۶ مئی ۱۸۹۶ء مدنمبر ۹ میں زیر حکم سرکار دولتدار
نمبر ۱۲۱/۴۸ مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۳ علاوہ ذبح جانواران بزغالہ ہائے
ریوڑ ریکادشتی وغیرہ انکی فروخت بھی منع ہے۔ خواہ ایسی فروخت اس گوشت کی
نسبت ہو۔ جو ایام ممنوع شدہ سے پہلے سے ہی فروخت کنندہ کے پاس موجود ہو
لہذا بمراد آگاہی ہر خاص عام گزٹ میں شایع کیا جاتا ہے

تحریر ۲ مارچ ۱۹۶۳
دستخط جوڈیشل منسٹر صاحب بحروف انگریزی

ہدایت نمبر ۶۶

از پیشگاہ سری سرکار والا

دربارہ بحث اس امر کے راجہ جینی کے فیصلہ جات کی اپیل کون سماعت کریگا

حکم شد

(۱) چونکہ راجہ کے دائرہ اختیار کے انصاف کے متعلق عام شکایت ہے۔ اسلئے تاوقتیکہ اوسکے اختیارات کے بارہ مین قطعی فیصلہ نکیا جاوے۔ اوسکی فیصلہ جات کی اپیل چیف جج کے محکمہ مین سماعت اور فیصلہ کیجا دین ؛

(۲) اگر مقدمات فوجداری مین حسب قاعدہ اجازت سماعت اپیل حاصل کیجاویگی

(۳) مقدمہ زیر بحث مین سماعت اپیل کی اجازت دیجاتی ہے کیونکہ سنگین سزا کے متعلق حضور اینجانب کو چیف منسٹر کی رائے سے اتفاق ہے۔

مثل واپس ہووے ؛

تحریر ۱۳ جیٹھ سمہ ۱۹۶۳

دستخط انگریزی سری سرکار والامدار

از سکرٹری چیف منسٹر صاحب بہادر

اصل ہذا برائے تعمیل حکم کارروائی ضابطہ عالیجناب جج صاحب ہائیکورٹ کی خدمت میں گذارش ہو۔

تحریر ۲۸ چیت ۱۹۶۳ سنہ

دستخط انگریزی سکرٹری صاحب

از عدالت ہائیکورٹ

باضابطہ اپیل ناسماعت ہونے کیواسطے عدالت صدر جموں میں مرسلہ ہو اور کاپی حکم سرشتہ ہذا میں شامل فائل کیجاوے؛

تحریر ۲۹ چیت ۱۹۶۳ سنہ

دستخط انگریزی خانصاحب جج ہائیکورٹ

از عدالت العالیہ

ہدایت نمبر ۲۳

اپیل ہائین اسثلات ماتحت کے دیکھنے سے ہمکو معلوم ہوا ہے۔
کہ جو مقدمات ایک عدالت سے دوسری عدالتمین منتقل ہوتے ہین
انمین دایرہ کی تاریخ وہی قرار دیجاتی ہے جس تاریخ کو کہ مقدمہ وہان
منتقل ہوکر پونچھتا ہے۔؛

یہہ طریق عمل درست نہین ہے۔ اس سے مقدمات کی مدت دایرہ کے
دریافت کرنیمین مغالطہ ہوتا ہے۔ لھذا ہدایت جاری کیجاوے
کہ صاحبان چیف جج تمام عدالت ہائے ماتحت کو اس نقص کیطرف
توجہہ دلا کر برائے آیندہ ہدایت فرمادوین۔ کہ مقدمات منتقل شدہ مین
دایرہ کی وہی تاریخ درج ہونی چاہیئے جسپر کہ مقدمہ ابتدائے دایر ہوا ہے
در رجسٹر کے خانہ کیفیت مین درج کر دیا جایا کرے؛ کہ یہہ مقدمہ
فلان عدالت سے منتقل ہوکر پونچھا ہے؛

تحریر ۱۲ ساون سمہ ۱۹۶۳

دستخط انگریزی صاحب ایضاً مولوی محمد حسین صاحب ایم اے جج ہائیکورٹ

اعلان نمبر ۴۹

بحکم حضور پرنسیر سرکار والا مدار بذریعہ چٹھی صاحب چیف منسٹر نمبری ۷۶ ۳۶ مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء ریاست قانون میعاد دفعہ ۱۱ - آخیر عبارت تشریح دوم سے لفظ نہین نکالدیا گیا ہے - یعنے بجای عبارت (دستخط مین شامل نہین ہے -) کے (دستخط مین شامل ہے) پڑھا جاوے - لھذا اعلان ہذا گزٹ مین برای آگاہی ہر خاص و عام شایع کیا جاتا ہے -

تحریر ۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

سرکلر نمبر ۵

اسجگہہ بعض خاص نالشات مین جنکی مالیت حسب اطمینان قایم نہین ہو سکتی تھی مدعا بہا کی مالیت تعین نہونیکے باعث المقدمات اور عدالتونکو انکی اختیار سماعت کے سمجھنے مین وقت ہے - لھذا نالشات مذکورکی مالیت قایم کردیگئی ہے - آیندہ عدالتون کو اوسکے مطابق شے مدعا بہا کی مالیت تصور کرنی چاہیئے ؎

فہرست نالشات برای اغراض شمار

مالیت مقدمہ بغرض سماعت عدالت

نمبر	قسم مقدمہ	رسوم جو اس دعوٰے کیلئے بروی قانون اشٹامپ ریاست معین ہے	مالیت بنا بر اغراض اختیار سماعت عدالت
۱	نالشات جنمین مدعی فریق ثانی از دواج سنبہ کے نام خواہ وہ تنہا ہو۔ یا اوسکے ساتھ دیگر مدعا علیم ہون غرضی دعوٰی مین استدعای ڈگری بابت اعادہ حقوق زناشویی یا بابت بازیافت زوجہ کرے	زیر بند ۸ ا قانون اشٹامپ ریاست حصہ دویم حمہ	تین سو روپیہ سے ایکہزار تک جو تعداد مدعی خود غرضدعوٰے مین مقرر کرے
۲	نالشات قسم مذکور باستدعای ڈگری جسکے روسے از دواج ناجائز قرار دیا جاوے۔ یا کالعدم ٹھہرایا جاوے یا فسخ کیا جاوے	زیر دفعہ ۱۱ ضمن ۲ فقرہ ج قانون اشٹامپ ریاست حصہ اول تعداد استدعویہ عرضی نالش یا اپیل پر	ایضاً
۳	نالشات جنمین مدعی عرضدعوی مین استدعای ڈگری برای اثبات حق حفاظت یا ولایت	ایضاً	ایضاً

	نابالغ ضمنین ولایت برائے اغراض شادی بھی شامل ہے کرے		
۴	نالشات ضمنین مدعی عرضدعوی مین مستند عائی ڈگری برای اثبات یا کالعدم ٹھہرانے تبنیت کے کرے ۔ لفظ تبنیت مین تقرری وارث بروی رواج بہی شامل ہے	بابت دعوی اثبات تبنیت تعداد مندعویہ مندرجہ عرضی نالش پر اور بابت دعوی تنسیخ تبنیت زیر مد ۱۹ فقرہ ۴ قانون اشٹام ریاست حصہ دوم عہ	تین سو روپیہ سے ایکہزار تک جو تعداد مدعی خود عرضدعوی مین مقرر کرے
۵	نالشات منجانب مدعی بحین حیات کسی ایسے شخص کے جسکے نسبت یہہ بیان کیا جاوے ۔ کہ اوسکو بحدود اختیار انتقال نسبت جایداد غیر منقولہ حاصل ہے ۔ ضمنین مدعی عرضدعوی	مطابق مد ۱۹ قانون فقرہ ۳ اشٹامپ ریاست حصہ دوم عہ	تین سو روپیہ سے پانچہزار روپیہ تک جو تعداد مدعی خود عرضدعوی مین مقرر کرے

نمبر	تفصیل	دفعہ	تعداد
	مین یہہ استدعا کرے - کہ انتقال جائداد غیر منقولہ جو شخص مذکور نے کیا ہو شخص مذکور کے حین حیات تک کے سیوا یا کسی اور میعاد معین تک کے سیوا کالعدم قرار دیا جاوے		
٦	نالشات جنمین مدعی عرضدعوی مین صرف حساب فہمی کی استدعا کرے - اور وہ نالشات بابت دلا پانے ایسی رقم کے ہون جو بر طبق لینے غیر تصفیہ شدہ حساب مابین مدعی اور مدعاعلیہ کی یافتنی مدعی پائی جاوے - یا نالشات ہر دو اقسام مندکرہ دفعہ ۲۱۳ ضابطہ دیوانی مین کسی قسم کی ہون	زیر دفعہ ۱۳ ضمن ۴ فقرہ د قانون اسٹامپ ریاست حصہ اول تعداد مندعویہ عرضی نالش یا اپیل	تین سو روپیہ سے پانچہزار روپیہ تک جو تعداد مدعی خود عرضدعوی مین مقرر کرے

نمبر	تفصیل	دفعہ	فیس
۷	نالشات جنمین مدعی عرضدعوی مین بہ استدعا کرے کہ کوئی حق مفرحہ ذیل معہ یا بلا حکم امتناعی اور معہ یا بلا ہرجانہ ثابت کیا جاوے یا اوسکی تردید کی جاوے۔ یعنے حق نالش یا اپیل پر راستہ حق بابت جاری کرنے یا قایم رکھنے یا بند کرنے دروازہ یا دریچہ یا بدرو یا پرنالہ حق بابت نالہ یا بابت استعمال پانی۔ حق بابت تعمیر یا بلندی یا تبدیلی یا معماری دیوار یا بابت استعمال دیوار فاصل یا زینہ مشترکہ متنبہ	زیر دفعہ ۳۱ ضمن ۳ فقرہ ۵ قانون اسٹامپ ریاست حصہ اول	تین سو روپیہ سے ایکہزار تک جو تعداد مدعی خود عرضدعوی مین مقرر کرے
۸	نالشات جنمین مدعی عرضدعوی مین تنسیخ فیصلہ ثالثی کا مستدعی ہو۔ درخواست ہائے جو حسب احکام دفعہ ۲۳ ضابطہ دیوانی دربابت ادخال اقرارنامہ برائے تفویض مقدمہ ثالثی یا دفعہ ۲۵ ضابطہ مذکور (بابت ادخال فیصلہ ثالثی) بطور نالشات درج رجسٹر کیجاوین جبکہ یا جہانتک کہ فیصلہ یا اقرارنامہ مذکور جایداد سے متعلق ہو	تنسیخ فیصلہ ثالثی زیر ۱۹ فقرہ ۲ قانون اسٹامپ ریاست حصہ دوم عـ۵ درخواست تقرری زیر ۲۰ قانون اسٹامپ ریاست حصہ دوم عـ۵ ادخال اقرارنامہ فیصلہ ثالثی	مطابق قیمت بازاری جایداد جسکی نسبت فیصلہ ثالثی دیا گیا ہو یا دیا جاتا ہے

۶ دخلیابی اراضی بحیثیت مالک کامل

(الف) اگر اراضی کل حصہ معین سالانہ مالگذاری ہوکر اس اراضی کی بابت ہو تو ہشت چند مالگذاری مثل بندوبست کے پر رسوم لیجاویگی

پچاس گونہ جمع جو رو سے واجب الادا درج ہو یا جسکا تعین ہو سکتا ہو

(ب) اگر اراضی بلا مالگذاری ہو مثلاً جاگیر۔ دھرم ارتھ وغیرہ تو اسکی تعین ہو سکے۔ تو گردنواح کی اسقدر زمین مالگذاری سمجھکر بشرح پانزدہ چند رسوم لیجاویگی

اگر جمع درج نہ ہو یا بروی مثل بندوبست تعین نہو سکے۔ تو مطابق قیمت بازاری اراضی کے

(ج) دعوی باغات ومکانات مین حسب قیمت بازار رسوم لیجاویگی

قیمت بازاری

دعوی دخلیابی بحیثیت اسامی باکاشت مستقل

مطابق اس زرمشخصہ کے جو تاریخ گذرنے نالش کے سال ماقبل کی بابت اوس اراضی سے واجب الادا ہو۔ زیر دفعہ ا ضمن ۱۱ قانون اشٹامپ حصہ اول

نصف مالیت مطابق قاعدہ بالا

دعویٰ نسبت حق شفع اراضی دعاوے

دخلیابی اراضی متصور ہونگی اور

اون میں اخذ اشٹامپ اور

تعین مالیت کی نسبت کارروائی

حسب قاعدہ دعوے دخلیابی

اراضی کے کیجاویگی ؛

دستخط رائیصاحب بھگت ٹنڈا س صاحب

ایم۔اے۔جوڈیشل ممبر

تحریر ۱۹ چیت ۱۹۶۱

(نوٹ)

واقعہ ۶ اسوج ۱۹۶۳

مسودہ سرکلر مذکور بنظوری سرکار والا

منظور ہوا ہے

قواعد نمبر ۵۸

بہم رسانی نقول منظور فرمودہ سرکار والامدار مورخہ ۴ ماگھ ۱۹۶۳ مرتبہ جوڈیشل ممبر صاحب

(۱) قواعد ذیل پر جو دربارہ بہم رسانی نقول متعلقہ جوڈیشل مرتب کیگئے ہین۔ آیندہ عملدرآمد کیا جاویگا:

(۲) کل نگرانی بہم رسانی نقول جملہ عدالت ہائے۔ دیوانی و فوجداری ہر دو قلمرو صاحب چیف جج قلمرو کے اختیار مین رہیگی۔ اندریصورت ضرور ہے۔ کہ صاحبان چیف جج یاد رکھین۔ کہ وہ اسبارہ مین ہائیکورٹ کے جوابدہ ہین۔ کہ بالمقدمات عدالتہائے دیوانی کے اور نیز خود ایسی عدالتون کی سہولیت کیلئے بہم رسانی نقول کی بابت انتظامات مناسب کئے جاوین۔ اور یہ ذمہ واری اس نگرانی پر منحصر ہے۔ کہ کل نقول جو بہم پونچائین جاوین۔ وہ دی جانے سے پہلے صحیح طور پر نقل کیجاوین۔

اور احتیاط کیساتھہ مقابلہ اور تصدیق کیجاوین۔ اور قواعد و احکام ہائیکورٹ متعلقہ معاملہ ہذا کی بہرصورت ٹھیک طور پر تعمیل کیجاوین ؛

(۳) جملہ عہدہ داران پر جو بروی قواعد مجاز تصدیق نقول ہین اسغرض کی اہم حالت ذہن نشین کردینی چاہیئے۔ کہ اونکے لئے یہ مطلوب ہے کہ نقول کی صحیت کی تصدیق کرنے اور اپنے دستخط ثبت کرنے سے پہلے بذات خود نقل کو اصل سے مقابلہ کرلین اور یہہ بھی دیکھہ لین۔ کہ ہر طور پر قواعد و احکام متعلقہ بہمرسانی نقول کی قرار واقعی تعمیل ہوگئی ہے۔ قواعد مین اسی صاف شرط پر عہدہ داران مذکور کو حق الخدمت ملنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ہدایات ہذا اون نقول سے جو زبان دیسی مین بہم پونچائی جائین۔ متعلق ہین۔ جیسی کہ اون نقول سے جو زبان انگریزی مین بہم پونچائی جائین ؛

(۴) قواعد مین اختیار دیا گیا ہے کہ کافی وجہ پر حق الخدمت نقلنولسیان یا عہدہ داران مقابلہ کنندہ و تصدیق کنندہ کم کر دیا جاوے۔ یا نہ دیا جاوے اور کل رقوم جو وضع کیجاوین۔ سرکار مین جمع کیجاوین ؛

(۵) نقلنولسیان جو عادتاً بے احتیاط پائے جاوین۔ یا خوشخط اور باقاعدے طور پر نہ لکھین۔ یا جو کسیطور پر ناقابل اعتبار معلوم ہون فوراً برطرف کئے جانے چاہئین ؛

(۶) جو عدالت ہائے تحصیلون مین اور بعض عدالات مین صدر مقامات اضلاع سے دور واقعہ ہون۔ اونکی اشلہ کی نقول کے مقامی طور پر بحفاظت رکھے جانے کیواسطے قواعد مین انتظامات کیئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ احکام مذکور کو حیلہ اس امر کا نہ بنانا چاہیئے۔ کہ عدالتہائے متذکرہ بالا اپنے ہان اشلہ دراز تک روک رکھین۔ اشلہ مقدمات منفصلہ ضلع کے محافظ خانہ مین ایسے وقت بھیجی جانی چاہیئن۔ کہ اونکے فیصلہ کی تاریخ سے دس دن نہ گذرین اور اس قاعدہ کی ٹھیک ٹھیک پابندی کیجانی چاہیئے ؛

(۷) بعض عدالتون مین یہ دستور ہے۔ کہ جو اشخاص نقل حکم کی درخواست برای اغراض اپیل کرتے ہین۔ انہین صرف فیصلہ اور ڈگری کی نقل کی بجائے کل کار روائے مقدمہ کی نقل دیجاتی ہے۔ باوجودیکہ قانون کے رو سے صرف اسقدر مطلوب ہے۔ کہ اپیلانٹ اپنے درخواست اپیل کیساتھ صرف نقل فیصلہ و ڈگری داخل کرے۔ طریق مذکور مسدود کیاجانا چاہیئے۔ اور اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ نقل نویسان بسبب عدم واقفیت اہل مقدمات کی ناواقفیت سے فایدہ نہ اوٹھاوین۔ کیونکہ بجز خاص صورتون کے اہلمقدمات کو نقل فیصلہ اور ڈگری سے زیادہ نقل دینا محض انہین بلا ضرورت زیر بار کرنا ہے۔ مگر جب عدالت اپیل نے امور تنقیح طلب عدالت ماتحت مین حسب دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی

تجویز کیلئے بھیجے ہوں۔ تو نقل حکم واپسی کی معہ نقل حکم آخیر جو بعدا ٓنے جواب حکم واپسی صادر ہوا ہو۔ دینی چاہیئے ٭

(۸) نقل النقل ہرگز نہ دی جانی چاہیئے۔ بجز اوس صورت کے کہ اوسکے واسطے صراحتاً استدعا کیگئی ہو مثلاً جبکہ اوسکی بدین غرض استدعا کیگئی ہو کہ نقل عطا شدہ کی صحت کی بابت اعتراض کیا جاوے۔ جب کسی صورت مین نقل النقل دی جاوے۔ تو یہ امر پیشانی پر درج کردینا چاہیئے کہ وہ نقل النقل ہے ٭

(۹) یہ بات سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ شرح اجرت معینہ سے یہ مُراد ہے۔ کہ اوس سے زیادہ سے زیادہ شرح قابل وصول ظاہر ہو۔ اور اگر کسی ضلع مین واقعی عمدہ نقل کا کام ارزان شرح پر کرنا ممکن پایا جاوے۔ تو کمتر شرح مقرر کی جا سکتی ہے۔

(۱۰) معلوم ہوگا۔ کہ قواعد مین یہ حکم درج ہے۔ کہ رکارڈ آفس فنڈ یعنے محافظ خانہ کی فنڈ کیواسطے فیس لیجاوے۔ جو روپیہ اس مد کی بابت وصول کیا جاوے۔ وہ عدالت متعلقہ کی رکارڈ آفس فنڈ مین داخل کیا جانا چاہیئے۔ اور اوسکی نسبت اون قواعد کے مطابق کارروائی کرنی چاہیئے۔ جو اوسکے صرف سے متعلق ہیں ٭

قواعد

الف - تعریفات

اول - قواعد ہذا مین مثل سے مراد کاغذات ذیل ہین اور اسمین وہ سب شامل ہین - یعنے کوئی خبر دمثل اور کوئی دستاویز یر نقشہ خاکہ یا دیگر کاغذ جو کسی نالش یا اپیل یا تحقیقات یا تجویز یا دیگر کارروائی جوڈیشل کسی عدالت دیوانی یا فوجداری کی مثل سے متعلق ہو۔ یا اوسکا جزو ہو۔ نقل نویس سے ہر ایسا شخص مراد ہے۔ اور اسمین ہر ایسا شخص شامل ہے۔ جو کسی مثل از قسم مذکور کی نقل یا نقول طیار کرنیکی غرض سے متقرر کیا گیا ہو؛

(ب) انتظام بہم رسانی نقول

دوم - بپابندی کل مناسب مستثنیات اور قواعد ہذا کے

(۱) عدالت ہائیکورٹ کی امثلہ کی نقول محکمہ عدالت مذکور سے مقام جموں یا سرینگر پر جہاں بروقت پیشہونے درخواست نقل کے اوسکا اجلاس ہو دیجا وینگی؛

(۲) عدالت صدر و جملہ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کی اشلہ
کی نقول کا انتظام جنکی اشلہ محافظ خانہ صدر مین رہتے ہین بمقام
اجلاس عدالت صدر پر کیا جاویگا :

(۳) دیگر تمام عدالتہائے دیوانی و فوجداری کی اشلہ کی نقول کا انتظام
حسب ذیل کیا جاویگا :

الف ۔ صدر مقام وزارت جسمین عدالت دیوانی یا فوجداری
جسکی مثل کی نقل مطلوب ہو ۔ واقعہ ہو :

(ب) مقام اجلاس ہر عدالت تک جو صدر مقام مذکور سے
دس میل سے زیادہ فاصلہ پر واقعہ ہو ۔ بشرطیکہ درخواست نقل تاریخ فیصلہ
آخیری سے زیادہ سے زیادہ دس روز کے اندر اس عدالت مین جسکی
مثل کی نقل مطلوب ہے ۔ پیش کیجاوے :

اشخاص مستحق وصول نقول اشلہ

(ج)

سویم ۔ (۱) نقل کسی مثل کی حسب طریقہ معینہ قواعد ہذا ہر شخص کو
دیجا سکتی ہے ۔ جو بروی قانون ناقد الوقت مستحق اوسکے لینے کا ہوگا

(۲) کوئی مدعی یا مدعاعلیہ جو مقدمہ میں حاضر ہوا ہو۔ اسبات کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ مقدمہ کے کسی مرحلہ میں نقول مثل نالش معہ ایسی دستاویزات کے جو داخل ہوئے ہوں۔ اور جنمیں انجام کا عدالت نے بطور وجہ ثبوت منظور کر لیا ہو۔ حاصل کرے ؛

نوٹ

جس فریق کو بیان تحریری کے داخل کرنیکا حکم ہوا ہو۔ وہ بیان تحریری مدخلہ فریق دیگر کے معاینہ کرنے یا اوسکے نقل حاصل کرنے کا مستحق نہیں تاوقتیکہ وہ اول اپنا بیان داخل نکر لیوے ؛

(۳) کوئی شخص غیر متعلق نالش بطور قاعدہ کلیہ مجاز ہوگا۔ کہ بعد صدور ڈگری نقول عرضدعوی و بیانات تحریری و تحریری بیانات حلفی و عرائض مدخلہ نالش مذکور حاصل کرے۔ اور بوجہ موجہہ جس سے عدالت مطمئن ہو جاوے۔ نامزدہ اس امر کا بھی مجاز ہوگا۔ کہ کسی دستاویز متذکرہ بالا کی نقل قبل صدور ڈگری حاصل کرے ؛

(۴) کوئی شخص غیر متعلق نالش بطور قاعدہ کلیہ اسبات کا مجاز ہوگا کہ نقول فیصلہ جات یا ڈگریات یا احکام کی کسیوقت بعد اونکے صادر ہونے یا تحریر ہونے کے حاصل کرے ؛

(۵) کسی شخص غیر متعلق نالش کو اسبات کا کوئی استحقاق حاصل نہین کہ نقول اون دستاویزات کی جو وجہ ثبوت مین پیش کی گئی ہون بجز رضامندی اس شخص کے حاصل کرے - جس نے اوہین پیش کیا تھا - البتہ عدالت اوس شخص کو جو ایسے نقل لینے کی کوئی خاص غرض رکھتا ہو - بلالحاظ اس پابندی کے نقل دے سکتی ہے

درخواستہائی بنابر نقول مثلہ

(۱)

چہارم - (۱) درخواست بنابر نقل مثل منجانب اوس شخص کے کیجا سکتے ہے - جو بموجب قاعدہ سوم حصول نقل کا مستحق ہو - یا منجانب اوس شخص کے جس سے شخص مذکور نے اپنی طرف سے کارندہ ہونیکا اختیار دیا ہو

یہہ ضرور تاً لازم نہین ہے - کہ اختیار مذکور بذریعہ باضابطہ مختارنامہ ہی کے دیا جاوے - الاعض حاکم کو جو درخواستہائے نقول کو لے اور انکی

نسبت کارروائی کرنیکا مجاز ہو۔ لازم ہے۔ کہ بذریعہ اس طریق کے جسکو وہ کافی تصور کرے۔ اپنا اطمینان اس بارہ مین کرلے کہ یا تو سائل خود ہے مستحق حصول نقل مطلوبہ کا بموجب قواعد سویم ہے۔ اور یا اوسکو کسی ایسے شخص کیطرف سے جو حسب بالا مستحق ہو۔ کارندہ ہونیکا اختیار فی الواقعہ دیا گیا ہے :۔

(۲) درخواست نقل اوس عدالت مین جہان سے زیر قاعدہ دویم کسی مثل کی نقل مل سکتی ہے۔ دیجاویگی۔ اور اوسکو ایسا افسر لیویگا جسکو عدالت اس کام کیواسطے مقرر کرے۔ مگر شرط یہہ ہے۔ کہ تعمیل کسی درخواست کی جو نقل مثل ہائیکورٹ یا عدالت صدر کیلیے عدالت ماتحت یا دفتر ماتحت مین کیجاوے۔ جسمین بروقت درخواست مثل موجود ہو۔ بلا اجازت عدالت متعلقہ نہ کیجاویگی۔ اور یہہ بھی شرط ہے۔ کہ درخواستہاے نقول جو ایسی عدالتہاے مین کیجاوین جو صدر مقام ضلع سے دس میل سے زیادہ فاصلہ پر واقعہ ہون۔ بدین غرض واپس کیجاوینگی۔ کہ صدر مقام ضلع مین پیش کیجاوین بجز اوس صورت کے کہ درخواست ہاے مذکور اوس میعاد کے اندر جو قاعدہ دویم مین معین کی گئی ہے۔ منظور ہوسکین۔ اور اون کے تعمیل کی جاسکے :۔

پنجم - (۱) ہر عہدہ دار جو درخواست نقل مثل لئے؛

الف) اوسکی پشت پر تاریخ پیشہونے درخواست کی تحریر کریگا یا تحریر کراویگا

ب) تحریری ظہری مذکور پر اپنا مختصر نام ثبت کریگا؛

ج) درخواست کو اوسطور پر درج رجسٹر کراویگا جسطرح آئندہ حکم دیا گیا ہے؛

د) انصرام درخواست کو قانون کے مطابق روی کراویگا؛

(۲) ایک رجسٹر ا بہ نمونہ الف منسلکہ قواعد ہذا) رکھا جاویگا جسمیں ہر درخواست نقل مثل کو اوسکے پیش ہوتے ہی وہ عہدہ دار جو درخواست لے یا اوسکے حکم سے کوئی اور شخص فوراً درج کریگا؛

انگریزی و دیسی زبان کی نقول کیواسطے علیحدہ علیحدہ رجسٹر رکھے جاوینگے؛

ششم - (۱) ہر درخواست کیساتھ جو برای نقل مثل پیش کیجاوے - اسقدر زر نقد امانتاً داخل کیا جاویگا - جو خرچ طیاری و تصدیق نقل مذکور معینہ قواعد ہذا سے کم نہ ہو -؛

(۲) اگر درخواست کیساتھ زر نقد مطلوبہ ضمن ماقبل قاعدہ ہذا امانتاً داخل نہ کیا جاوے - تو درخواست مذکور شخص پیش کنندہ کو واپس دیجاویگی - اور زر مطلوبہ اوسکی پشت پر درج کر دیا جاویگا - اور اس تحریر ظہری پر عہدہ دار دستخط

کنندہ درخواست اپنی العبدہ اور تاریخ ثبت کریگا۔ اور تاریخ واپسی جسٹر میں درج کیجاویگی ؛

(۴) اگر کوئی اشٹامپ قانوناً نقل کیا تھ لیا جانا مطلوب ہو۔ تو وہ اسوقت تک سائل سے نہیں لیا جاویگا۔ کہ جبتک حکم دے جانے نقل کا صادر نہ ہوگیا ہو۔ لیکن جسوقت سائل کے درخواست لیجاوے اسوقت سائل کو مطلع کر دینا چاہیئے۔ کہ اگر اشٹام مطلوب ہے ہوگی تو وہ شکل مالیت کیا ہوگی۔ اور نقل طیار نہ کیجانی چاہیئے۔ جبتک کہ اشٹامپ داخل نہ کیا جاوے ؛

(اجرت)

(۵)

ہفتم۔ (۱) ہر ایک نقل کیواسطے اجرت نقل اور ریکارڈ آفس فیس بیئے فیس محافظ خانہ لیجاویگی

(۲) ریکارڈ آفس فیس علاوہ اجرت نقل کے لیجاویگی۔ اور اجرت نقل کے چہارم کے برابر ہوگی

(۳) زیادہ سے زیادہ شرح اجرت نقل حسب ذیل ہوگی ؛

نقول انگریزی

۲۰۰ الفاظ اور اس سے کم ۔/۶

ہر سو الفاظ زائد ۔/۲

نقول اُردُو

۲۰۰ الفاظ اور اس سے کم ۔/۲

ہر سو الفاظ زائد ۔/۱

شرح ہائے مذکور بالا مین کاغذ قیمت بھی شامل ہے ۔ شجرہ ہائے کشتوار و نقشہ جات حد بست و دیگر کار نقشہ وغیرہ کی بابت عہدہ دار عطا کنندہ نقل بشرط منظوری اوس عدالت کے جسکی مثل کی نقل کیواسطے درخواست کیجاوے ۔ خاص اجرت مقرر کریگا ؛

(۳) الف ۔ جب کوئی سائل چاہے ۔ کہ اوسکی نقل جلد تر دیدی جائے تو اوسکو زائد فیس دینی ہوگی ۔ جو مساوی تعداد فیس نقل کے ہوگی ۔ جبکہ فیس مذکور ۸/ سے زائد نہ ہو ۔ اور ہر دیگر صورت مین ۸/ ہوگی ؛

(۳) ب ۔ جب کوئی نقل زیر حکام یا قواعد نافذہ ہائیکورٹ کسی شخص کو بلا اجرت دینی مطلوب ہو ۔ تو اجرت نقول و فیس محافظ خانہ سائر خرچ جوڈیشیل مین ڈالی جاویگی ؛

اجرت نقول بصورت مذکور بالا بشرح مندرجہ ذیل ادائی کیجاویگی :

نقول انگریزی

بابت اول ۲۰۰ الفاظ یا اوس سے کم	۴/-
بابت ہر سو الفاظ زاید یا اس سے کم	۱/-

نقول اردو

بابت اول ۲۰۰ الفاظ یا اوس سے کم	۳/-
بابت ہر سو الفاظ زائد یا اوس سے کم	۱/-

(۴) بپابندی احکام قواعد ہذا کل اجرت نقول جو وصول کیجاویگی اُن نقول مثلہ کے طیار کرنے و مقابلہ کرنے و تصدیق مین صرف کیجاویگی : جنکی درخواست کیجاوے ۔

(۵) ہر ریکارڈ آفس فیس جو بروی قواعد ہذا وصول کیجاوے ۔ عدالت متعلقہ کے رکارڈ آفس فنڈ مین اُن قواعد کے مطابق جمع کیجاویگی - جو اوسوقت فنڈ مذکور کے انتظام کی بابت نافذ ہون :

تقرری واجرت برطرفی نقلنویسان

(۹)

ہشتم (۱)

صاحب ممبر جوڈیشل عدالت ہائیکورٹ کیواسطے اور صاحب چیف جج کمنظوری صاحب جوڈیشل ممبر اون عدالت دیوانی د فوجداری کیواسطے فی الترتیب جنکی مثلہ محافظخانہ صدر یا محافظخانہ ضلع مین رکھی جاتی ہین - ایک کافی تعداد ایسی اشخاص کی مقرر کرسکتے ہیں - جو نقول مثلہ بدین غرض تیار کرنیکی لیاقت رکھتے ہوں کہ وہ اُن اشخاص کو بہم پونچایے جاوین - جو اونکے لینے کے مستحق ہین - تعداد اُن اشخاص کی جو حسب بالا مقرر کئے جاوین ٹھیک اوسقدر ہونی چاہیئے - جسقدر نقلنویسی کے کام کیواسطے زبان انگریزی یا اُردو مین جیسی کہ صورت ہو مطلوب ہو :

(۲) جو اشخاص بطور نقلنویس مقرر کیجاوین - اونکی نسبت ضرور ہئے - کہ وہ :

(الف) یقیناً نیک چلن ہون :

(ب) انگریزی یا اُردو مین جیسی کہ صورت ہو جلد اور عمدہ لکھ سکین :

(۳) ایک رجسٹر ابہ نمونہ ضمیمہ قواعد ہذا م نقلنویسان مقررشدہ کا ہر ایسے حاکم کے دفتر مین رکھا جایگا جسکو اختیار تقرری نقلنویسان بروئی قاعدہ ہذا حاصل ہو ہر شخص کا نام جو بطور نقل نویس مقرر کیا جاوے - اوس رجسٹر مین سعہ اون کوایف

مزید کے جو اوسمین معین کگئی ہین - درج کیا جاویگا :

نہم - نقل نویسان عدالت ہا ے ریاست معقول تنخواہ پر مقرر کیجاو نیگے - کہ جو سالانہ اوسط آمد نی نقلنویسی سے ہرگز زیادہ نہ ہوگی

دہم - (۱) جو حاکم کسی نقلنویس کو مقرر کرے اوسکو اختیار ہے - کہ کسی وقت بغیر بتلانے کسی وجہ کے اوسکو برطرف کردے :

(۲) کوئی نقلنویس جسکی نسبت یہہ پایا جاوے - کہ وہ :

(الف) اپنے فرایض کے اغراض کیواسطے اشخاص کے سپرد کیجانے سے قابل نہین ہے :

(ب) یا اپنے فرایض کے انجام مین بے احتیاطی یا غفلت کرتا ہے :

(ج) یا نالایق یا کسی اور طور پر اس عہدہ کے لایق نہین ہے :

بروی حکم اوس حاکم کے برطرف کیا جاسکتا ہے جس نے اوسے مقرر کیا تھا - حاکم مقرر کنندہ کو اختیار ہے - کہ کسی وجہ کافی پر شرح تنخواہ کو جو نقلنویس کو بروی قاعدہ نہم ملتی ہو - کم کرنے بجاے اوسکے کوئی ایسی تنخواہ اور ایسی میعاد کیواسطے قایم کرے جو حاکم مذکور کو مناسب معلوم ہو :

طریقہ تیاری نقول

(نہ)

یازدہم - ہر نقل جو حسب قواعد ہذا تیار کیجاوے حسب ذیل لکھی جاویگی -

(الف) خوشخط اور ایسے خط میں جو پڑھا جاسکے -

(ب) معینہ قسم کے کاغذ پہ

(ج) عمدہ قسم کی سیاہی سے - اور

(د) جب نقول زبان اردو میں تیار کیجاویں تو بخط نستعلیق تحریر کیجاوینگی

دوازدہم ہر نقل فیصلہ یا حکم عدالت دیوانی کے شروع میں ایک پیشانی لکھی جاویگی جسمیں مراتب ذیل درج ہونگے -

(الف) عدالت جس نے نالش یا اپیل کو فیصل کیا بقید نام و اختیارات مستقلہ افسر جلیس اور جس صورت میں عدالت مذکور عدالت اپیل ہو تو نام اور لقب و عہدہ و اختیارات اوس افسر کے بھی جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل کیا گیا اور تاریخ حکم مذکور پہ

(ب) تاریخ ارجاع نالش یا اپیل جیسی کہ صورت ہو -

(ج) نام و ولدیت و حرفہ یا پیشہ و جای سکونت معہ تحصیل و ضلع ہر مدعی و ہر مدعا علیہ -

(د) مالیت نالش یا اپیل برای اغراض اختیار سماعت -

(ھ) پورا اور صحیح ذکر نوعیت و مالیت شی مدعا بہا نالش یا اپیل جو عرضیدعوے یا اپیل میں درج ہو اور نالشات اراضی یا دیگر جایداد غیر منقولہ کیصورت میں نام شہر یا قصبہ یا موضع و تحصیل

ضلع جسمیں جایداد متنازعہ واقعہ ہو ۔

ستہ سیزدہم ہر نقل فیصلہ یا حکم عدالت فوجداری کے شروع پر ایک پیشانی لکھی جاویگی جسمیں مراتب ذیل درج ہونگے ۔

(الف) نام عدالت جسنے مقدمہ کو فیصل کیا بقید نام و اختیارات مستعملہ افسر جلیس اور جس صورت میں عدالت ہٰذا عدالت اپیل ہو ۔ تو نام اور اختیارات اوس افسر کے بھی جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل کیا گیا اور تاریخ حکم مذکور

(ب) نام و ولدیت و حرفہ یا پیشہ و جائے سکونت معہ تحصیل و ضلع مستغیث و ملزم ۔

(ج) جرم جسکا ارتکاب کیا گیا اور حکم سزا جو صادر کیا گیا ۔

چہاردہم (۱) نقول عموماً اونہیں امثلہ کی دی جاینگی جسکی بابت درخواست کیگئی ہو الا جن مقدمات میں عدالت اپیل نے حکم ایسی مقدمہ دیا ہو اون میں نقل حکم واپسی جو اوسکا بھیجا جاوے نقل حکم اخیر کے ساتھ شامل بھیجا جاویگا خواہ درخواست میں اسکا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہو یا نہیں ۔

(۲) اگر درخواست میں کل یا جزو مسل علاوہ فیصلہ یا حکم ڈگری کے شامل ہو تو نقل فیصلہ یا حکم و ڈگری اول تیار کیجاویگی اور بہم پونچائی جاویگی اور بعد نقل دیگر جزو بہم پونچائی جاویگی جسکی درخواست کیگئی ہو کسی صورت میں جوانکی نقل

فیصلہ یا حکم و ڈگری میں (جو برائے اغراض اپیل مطلوب ہو) اسوقت تک توقف نہ کیا جاویگا - کہ نقول دیگر جزو ہائے مثل جنکے درخواست کیگئی ہو تیار ہو کر حوالہ کیجا سکیں -

(۳) نقل النقل نہیں دئے جانے چاہئیے - جب تک صریحًا نقل النقل کی درخواست نہ کیجاوے - جب اس قسم کی نقول دیجاویں - تو اونکو خصوصیت سے نقل النقل لکھدینا چاہیے

پانزدہم نقول امثلہ کے عطا کرنیکی وقت اگر نقول مذکورمین ایک تختہ کاغذ سے زیادہ ہون تو تختہ ہائے کاغذ کو جنپر نقل کیگئی ہو - کتاب کی شکل مین باہم سے دینا چاہیے اور ایک کو دوسرے کے سرے سے نہ لگانا چاہیے - جس سے وہ بطور مکتوب لپیٹے جاسکیں -

شانزدہم بعد طیاری نقل اور قبل اوسکے مقابلہ و تصدیق کے مراتب مندرجہ ذیل نقل کی پشت پر اعد رجسٹر معینہ مین اور اگر نقول بزبان انگریزی مین ہون - تو انگریزی مین اور اگر نقول بزبان اُردو ہون تو اُردو مین درج کیئے جاوینگے -

(الف) نمبر درخواست مندرجہ رجسٹر

(ب) تاریخ گذرنے درخواست نقل کی۔

(ج) تاریخ واپسی درخواست بغرض ادخال اجرت نقل اگر درخواست بدین غرض واپس ہو۔

(د) تاریخ ادخال اجرت نقل مطلوبہ بطور امانت

(ہ) تعداد الفاظ جسکی نقل کیگئی۔

(و) رقم ادا کردہ بطور اجرت نقل۔

(ز) نام نقلنویس

(ح) تاریخ جب نقلنویس نے نقل مکمل کی

اسکے بعد اوس طریقہ کے مطابق نقل مقابلہ و تصدیق کیجاویگی جو آگے معین کیا گیا ہے۔

(ح) تقرری و فرایض و حق الخدمت عہدہ داران مقابلہ کنندہ و تصدیق کنندہ۔

ہفتم۔ ہر نقل حسب ذیل مقابلہ و تصدیق کیجاویگی یعنی عدالت ہائے صدر یا اون عدالت ہای میں جو صدر مقام سے دس میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہوں اعلے عہدہ دار عملہ جو اوسوقت عدالت پرکر مین ہو مقابلہ و تصدیق کریگا۔ اور عدالت ہای صاحبان وزیر وزارت یا سب جج و عدالت ہای مجسٹریان ماتحت صاحبان موصوف مین ہر نقل کو اوس عدالت کا اعلے عہدہ دار عملہ مقابلہ و تصدیق

کریگا - جسکو صاحب وزیر وزارت یا سشن جج وقتاً فوقتاً اس کام کے لئے مقرر کرین

مگر شرط یہہ ہے - کہ کوئی عہدہ دار سوائے تنخواہ دار عہدہ دار سرکاری یا

ایسے شخص کے جسکا منصب کسی عدالت کے مثلخوان سے کم نہ ہو قاعدہ ہذا کے

بموجب مقرر نہ کیا جاویگا - اور یہہ بھی شرط ہے - کہ درصورتیکہ کسی نقل کی تصدیق

سوائے اعلےٰ عہدہ دار عملہ یا مثلخوان متذکرہ بالا کے کوئی دیگر عہدہ دار کرے

تو نقل مذکور پر شخص درخواست کنندہ کو حوالہ کئے جانے سے پہلے کوئی

جوڈیشل افسر دستخط تصدیقی کریگا - اور اگر ممکن ہو - تو یہہ افسر جوڈیشل وہ

ہی افسر جوڈیشل ہوگا - جسکے عدالت کی مثل کی نقل ہو ؛

ہشردہم - ہر عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ قبل اسکے کہ وہ کسی نقل کی

تصدیق حسب طریقہ معینہ قواعد ہذا کرے ؛

(**الف**) ہر نقل کو اوس اصل مثل سے بذات خود مقابلہ کریگا جس سے

وہ طیار کیگئی ہو ؛

(**ب**) ہر تغیر و تبدیل کو جو نقل مذکور مین کیا جاوے - بذریعہ ثبت

مختصر نام خود تصدیق کریگا ؛

(**ج**) تاریخ اور مختصر نام خود دوار پار مہر اشٹامپ کے اگر نقل ایسے اشٹامپ پر ہو

(**د**) اون تحریرات ظہری کی جو نقل پر مطابق قواعد ہذا کیجاوین پر ماثل

کر کے مختصر نام مختم ثبت کریگا

(۵) پیشانی ہا اور نمونہ نقل کی پڑتال کریگا۔ اور دیکھیگا۔ کہ آیا وہ مطابق قانون و قواعد و ہدایات متعلق نقل مذکور ہیں ٭

(۶) یہ دیکھیگا۔ کہ نقل قسم معینہ کے کاغذ پر عمدہ قسم کی سیاہی سے صاف اور ایسے خطین لکھی گئی ہے۔ جو پڑھا جاسکتا ہے۔ اور

(۷) اس امر کا ذمہ دار ہوگا۔ کہ احکام و قواعد کی ہر طرح سے تعمیل ہوگئی ہے ٭

(۲) جب کوئی نقل ہر طرح سے صحیح اور سایل کو حوالہ کیجانیکے واسطے تیار ہو۔ تو عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ اسکی پشت پر الفاظ ذیل یعنی تصدیق کیا جاتا ہے۔ کہ نقل مطابق اصل ہے۔ درج کریگا۔ اور تحریر مذکوری پر دستخط اور تاریخ ثبت کریگا۔ اور اپنے عہدہ کا نام لکھیگا اور عہدہ دار موصوف نقل پر مہر مناسب ثبت کریگا ٭

اگر نقل میں ایک سے زیادہ تختہ کاغذ ہوں۔ تو عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ ہر تختہ پر لفظ تصدیق کیا گیا لکھیگا۔ اور اسکے نیچے اپنا مختصر نام اور تاریخ درج کریگا ٭

(۳) عہدہ دار تصدیق کنندہ نقول کسی نقل کو دے جانے سے پیشتر اوپر تاریخ دیجانے نقل کی تحریر کریگا۔ اور اگر وہ نقل اسٹامپ پر ہو۔ تو مہر اسٹامپ کو اسطرح پر روی کردیگا۔ کہ ایک حصہ مہر کا اسطرح کاٹ دیگا۔ کہ نہ تو شکل کا سر کٹے اور نہ وہ حصہ مہر کا کٹے جسپر اسکی قیمت درج ہو ٭

نوزدہم۔ جب کسی نقل کی بابت یہ معلوم ہو۔ کہ وہ بوجوہات ذیل دیکھانے کے لائق نہیں ہے۔ یعنے :

(الف) صاف طور پر ناقابل پڑھے جانیکی یا خوشخط نہیں لکھی گئی ہے۔ یا :

(ب) نمونہ معینہ کے مطابق نہیں ہے۔ یا قسم معینہ کے کاغذ پر تحریر نہیں ہوئی ہے۔ یا :

(ج) اسقدر غلط ہے۔ کہ مقابلہ کرنے سے وہ دیکھا جانیکے قابل نہیں رہی ہے۔ یا :

(د) مطابق قواعد ہذا نہیں ہے۔ یا :

(ہ) کسی اور طور پر غیر مکمل یا ناقص یا قابل اعتراض ہے :

تو عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ فوراً نقل کے دار پار الفاظ مسترد کیگئی لکھدیگا۔ اور جس نقل نویس نے وہ طیار کی ہو۔ اسکو ہدایت کریگا۔ کہ نقل جدید بلا اجرت مزید تیار کرے۔ نقلنویس مذکور حکم بالا کی فوراً تعمیل کریگا :

بستم۔ عہدہ داران مقابلہ و تصدیق کنندہ کو چاہیے۔ کہ جو نقلنویس قواعد ہذا میں سے کسی قاعدہ کی خلاف ورزی کرے۔ تو اوسکے نقل کی اطلاع دفتر کے عہدہ دار اعلےٰ کو دیں :

بست و یکم۔ عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ کو حق الخدمت کے طور پر ۱/۱۰ حصہ کل اجرت نقل کا ملیگا۔ جو بابت نقل مصدقہ خواستگار نقل سے لیجاوے مگر شرط یہ ہے کہ اگر حاکم اجلاس کنندہ کوئی وجہ کافی دیکھے۔ تو کل یا جزو اوس حق الخدمت کا جو بروی قاعدہ ہذا عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ کو دلایا جاسکتا ہے کسی خاص نقل کی بابت یا کل نقول کی بابت کسی میعاد مصرحہ کیلیے ضبط کرسکتا ہے :

(ط)

بیست و دوئم - یہہ کل رقوم جو تنخواہ نقلنویسان یا حق الخدمت عہدہ داران مقابلہ و تصدیق کنندہ سے وضع کیجاوین - یا اُنکو نہ دلائی جاوین - خزانہ مین بنام سرکار جمع کیجاویگی :-

حوالگی نقول

(ی)

بیست و سوئم - (۱) - جب کوئی نقل حسب ضابطہ طیار کیگئی ہو - اور مقابلہ و تصدیق کیگئی ہو - اور سب طرح پر مکمل و حوالگی کیواسطے تیار ہو - تو نقلنویس نقل کو اوس عہدہ دار کے سامنے پیش کریگا - جسکے سپرد درخواستہا لینے کا کام ہو - عہدہ دار مذکور سایل کو آواز دلوایگا - اور اگر کوئی اشٹام نقل مذکور کی بابت قابل وصول ہو - اور بہم نہ پہونچایئے جاچکا ہو - تو اوس سے اُسنے طلب کریگا - اور نقل کیساتھ شامل کرادیگا - اور حسب ضابطہ بطریق معینہ ضمن (۳) قاعدہ ہشتدہم[18] ردی کرادیگا - پھر نقل سایل کے حوالہ کیجاویگی - اور اگر بمقابلہ اُجرت داخلشدہ پیشگی کے سایل کا کچھ فاضلہ برآمد ہوتا ہو - تو اوسکو اپنے سامنے واپس دلایگا :

(۲) اگر سایل مرتبہ اول پکارے جانیکے وقت واسطے لینے نقل کے حاضر نہ ہو - تو نام اُسکا تین روز متواتر پکارا جانا چاہیئے - اور اگر اس عرصہ مین وہ حاضر نہ آویگا - تو درخواست داخل دفتر کردینی چاہیئے - اور پھر وہ نقل اسکو اسوقت تک نہ دی

جانی چاہیئے۔ جب تک وہ درخواست جدید کورٹ فیس معینہ پر کرے ؛

بیست و چہارم۔ اگر تاریخ درخواست سے نقل کے تیار کرنے مین تین روز سے زیادہ توقف ہو۔ تو باعث توقف ہمیشہ نقل پر لکھا جانا چاہیئے۔ اور اسکے تصدیق عہدہ دار مقابلہ و تصدیق کنندہ کو کرنی چاہیئے ؛

نگرانی

بست و پنجم (۱) افسر اجلاس کنندہ کو لازم ہے۔ کہ سررشتہ نقلنویسی کی نگرانی کا انتظام بطریق ذیل کرین۔ افسران ضلع اس امر کا اہتمام خود کرین اور صاحبان چیف جج کسی سب جج کو برائے اہتمام مامور کر سکتے ہین ؛

(۲) افسر مہتمم کو لازم ہے۔ کہ ؛

(**الف**) رجسٹر ہائی درخواستہاے نقول کا اکثر معائنہ کیا کرے ؛

(**ب**) یہہ دیکھا کرے۔ کہ تاریخ درخواست سے تین یوم کے اندر نقول بہم پہونچائی جاتی ہین بجز اسکے کہ اسنے کسی خاص صورت مین کسی کافی وجہ سے وقت مزید دیا ہو ؛

(**ج**) یہ دیکھا کرے۔ کہ اشتامپ نقول کا صحیح طور پر لیا گیا ہے۔ اور ان جسٹر نامے مین درج کیا گیا ہے۔ جو اُسکے اندراج کیواسطے معین ہین ؛

(**د**) یہہ نگرانی رکھا کرے۔ کہ نقلنویسان و عہدہ داران مقابلہ و تصدیق کنندہ اپنے فرایض کو انجام دیتے ہین۔ اور اگر اس سررشتہ کا کوئی اہلکار اپنے کام مین

غفلت کرے۔ تو اُسکا نوٹس لیے ؛

(5) ایسی تدابیر کو عمل مین لاوے۔ کہ قواعد ہذا کی متعدی اور احتیاط کیساتھ تعمیل ہوا کرے ؛

(ل) انتقول مثلہ موجود عدالت ہائیکورٹ:

بیست و ششم۔ جب کوئی درخواست بابر نقل مثل کے ایسے مقدمہ مین کیجاوے۔ جنکی امثلہ ہائیکورٹ مین موجود ہون۔ تو درخواست مذکور کو انفصال کیواسطے ہائیکورٹ مین بھیجدینا چاہیئے۔ اگر درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی قیدی مقید جیلخانہ کیطرف سے کیگئی ہو۔ ور معہ وجوہات اپیل یا نگرانی پیش کیگئی ہو۔ تو سوال اپیل یا درخواست نگرانی کو بھی اوسکے ساتھ بھیجدینا چاہیئے

دستخط انگریزی

رائیصاحب بھگت نرائیداس۔ ایم۔ اے

جوڈیشل ممبر

نمونہ (الف) قاعدہ پنجم

١	نمبر شمار
٢	نام سائل
٣	نام افسر صادر کنندہ حکم جسکی نقل کیواسطے درخواست دیگئی
٤	نمبر مقدمہ و اسم ہائے فریقین
٥	نوعیت مقدمہ
٦	تاریخ فیصلہ و تاریخ ترجمہ فیصلہ
٧	تاریخ گذرنے درخواست نقل کے
٨	تاریخ واپسی درخواست بغرض ادخال واجرت نقل و فیس محافظ خانہ
٩	تاریخ ادخال اجرت نقل و فیس محافظ خانہ
١٠	تعداد الفاظ نقلشدہ
١١	رقم اجرت نقل معہ تشریح زر پیشگی و زر واپسی رقم اجرت کے نیچے دستخط ناظر ہونے چاہئیں
١٢	رقم فیس محافظ خانہ
١٣	نام نقلنویس
١٤	تاریخ جسپر نقلنویس نے نقل تکمیل کی
١٥	تاریخ جسپر نقل کا مقابلہ کیا گیا اور اسکی تصدیق کیگئی
١٦	تاریخ جسپر نقل سائل کو دی گئی
١٧	کیفیت بیان دستخط گیرندہ نقل ہونے چاہئیں

نمونہ (ب) قاعدہ ہشتم

رجسٹر نقلنویسان عدالت یا دفتر مقام

۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
خانہ ہذا میں کوئی حکم جو نقلنویس پر بحیثیت عہدہ نقل نویسی مؤثر ہو معہ تاریخ حکم درج ہو۔ مثلاً حکم تقرر یا دیگر تبادلہ تبدیلی و وفات و استعفا و برطرفی وغیرہ تحریر کیا جانا چاہیئے۔	نتیجہ امتحان نقلنویسی	کس امتحان میں پاس ہوا	مختلف تعلیمی امتحان اگر کوئی پاس کیا ہو	عمر	سکونت	ولدیت	نام

روبکار از اجلاس خالصاحب

مولوی محمد حسین۔ ایم۔ اے جج ہائیکورٹ

واقعہ ۲۲ فھاگن ۱۹۶۳ء

(نمبر ۶۰)

۱۹۶۳ء

بحکم منظوری سرسرکار والامدار بذریعہ چیف منسٹر صاحب بہادر مورخہ ... رپورٹ لائسنس عرائض نویسان کے متعلق حسب ورود روبکار عدالت العالیہ سرینگر یہ تجویز ہوا ہے کہ علاوہ درخواست کے جو اٹھ آنہ کے کاغذ پر دیجاتی ہے۔ لائسنس ایک روپیہ کے کاغذ پر عرائض نویسان کو دیا جانا چاہیے۔

لھذا

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا عدالتہائے صدرین مرسلہو کر تحریر ہووے۔ کہ مطابق اسکے عمل ہونی چاہیے

تحریر صدر ... | دستخط انگریزی خالصاحب جج ہائیکورٹ

سنہ ۱۹۶۴ء

روبکار از اجلاس خانصاحب مولوی محمد حسین صاحب

ایم-اے- جج ہائیکورٹ

واقعہ ۲۹ ہاڑ سنہ ۱۹۶۴ء

نمبر ۱۲

روبکار صاحب سب جج قلمرو جموں بدین استصواب موصول ہوئی ہے کہ قلمرو کشمیر میں وہ تمام مقدمات فوجداری جنمیں ملزمان بغرض جوابدہی طلب کیے جاتے ہیں - نمبری دکھایا جاتا ہے - جو عام طریق کے مطابق درست ہے - الا قلمرو جموں میں اوسکے برخلاف عمل ہے - کہ مقدمات فوجداری کو نمبری تصور نہیں کیا جاتا جبتک کہ استفسار ملزم قلمبند نہ کیا جاوے - ہر دو قلمرو میں ایک ہی عمل ہونا چاہیے ؛

ہمارے نزدیک جنمقدمات میں ملزمان کو طلب کر لیا جاتا ہے - اور اونکے سامنے استغاثہ کے شہادت ہوکر اونکو رہا کیا جاتا ہے - ایسی مقدمات نمبری شمار ہونی چاہئیں - کیونکہ ایسی صورت میں مقدمہ کے ایک طرح تکمیل ہوجاتی ہے - اگر عدالت ہائے سرینگر میں اسکی مطابق عمل ہو رہا ہے - تو بہت درست ہے عدالت ہائے جموں کو بھی اوسکے مطابق عمل کرنا چاہیے - تاکہ دونوں جگہہ ایکسا ہی عمل ہو جاوے ؛

لحصہ ا

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا عدالت صدر جموں میں مرسل ہو کر تحریر ہووے ۔ کہ مطابق اسکے

عمل ہونا چاہیئے :

تحریر صدر سنہ اللہ

دستخط انگریزی

خدا الف صاحب جج ہائیکورٹ

سرکلر نمبر ۲۹

بنسبت سوالات جو گواہان طبی سے بمقدمات نعش وغیرہ زیر دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری

منظور فرمودہ سرکار والا مورخہ ۹ نومبر ۱۹۰۷ء مرتبہ جج ہائیکورٹ صاحب

سرکلر بنسبت سوالات جو گواہان طبی سے مقدمات نعش زیر دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری میں کئیے جانے چاہئیں یہہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ مقدمات نعش یا دیگر مقدمات زیر دفعہ ۲۰۲ میں شہادت طبی قلمبند کردہ مجسٹریٹان اکثر اوقات تشریح مقدار کم مکتفی ہوتی ہے۔ کہ اس سے بالکل اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ضربات جو مقتول کے لگیں کس قسم کے ہیں ؛

آیا موت بذریعہ ان ضربات کے ہی واقع ہوئی۔ یا موت کا باعث کوئی اور اسباب ہوئے اور علی ہذا القیاس الیا ہی مقدمات زہر خورانی۔ ڈوبنے۔ گلا گھوٹنے بچہ کشی زنا بالجبر وغیرہ میں اسلئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند سوالات جو صاحبان مجسٹریٹ کو اس قسم کے مقدمات میں گواہان طبی سے بوقت اظہار کرنے ضروری ہیں مرتب کردیے جائیں۔ تاکہ اس قسم کے سوالات جیسے کہ ہر مقدمہ کی صورت میں ضروری معلوم ہوں۔ صاحبان مجسٹریٹ گواہان طبی سے دریافت کرکے معاملہ کا انکشاف پورا پورا اور اطمینان کے ساتھ کرلیا کریں

ان سوالات کے مرتب کرنیسے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ کوئی اور سوال جو صاحبان مجسٹریٹ بروقت جرح کسی گواہ طبی سے کسی خاص مقدمہ کی نسبت دریافت کرنا چاہیں نہیں کرسکتے۔ مندرجہ ذیل سوالات حسب الحکم سرکار والامدار مورخہ ۹ نومبر ۱۹۰۷ء نفاذپذیر ہوتے ؛

سوالات مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر (۱)

سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ مشتبہ زہر خورانی بعد امتحان نعش کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) کیا تم نے نعش فلاں شخص ساکن سابق فلاں مقام کا امتحان کیا اور اگر کیا تو کیا دیکھا

(۲) تمھاری دانست میں سبب موت کیا ہے۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

(۳) اُسکے جسم پر تم نے کوئی بیرونی نشانات تشدد دیکھے اگر دیکھے تو انکو بیان کرو۔

(۴) تم نے نعش کے مزید امتحان کرنے پر کوئی علامات غیر معمولی دیکھیں اگر دیکھیں تو انکو بیان کرو

(۵) ان علامات کو تم کس چیز کیطرف منسوب کرتے ہو۔ مرض یا زہر یا کسی اور سبب کیطرف

(۶) اگر زہر کیطرف تو کس قسم کے زہر کیطرف منسوب کرتے ہو۔

(۷) کیا تم نے اپنی رائے اس بات میں قائم کر لی ہے۔ کہ خاص کوئی زہر کھلایا گیا تھا۔

(۸) تم نے نعش میں کوئی علامات مریضانہ سوائے انکے جو فلاں قسم کے زہر خورانیدگی کیصورت میں عموماً ہوتی ہیں۔ دیکھیں۔ اگر دیکھیں تو انکو بیان کرو۔

(۹) تم کو کوئی مرض معلوم ہے۔ کہ جسمیں علامات بعد مرگ ایسی ہوتی ہیں جیسی تم نے اس مقدمہ میں دیکھیں۔

(۱۰) کس بات میں علامات بعد مرگ اُس مرض کی ان علامات سے مختلف ہیں۔ جو تم نے اس مقدمہ میں دیکھیں۔

(۱۱) بوقت حیات اس مرض کی کیا علامات ہوتی ہیں۔

(۱۲) ہر اشیاء زہر خورانیدگی فلاں زہر میں کیا کوئی علامات بعد مرگ عموماً

جو تمکو اسمقدمہ مین نظر آئی ہین ؛

(۱۳) جو علامات تم بیان کرتے ہو۔ کیا وہ معدہ مین بعد وفات خود بخود تبدیلیون کے سبب نہین ہو سکتے تھین ؛

(۱۴) کیا معدہ اور انتڑیون کی حالت سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ قے اور اسہال ہوئی ہے یا نہین۔ ؛

(۱۵) خورانیدگی زہر فلان کی معمولی علامات کیا ہین ؛

(۱۶) مابین کھانے زہر مذکور اور آغاز ظہور علامات کے عموماً کسقدر عرصہ گذرتا ہے ؛

(۱۷) کسقدر عرصہ مین زہر فلان عموماً مہلک ہوتا ہے ؛

(۱۸) تمنے مادہ معدہ اور انتڑیونکا (یا دیگر اشیاء) صاحب ممتحن اشیائے کیمیا کے پاس بھیجا تھا

(۱۹) کیا مادہ معدہ (یا دیگر اشیاء) بعد نکالنے نعش سے تمہارے سامنے سر بمہر بند کیا گیا تھا

(۲۰) بیان کرو۔ کہ کس ظروف مین اسکو سربمہر بند کیا تھا۔ اور مہر پر کیا نقش تھا ؛

(۲۱) تمکو صاحب ممتحن اشیائے کیمیا کا جواب پہنچا۔ اگر پہنچا۔ تو کیا وہی۔ رپورٹ جو پیش ہوئی ہے تمہارے پاس آئی تھی ؛

(۲۲) اگر عورت بالغہ ہو۔ رحم کا کیا حال تھا ؛

(نمبر ۲)

سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ مشتبہ زہر خورانی کئے جا سکتے ہین ؛

(۱) تم شخص فلان ساکن فلان کو جانتے تھے۔ اگر جانتے تھے۔ تو تم نے اسکو بیماری آخر مین اور اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا ؛

(۲) وہ علامات کیا تھین۔ جنمین مبتلا تھا ؛

(۳) کیا اس صدمہ کے پیشتر وہ خوب تندرست تھا:

(۴) کیا علامات مذکور ناگہان ظاہر ہوئین:

(۵) وقت خورد و نوش آخیری اور آغاز علامات کے درمیان کسقدر عرصہ گذرا:

(۶) اگر موت واقع ہوئی ہو۔ آغاز علامات اور موت کے درمیان کسقدر عرصہ گذرا:

(۷) طعام آخیر مین کیا کیا چیزین تھین:

(۸) کسی اور نے بھی اس کھانے مین سے فلان شخص کیساتھ کھایا تھا:

(۹) کیا ان مین سے کسی کی یہی حالت ہوئی:

(۱۰) آگے بھی کبھی شخص فلان کو ہیچون صدمہ ہوا تھا۔ اگر سوال نمبر (۱) کے جواب مین کوئی علامت یا علامات ذیل مین سے بیان کرنی متروک ہوگئی ہون۔ تو اونکے نسبت خاص سوالات حسب ذیل پوچھے جا سکتے ہین:

(۱۱) کیا قے ہوئی تھی:

(۱۲) کیا اسہال ہوا تھا:

(۱۳) کیا پیٹ مین کوئی درد تھا:

(۱۴) کیا فلان شخص بہت پیاسا تھا:

(۱۵) کیا اسکو غش آگیا تھا:

(۱۶) کیا وہ دردسر یا دوران سر کی شکایت کرتا تھا:

(۱۷) کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے اعضا کو استعمال نہین کرسکتا تھا:

(۱۸) کیا وہ خوب سورہا تھا:

(۱۹) کیا وہ بدحواس ہوگیا تھا:

(۲۰) کیا اسکو تشنج ہوا تھا۔

(۲۱) کیا وہ منہہ کے کسی خاص ذایقہ کی شکایت کرتا تھا۔

(۲۲) کیا اُسنے کھانے یا پینے میں کوئی خاص ذایقہ معلوم کیا تھا۔

(۲۳) کیا اوسکو تشنج کے درمیانی اوقات میں ہوش رہتا تھا یہ علامت کچلہ کے متعلق ہے

(۲۴) کیا وہ اپنے منہہ اور حلق میں جلن یا جھنجھناہٹ کی یا اعضا میں سنسناہٹ اور جھنجھناہٹ کی شکایت کرتا تھا یہ علامت بس کے متعلق ہے۔

نمبر (۳)

(سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ مرگ متخیلہ بسبب زخم یا صدمہ میں امتحان نعش، بعد مرگ کے پہنچے پوچھے جا سکتے ہیں)

(۱) تمنے شخص فلان ساکن فلان کی نعش کا امتحان کیا۔ اور اگر امتحان کیا تو کیا دیکھا۔

(۲) تمہارے دانست میں موت کا سبب کیا ہے۔ اپنے وجوہات بیان کرو۔

(۳) تم نے نعش پر کوئی بیرونی علامات تشدد دیکھیں۔ اگر دیکھیں۔ تو انکو بیان کرو۔

(۴) ضربہای مذکور بیشتر موت کے بعد موت کے پہنچائی گئی تھیں اسمیں تمہاری کیا رائے ہے۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

(۵) کیا تم نے نعش کے اندرونی اجزا کا امتحان کیا تھا - اگر کوئی علامت غیر طبعی نظر آتی تھیں - تو ان کو بیان کرو؛

(۶) تم کہتے ہو - کہ تمہاری رائے میں فلان امر باعث موت کا ہوا بیان کرو کہ کسی خاص طریقہ مین وہ مہلک ہوا؛

(۷) کیا تم نے نعش میں کوئی علامت مرض کی دیکھی؛

(۸) اگر تم نے دیکھے - تو کیا تمہاری دانست میں اگر متوفی اس مرض کا مریض نہ ہوتا تو ضرر رسانیدہ پھر بھی مہلک ہوتا؛

(۹) کیا تم باور کرتے ہو - کہ اسکے مرض مذکور مین مبتلا ہونے کے سبب سے صدمہ ضرر سے بحال ہونیکا اتفاق کم ہو گیا تھا؛

(۱۰) کیا ضربہائے مذکور بشکل مجموعہ مہلک ہوتے ہیں - یا اُن میں سے کوئی ایک معمولی طور پر اور نفسہٖ مہلک ہوتا ہے؛

(۱۱) ضرر مذکور دستی زور سے پہنچائی گئی ہیں - یا بذریعہ کسی ہتیار کے؛

(۱۲) کیا تم نے زخم کے اندر کوئی اشیائی غیر دیکھی تھی؛

(۱۳) کس قسم کی ہتیار کے ذریعہ سے زخم پہنچایا گیا تھا؛

(۱۴) کیا ضربہائے مذکور اس ہتیار سے جو اب تمہارے سامنے موجود ہے نمبر فلان مندرجہ چارج شیٹ پولیس پہنچائے جا سکتے تہیں؛

(۱۵) کیا متوفی بعد پہنچے ایسی ضرر کے اسقدر دور چل سکتا تھا - یا بول سکتا تھا وغیرہ وغیرہ

(۱۶) کیا تم نے اندرونی علم کیمیا بالطریق دیگران داغہائے یا ہتیار یا پارچات

وغیرہ کا امتحان کیا تھا۔ جواب تمہاری روبرو موجود ہیں دنمبر فلان مندرج چارج شیٹ پولیس ؛

(۱۷) کیا تم یاد کرتے ہو۔ کہ داغہائے مذکور خون کے داغ ہیں ؛

(۱۸) تمہارے دانست میں ضرر پہنچے اور وقوع موت میں کسقدر عرصہ گذرا

(۱۹) زخم کس سمت میں تھا۔ اور کیا تم قیاس کر سکتے ہو۔ کہ بلحاظ شخص ضرر رسائیدہ کے شخص ضرر رسان کیطرح استقامت کیا تھی ؛

(۲۰) کیا یہہ ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص اس قسم کا زخم خود بخود اپنے جسم پر لگا لیوے۔ اپنے دلایل بیان کرو ؛

(۲۱) زخم گولی بندوق کیصورت میں ٹھیک ٹھیک سمت زخم کے بیان کرو ؛

(۲۲) کیا زخم کے شکل سے یہہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ بندوق نزدیک بدن کے چلائی گئی تھی یا کہ اوس سے کچھہ فاصلے پر ؛

(۲۳) نشتے کوئی زینہ یا گولی یا کسن یا کوئی اور شے زخم میں دیکھیے یا ذہن نیچے یا نکال گئی تھی ؛

(۲۴) کیا یہہ ممکن القیاس ہے۔ کہ تم نے سوراخ دخول کو سوراخ اخراج سمجھا ہو

(نمبر ۴)

(سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ متخیلہ بیحکشی میں امتحان نعش بعد مرگ کے بابت پوچھے جا سکتے ہیں ؛

(۱) تمنے نعش فلان لڑکی یا لڑکا کو جو صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے یا فلان جج نے تمہارے پاس تاریخ بھیجی تھی - امتحان کیا تھا - اگر کیا تھا - تو کیا دیکھا؟

(۲) کیا تم کہہ سکتے ہو - کہ بچہ کی پوری پوری پیدائش بحالت زندگی ہوئی تھی یا وہ مردہ پیدا ہوا تھا - اپنی رائے کے وجوہات بیان کرو؟

(۳) تمہاری دانست مین موت کا کیا باعث ہوا - اپنی وجوہات بیان کرو؟

(۴) تمہاری رائے مین بچہ کی رحمی عمر کسقدر تھی - اپنی وجوہات بیان کرو؟

(۵) تمہاری یقین مین بچہ کی عمر بیرون از رحم کتنی تھی اپنی وجوہات بیان کرو

(۶) تم نے بیرونی کوئی نشانات تشدد یا دیگر غیر معمولی علامات دیکھین - اگر دیکھین - تو انکو ٹھیک ٹھیک بیان کرو؟

(۷) تم نے عند الامتحان اجزای اندرونی نعش کوئی علامات مرضیانہ یا غیر معمولی دیکھین - اگر دیکھین - تو انکو ٹھیک ٹھیک بیان کرو؟

(۹) تمہاری یقین مین ضربات جو تم نے دیکھین قبل موت کے پہنچائے گئے تھے یا بعد موت کے - اپنی وجوہات بیان کرو؟

(۹) کیا تم کہہ سکتے ہو - کہ ضربات مذکور کسطرح پہنچائی گئی تھین - اپنی وجوہات بیان کرو

(۱۰) تمہاری دانست مین ضربات مذکور اتفاقیہ تھین یا نہین - اپنی وجوہات بیان کرو

(۱۱) بچہ نے دم کلاً یا جزواً لیا تھا - یا بالکل نہین لیا؟

(۱۲) تم نے فلان عورت والدہ بچہ کی جسم کا امتحان کیا - اگر کیا - تو کیا تمکو یقین ہے کہ اسنے حال مین بچہ جنا تھا - تم تخمیناً اسکے بچہ جننے کی تاریخ کہہ سکتے ہو - اپنی وجوہات بیان کرو

(نمبر ۵)

(سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ مخیلہ موت بذریعہ پھانسی یا گلا گھوٹنے مین پوچھے جا سکتے ہین:

(۱) تمنے شخص فلان سابق ساکن فلان کی نعش کو امتحان کیا۔ اگر کیا۔ تو تم نے کیا دیکھا

(۲) تمہاری دانست مین موت کا سبب کیا تھا۔ اپنی رای کے وجوہات بیان کرو:

(۳) تم نے نعش پر کوئی بیرونی نشانات تشدد کے دیکھے:

(۴) عند الامتحان اجزاے اندرون نعش کے تمکو کوئی علامات غیر طبعی نظر آئین:

(۵) جب تم نے نعش کو دیکھا۔ تو کوئی رسا یا اور چیز اس قسم کے گلے کی گرد تھی

(۶) کیا تم کہہ سکتے ہو۔ کہ نشان یا نشانات جو تمنے دیکھے قبل موت کے لگے تھے۔ یا بعد موت کے:

(۷) تمہاری دانست مین کس قسم کی اشیاء سے متوفی پھانسی دیا گیا تھا۔ (یا اسکا گلا گھوٹا گیا تھا)

(۸) کیا نشان جو تم نے دیکھا رسے یا کسی اور شے سے (نمبر فلان مندرجہ چارج شیٹ پولیس) جواب تمہاری روبرو ہے۔ لگ سکتا تھا:

(۹) کیا تمہاری دانست مین یہ رسا بدن کی وزن کی برداشت کر سکتا تھا:

(۱۰) گلا گھوٹنے کیصورت مین جو ضربات تم بیان کرتے ہو۔ کیا اونکے پیدا کرنے مین بہت تشدد چاہیے:

نمبر ۱۶

سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ متخیلہ موت بذریعہ ڈوبنے میں امتحان نعش بعد مرگ کے پہنچے پوچھے جاسکتے ہیں:

(۱) تمنے شخص فلان سابق ساکن فلان کے نعش کا امتحان کیا۔ اگر کیا۔ تو کیا دیکھا؟

(۲) تمہارے دانست میں موت کا سبب کیا ہے۔ اپنی وجوہات کو بیان کرو؟

(۳) کیا نعش پر کوئی بیرونی نشانات تشدد کی تھی۔ اگر تھی۔ تو اونکو بیان کرو؟

(۴) عندالامتحان مزید نعش اگر کوئی علامات غیر طبی تمنے دیکھے ہوں۔ تو ونکو بیان کرو

(۵) کیا تم نے کوئی اشیاء غیر مثلاً گھاس تنکے وغیرہ متوفی کے بالوں میں یا ہاتھوں میں یا ہوا کی نالیوں میں یا کسی اور عضو میں لگی ہوئی دیکھی تھی؟

(۶) کیا معدے میں کچھ پانی تھا؟

(نمبر ۷)

سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ زنا بالجبر میں پوچھے جاسکتے ہیں؟

(۱) تم نے مسمات فلان کی جسم کا امتحان کیا۔ اگر کیا۔ تو وقوع زنا بالجبر منہ کے کتنے روز بعد کیا۔ اور تم نے کیا دیکھا؟

(۲) تمنے فرج یا اسکے اجزاے متصلہ تردیک کوئی نشانات تشدد کے دیکھے؟

(۳) کیا حضرمائے مذکور اس قسم کے تھی جو ازتکاب زناء بالجبر سے ہو سکتے تھے

(۴) کیا پردہ بکارت پھٹا ہوا تھا؟

(نوٹ) اس سوال کو صرف ایسے صورت مین پوچھنا چاہیے جسمین لڑکی خورد سال سے زناء بالجبر کیا گیا ہو؟

(۵) سوائے انکے تم نے اورکوئی نشانات تشدد عورت کے جسم پر دیکھے؟

(۶) کیا وہ عورت سن بلوغ کو پہنچ گئی تھی؟

(۷) کیا تم اسکی عمر تخمیناً کہہ سکتے ہو؟

(۸) عورت مذکور کو تمنے مضبوط اور تندرست دیکھا یا ایسی کمزور تھی۔ کہ وہ اقدام زناء بالجبر کو نہین روک سکتی تھی؟

(۹) کیا تم نے ملزم کی جسم کا امتحان کیا؟

(۱۰) کیا تم نے ملزم کے جسم پر کوئی نشانات تشدد کی دیکھی؟

(۱۱) کیا اوسکو کوئی مرض متعلق بجماع یعنے آتشک وغیرہ تھی؟

(۱۲) کیا تم کو معلوم ہوا کہ عورت مذکور کو بھی اس قسم کا مرض تھا اور کوئی مرض متعلق بجماع یعنے آتشک وغیرہ تھی۔

(۱۳) جب تم نے عورت کے جسم کا امتحان کیا تو بصورت اسکے موثر ہونے مرض متعلق بجماع سے کیا مرض مذکور کے موجود ہونیکے واسطے عرصہ کافی گذر گیا تھا؟

(۱۴) کیا تم تخمیناً کہہ سکتے ہو۔ کہ ملزم کتنی مدت سے مرض مذکور میں مبتلی تھا

(۱۵) کیا تم تخمیناً کہہ سکتے ہو۔ کہ عورت کتنی مدت سے مرض مذکور مین مبتلا تھی ؛

(۱۶) تم نے اشیائی آلودہ بہ خون موجودہ عدالت (نمبر فلان مندرجہ چارج شیٹ پولیس) کو ملاحظہ کیا۔ جو تمہارے پاس بھیجی گئی تھین ؛

(۱۷) تمہاری امتحان کا نتیجہ کیا ہے ؛

(۱۸) کیا تم باور کرتے ہو۔ کہ ارتکاب زنا، بالجبر کا ہوا یا نہین۔ اپنی وجوہات بیان کرو

(نمبر ۸)

(سوالات جو گواہ طبی سے مقدمات اشخاص فاتر العقلی مشتبہ مین پوچھے جا سکتے ہین)

(۱) کیا تم نے شخص فلان کا امتحان کیا ؛

(۲) کیا تم نے اُسکا امتحان مختلف اوقات کیا۔ تاکہ اس امر کا امکان نہ رہا ہو۔ کہ شاید تم نے شخص مذکور کا امتحان جنون کی ہوشیاری کے اوقات مین کیا ہو ؛

(۳) کیا تمہاری دانست مین وہ اپنا اور اپنے معاملات ذاتی کا انتظام کرنیکے لائق ہے ؛

(۴) کیا تم اسکو فاتر العقل سمجھتے ہو۔ یعنے اُسکے قوائے عقلیہ مین فتور ہے ؛

(۵) اگر سمجھتے ہو۔ فتور عقلیہ تمہاری دانست مین کلّا ہے۔ یا جزاً ؛

(۶) کیا تمہاری دانست مین وہ سمجھتا ہے۔ کہ از روی حلف کیا پابندی عاید ہوتی ہے

(۷) تمہاری دانست مین وہ اپنی حالت موجودہ مین قابل ہے۔ کہ عدالت قانونی مین گواہی دیوے ؛

(۸) تمہاری دانست مین قابل ہے۔ کہ اُس جرم کی جوابدہی کرے۔ جسکا ارتکاب اُسپر الزام لگایا گیا ہے

(۹) کیا تم کو اس امر کی علوم کرنیکا اتفاق ہوا ہے - کہ ملزم کو اسکے پیشتر قبل از تحقیقات ہذا اور اس وقوعہ کے جو تحقیقات ہذا کا باعث ہوا کیا سمجھتے تھے - (آیا پاگل یا حد سے زیادہ بے عقل یا اور طرح پر)؟

(۱۰) جسے الوسیع تمہارے دریافت کے اس کے مزاج سابق کی صفات عام کیا تہین

(۱۱) کیا وہ ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ کبھی سابق مین بہی اسکو فاتر العقلی ہوئی ہو؟

(۱۲) کیا اسکو توہمات و مغالطہ فاتر العقلی کے تو نہین ہوتے؟

(۱۳) اگر ہوتے ہین - تو انکے صفات عامہ کیا ہین - کیا وہ بے نقصان ہین یا خطرناک توہمات مذکور کسطرح ظاہر ہوتے ہین؟

(۱۴) کیا یہہ ممکن ہے - کہ وہم یا توہمات مذکور اس فعل مجرمانہ کا باعث ہوئے ہون - جسکا الزام اسپر لگایا گیا ہے؟

(۱۵) تمکو معلوم ہو سکتا ہے - کہ کس سبب سے اسکی عقل مین فتور ہوا ہے - تمہاری دانست مین یہہ پیدائشی ہے یا اتفاقیہ ہے؟

(۱۶) اگر اتفاقیہ ہے - تو اسکا ناگہانی ظاہر ہونا پایا جاتا ہے - یا بتدریج؟

(۱۷) کیا تم کوئی وجہ باور کرنیکی رکھتے ہو - کہ اسکے فاتر العقلی موروثی ہے؟ اگر رکھتے ہو - تو مہربانی کر کے وجوہات اپنے راے مذکور کے تصریح کرو؟ اور نیز جملہ کوائف متعلقہ بیان کرو یعنے ملزم کے والدین یا کوئی اوسکے رشتہ دار فاتر العقل تھے اور اس مرض کے غلبہ کا سبب مستقل کیا تھا - اور جب اسکا غلبہ شروع ہوا تھا ملزم کی کیا عمر تھی - اور غلبہ مذکور کے کیا صورت اور علامت تھی؟

(١٨) اگر یا تم کوئی وجہہ اشتباہ کرنیکی رکھتے ہو۔ کہ ملزم کسی حد تک فاتر العقل کا بہانہ
کرتا ہے۔ اگر رکھتے ہو۔ تو اس یقین کے وجوہات کیا ہیں ؛

(١٩) کیا تمہاری دانست مین ممکن ہے۔ کہ اوسکی فاتر العقلی اسکی جرم کی بعد
وقت ارتکاب کے بعد مین ہوئی۔ یا اوسکے وجہ سے ہوئی ؛

(٢٠) کیا تم کوئی وجہہ خیال کرنیکی رکھتے ہو۔ کہ ملزم نے جرم مذکا ارتکاب
جنونکے ہوشیاری کے وقت کیا ہو۔ جس اثنا مین وہ اپنے فعل کا ذمہ دار
گردانا جا سکے۔ اگر یہ صورت ہے۔ تو تمہارے دانست مین جنون کی ہوشیاری
کا وقت کتنی دیر تک رہا۔ یا خلاف اسکے تم کو یقین ہے۔ کہ اسکے حالت ایسی
ہی ہے۔ کہ وہ بالکل ذمہ داری قانون سے بری کیا جائیے ؛

(٢١) اب ملزم کوئی نشان جنون قتل انسان۔ یا جنون خودکشی کا
ظاہر کرتا ہے۔ یا اس نے کبھی تمہارے علم مین ایسا کیا ہے ؛

(٢٢) کیا تمہاری دانست مین بلحاظ اسکے حالت موجودہ کے قطعی طور پر ضرور ہے
کہ وہ پاگل خانہ مین قید کیا جائیے۔ یا نہ ؛

(٢٣) کیا تمہاری دانست مین معقول دوائی نگرانی بیرون از پاگل خانہ
اس امر کے واسطے کافی ہے۔ کہ وہ اپنی جان کو یا اوروں کے جان یا مال کو
خطرے مین نہ ڈال سکے ؛

(نمبر ۹)

(سوالات جو گواہ طبی سے بمقدمہ مبنیہ اسقاط حمل میں پوچھے جا سکتے ہیں

(دفعات ۳۱۲ تا ۳۱۶ مجموعہ تعزیرات ہند)

(۱) کیا تم نے سمات فلان کے جسم کا امتحان کیا۔ اگر کیا۔ تو کب کیا۔ اور کیا دیکھا

(۲) تمہاری دانست میں اسقاط حمل ہوا یا نہیں۔ اپنی وجوہات بیان کرو؛

(۳) تمہاری دانست میں اسقاط حمل کس طرح سے ہوا۔ آیا بسبب صدمہ اندرونی فرج کی یا صدمہ بیرونی کے یا بسبب استعمال ادویات تیز کے۔ اپنی وجوہات بیان کرو؛

(۴) یہہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فلان دوا سے استعمال ہوئی ہے۔ علامات اور تاثیرات کو جو دوائی مذکور کے استعمال اندرون سے پیدا ہوتے ہیں۔ بیان کرو۔ تمہاری دانست میں اُس سے اسقاط حمل ہو سکتا ہے؛

(۵) کیا تم بیان کر سکتے ہو۔ کہ جب اسقاط حمل ہوا۔ تو بچہ میں جان پڑی ہوئی تھی۔ اپنی وجوہات بیان کرو

(۶) تم نے بچہ کو دیکھا۔ اگر دیکھا۔ تو تمہاری دانست میں عورت کتنی مدت سے حاملہ تھی؛

(نمبر ۱۰)

(سوالات جو گواہ طبی سے بمقدمہ ضرر شدید پوچھے جا سکتے ہیں)

(۱) تم نے فلانے شخص کا امتحان کیا۔ اگر کیا تو کیا دیکھا؛

(۲) نشانات تشدد جو تم کو نظر آئے باحتیاط بیان کرو:

(۳) تمہاری دانست مین ضرر ہائے کسطریق سے پہنچائے گئیں۔ اگر کسی ہتیار سے تو کس قسم کا ہتیار استعمال کیا گیا:

(۴) تمہارے دانست مین ضرر ہائے مذکور اس ہتیار سے (نمبر فلان مندرجہ شیٹ پولیس) جو اب تمکو دکھلایا جاتا ہے۔ پہنچائے جا سکتے ہیں:

(۵) زخم کی سمت کیا تھی۔ اور اس امر مین رائے دیسکتے ہو کہ بلحاظ شخص ضرر رسیدہ کے طرح استقامت شخص ضرر رسان کیا تھی:

(۶) کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایسا زخم کوئی شخص خود بخود اپنے آپکو پہنچا دے۔ اپنی دجوہات بیان کرو:

(۷) کیا تمہاری دانست مین ضرر ہائے رسانیدہ سے منجملہ اقسام ضرر شدید جنکی تعریف دفعہ ۳۲۰ رنبیر ڈنڈ بدہی مین لکھی ہے۔ کوئی قسم قایم ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہے۔ تو کونسی قسم۔ اپنی دجوہات بیان کرو:

(نوٹ) جب صاحب مجسٹریٹ یہ سوال کرے۔ تو گواہ کو رنبیر ڈنڈ بدہی دکھلا دیوے۔ یا صاحب موصوف اس سوال کی طرز ایسی بدل دے۔ کہ بلا دکھلانے مجموعہ مذکور کے کیفیت مطلوبہ منکشف ہوجاوے:

(۸) کیا تمہاری دانست مین شخص ضرر رسیدہ کو اب کوئی خطرہ نہین ہے:

(۹) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ضرر ہائے مذکور فلان شئے سے پہنچائے گئے ہین۔ کیا وہ بطریق بیان پہنچائی جا سکتی ہین یا نہین:

(۱۰) کیا تمنے ازروی علم کیمیا یا اور کسی طرح پر داغہای ہتیار۔ یا پارچہ وغیرہ (نمبر فلان مندرجہ چارج شیٹ پولیس) کا جواب تمہاری روبرو موجود ہین۔ امتحان کیا:

(۱۱) کیا تمہاری دانست مین داغہای مذکور خون کے ہین:

(نوٹ) اگر ضربہای مذکور بندوق کی گولی کے زخم ہون تو سوالات ۲۱ تا ۲۴ تحت نمبر ۳ (موت بسبب زخم) گواہ سے پوچھی جاوین:

(نمبر ۱۱)

(امور تحقیقات طلب متعلقہ وفات بباعث پھٹ جانے تلی کے)

جب تلی مین مرض ہوتا ہے۔ تو وہ عموماً کسی صدمہ سے جو اسپر تاثیر کرے۔ پھٹ جاتی ہے۔ اگر صدمہ بہت زیادہ ہو۔ تو اسکا پھٹ جانا حالت کمال صحت مین بھی ممکن ہے۔ اگر تلی بہت ہی مریض حالت مین ہو۔ تو اوسکا پھٹ جانا بلا صدمہ کے بھی وقوع مین آسکتا ہے۔ یا جبکہ محنت جسمانی کیجاے۔ یا پیچش ہو۔ یا کھانسی یا قے کیجاے۔ اور یہہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ اوسکی شکستگی بنجار نوبتی مین خود بخود ہی واقع ہوتی ہے۔ مگر ایسے حالات بہت شاذ ہوتے ہین۔ پس یہ بہت اہم امر ہے۔ کہ جملہ صورت ہاے ہلاکت مین جو اوس عضو کی شکستگی کے باعث واقع ہون۔ یہ دریافت کیا جاوے۔ کہ تلی کی کیا حالت تھی:

جب صدمہ سے تلی پھٹ جاتی ہے۔ تو نشانات اس صدمہ کی بعض دفعہ جسم پر نظر آتے ہین۔ لیکن جملہ حالات مین نہین۔ کیونکہ شکستگی تلی اکثر ہلاکت کو اتنی جلدی

پیدا کرتی ہے۔ کہ کچھ خون نکل نہیں سکتا۔ اور نیز کبھی کبھی ایسی ہی صورت
پائی جاتی ہے۔ کہ صدمہ سے صرف تلی کو ہی اثر ہوا۔ اور دیگر اجزای جسم کو
ضرر نہیں پہنچا ؀

پس یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ تلی صدمہ سے پھٹ جاوے۔ تاہم کوئی نشان
صدمہ کا پوست یا دیگر اجزاے جسم پر معلوم نہ ہو ؀

جو تلی کی حالت پھٹنے سے پہلے تھی۔ وہ موت کے بعد عموماً اسکی مقدار اور
ساخت سے معلوم ہو سکتی ہے۔ صحیح سالم تلی پانچ یا ساڑھے پانچ انچ لمبی
اور تین یا چار انچ عرض اور ایک سے ۱½ انچ تک موٹی ہوتی ہے۔ اور وزن
میں قریب چھ اونس ہوتی ہے۔ یعنے چار اونس سے اٹھ اونس تک
ہوتی ہے۔ جب تلی ایسی مریض ہو۔ کہ غالباً ذرا سے صدمہ کے باعث پھٹ
جاوے۔ تو اوسکا وزن اکثر دس سے تیس اونس تک ہوگا۔ اور طولت اسکی
۷ سے ۱۲ انچ تک ہوگی۔ صحیح سالم تلی پسلیوں سے باہر نہیں بڑھی۔ مگر مریض
تلی آگے بڑھ جاتی ہے۔ اور اکثر بہت آگے بڑھ جاتی ہے ؀

جب تلی تندرست ہوتی ہے۔ تو اسکی ساخت بدرجہ اوسط سخت ہوتی ہے
اس طرح پر کہ وہ بآسانی کاٹی جا سکے۔ اور جب کاٹی جاوے۔ تو کنارہ تیز اور سطح صاف
رہ جاتی ہے۔ مگر جب کچھ مرض ہوتا ہے۔ تو تلی بالکل نرم اور ملائم ہو جاتی ہے

بلکہ ایسی گلی ہوئی ہوتی ہے کہ بوقت چیرے جانے اسکے غلاف کے شے رقیق کی مانند ٹپک پڑتی ہے - مگر یہ حالت اس صورت میں بھی ہو سکتی ہے جبکہ نعش موت کے بعد دیر تک رکھے جانے سے سڑ جاوے - یا جبکہ موسم نہایت گرم ہو - اسواسطے ان حالات کو بھی تحقیق کر لینا چاہیے ::

مرض سے تلی کا بڑھ جانا اور ملائم ہونا عموماً ناقبل بخار نوبتی یا تپ لرزہ کا نتیجہ ہوتا ہے - یہ نتیجہ دیگر امراض سے بھی ہو جاتا ہے - خصوص تپ محرقہ یا سکروی کی بیماری میں یا مرض پرپورا میں (یعنی وہ مرض جس سے بدن پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتی ہیں - اور مریض کمزور اور پست ہمت ہو جاتا ہے)؛

وہ حصہ تلی کا جو عموماً شکست ہو جاتا ہے - محرابدار یا اندرونی سطح ہوا کرتا ہے - شکست کی وسعت بہت مختلف ہوتی ہے - مگر جسقدر شکستگی بڑی اور عمیق ہو - اسیقدر جلدی عموماً ہلاکت وقوع میں اتی ہے - جب شکستگی خفیف ہو - تو ممکن ہے - کہ آدمی کئی روز زندہ رہے - بلکہ بالکل بحال بھی ہو سکتا ہے ::

جب شکستگی بڑی ہو - تو عموماً آدمی اسی جگہ سے کہ جہاں شکستگی واقع ہوئی ہے ہل نہیں سکتا ::

آخر کار یہ ذکر کیا جاتا ہے - کہ بعض صورتوں میں تلی پر پردہ کی ایک تہ بافت

...وزش قبل چڑھ جاتی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ امر شکستگی کو محدود کرنے یا خون کے زیادہ بہنے کو روکنے سے ہلاکت میں توقف کا باعث ہو بلکہ بالکل روک بھی دیوے پس صورتہائے ہلاکت بباعث شکستگی تلی میں جن سوالات کا پوچھنا ضروریات سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

اول۔ نعش پر کیا کیا علامات صدمہ بیرونی معلوم ہوتی تھیں:

دوم۔ بعد موت کے تلی کا مقدار اور وزن کیا تھا:

سوم۔ پسلیوں سے آگے تلی کتنی دور بڑھی ہوئی تھی:

چہارم۔ تلی کی ساخت کیسی تھی۔ سخت یا مضبوط یا نرم یا ملایم یا گلی ہوئی:

پنجم۔ موت کے کتنی مدت بعد نعش کا امتحان کیا گیا تھا۔ اور ہوا کی کیفیت بلحاظ سردی و گرمی کیا تھی:

ششم۔ کیا نعش بہت سڑی ہوئی تھی:

ہفتم۔ تلی جس جگہ پھٹی ہوئی تھی۔ اسکا موقع کیا تھا:

ہشتم۔ شکستگی کی طوالت اور عمیق کیا تھی:

نہم۔ تمہاری رائے میں شکستگی صدمہ بیرونی سے ہوئی یا نہیں اپنی رای کی وجوہات بیان کرو:

دہم۔ تلی پر کوئی شی چسپاں بھی تھی۔ اگر تھی۔ تو وہ شکستگی سے پیشتر تھی یا نہیں

اعلان نمبر ۴۲

روبکار استصوابی صاحب چیف جج کشمیر مورخہ ۱۶ ۱ اسوج ۱۹۶۲ء نمبری ۶۶۲۰/۱ کے سلسلہ میں ۱۱ پھاگن ۱۹۶۲ء کو پیشگاہ حضور سرکار والا سے حکم ہو گیا ہے۔ کہ بہ ترمیم رزولیوشن نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۲ء بجائے وزیران وزارت کے قلمرو مذکور میں تحصیلداران مقدمات جرائم متعلقہ جنگلات کو حسب قاعدہ سماعت کیا کریں۔ جسکے مطابق رزولیوشن نمبر ۴۲ مندرجہ صدر ترمیم کیا گیا ہے لھذا بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ قلمرو کشمیر میں بجائے وزیران وزارت کے تحصیلداران مقدمات جرائم متعلقہ جنگلات کو سماعت کر سکتے ہیں۔

تحریر ۱۸ چیت ۱۹۶۲ء

از محکمہ جج ہائیکورٹ

اعلان نمبر (۱)

بمنشاء حکم سرکار والا مورخہ ۹ چیت ۱۹۶۲ء اوتگار سنگھ ولد میر سنگھ ساکن کھادنیار تحصیل سمبر کا نام اُن اشخاص میں درج کیا جاتا ہے۔ جو حاضری عدالت دیوانی سے مستثنی ہیں۔ لھذا اعلان ہذا بغرض آگاہی ہر خاص و عام گزٹ میں شایع کیا جاتا ہے۔

تحریر ۲۵ بیساکھ ۱۹۶۲ء

دستخط انگریزی
خالصاحب جج ہائیکورٹ

روبکار از اجلاس خانصاحب مولوی محمد حسین صاحب

ایم - اے جج ہائیکورٹ واقعہ ۱۹ بیساکھ

۱۹۶۴ سمہ

نمبر ۳

ایک دو مقدمات کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے - کہ جہاں صاحب چیف جج جموں کے سامنے فریقین مقدمہ ایک دوسرے کی حلف پر حصر کرتے ہیں - وہاں انکے بیانات لیکر انکو حلف کا پابند نہیں کیا جاتا ہے - صرف فیصلہ میں اوسکا ذکر ہوکر اوسکے مطابق تجویز کیجاتی ہے :

اگرچہ قانون میں کوئی ایسا حکم نہیں - کہ ایسی قرارداد کیواسطے ضرور کوئی درخواست لینی چاہیئے - یا فریقین کے بیانات تحریر کئے جاویں ورنہ اسکا کچھ اثر نہیں ہوگا - الا اگر فریقین کی کوئی درخواست یا بیانات نہ لئے جاویں - تو فریق ناکامیاب کو انکار کرنیکا موقعہ مل جاتا ہے - جیساکہ دو مقدمات میں ہمارے پاس ہوا ہے - اور اگرچہ ہم نے بمقابلہ اندراج فیصلہ صاحب چیف جج اونکے انکار کا کچھ لحاظ نہیں کیا - الا برای آیندہ اسبارہ میں ہدایت ہونی ضرور معلوم ہوتی ہے ؛

نحست ہذا

حکم ہوا کہ

بذریعہ روبکار عدالت صدر جمون مین ارقام کیا جاوے - کہ جہان ایک فریق دوسری فریق کی حلف پر حصر کرے - وہان اُنکے بیانات تحریر ہوکر اون کو حلف کا پابند کر دینا چاہیئے - تاکہ پھر اون کو منکر ہونے کا موقعہ نہ ملے اور جب عدالت ہاے ماتحت مین بھی اسکی مطابق ہدایت کیجاوے - اور ایک کاپی اُسکی عدالت صدر سرینگر مین بھی بھیجی جاوے ؛

تحریر صدر سے الیٰ

دستخط

خالصاحب جج ہائیکورٹ بحروف انگریزی

از محکمہ جج ہائیکورٹ

اعلان نمبر ۳۸

باوا تیج سنگھ گدی نشین ڈیرہ باداہند تحصیل ریاسی کو زیر حکم منظوری سری سرکار والا مورخہ ۷ پھاگن سنہ ۱۹۶۴ $\frac{۱۲۳۴}{۵۲۲}$ حاضری عدالت دیوانی سے مستثنی رکھا گیا ہے۔ لہذا اعلان ہذا بغرض آگاہی ہر خاص و عام گزٹ میں شائع کیا جاتا ہے۔

تحریر ۹ چیت سنہ ۱۹۶۴

دستخط انگریزی خانصاحب جج ہائیکورٹ

خاتمہ

نقشہ زمانہ التوائی وارنٹ گرفتاری موسومیہ زمینداران قلمرو جموں

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نام ضلع	نام تحصیل	ربیع		خریف		تنبیہ
		برای تخم ریزی	برای درو فصل	برای تخم ریزی	برای درو فصل	
جموں	جموں ۱	اول اسوج سے آخیر مگھر تک	۱۵ بیساکھ سے ۱۵ اساڑھ تک	۱۵ ہاڑ سے ۱۵ بہادوں تک	۱۵ کتک سے ۱۵ مگھر تک ۲ ماہ	اگر کوئی آفت ارضی یا سماوی پڑ جاوے۔ تو اوصوبہ مین عدالتہائے کو اختیار ہوگا۔ کہ وقت فیصلہ مین تبدیلی کرین
ایضاً	اکھنور ۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	سانبہ ۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	رنبیر سنگھ پورہ ۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	سب ڈویژن بھٹا ۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
جسروٹہ	جسروٹہ ۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	سمبہ گڑھ ۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	بسوہلی	۱۵ اسوج سے آخیر کتک تک	یکم جیٹھ سے یکم ہاڑ تک	۱۵ جیٹھ سے ۱۵ ہاڑ تک	۱۵ بہادوں سے ۱۵ کاتک تک ۲ ماہ	
اودہم پور	اودہم پور	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	رام نگر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً //	
ایضاً	رام بن	۱۵ بہادوں سے آخیر کاتک تک	۱۵ جیٹھ سے آخیر ہاڑ تک	یکم جیٹھ سے ۱۵ ہاڑ تک	۱۵ اسوج سے آخیر کاتک تک ۲ ماہ	(نوٹ) یہ اندراج علاقہ بانہال جو کل کے متعلق ہے خاص رام بن بلکہ مثل بسوہلی اودہم پور عمل ہو۔
ایضاً	کشتواڑ	۱۵ بہادوں سے آخر اسوج تک	یکم جیٹھ سے آخر ہاڑ تک	یکم جیٹھ سے آخیر جیٹھ تک	۱۵ اسوج سے آخیر کاتک تک ۲ ماہ	
ایضاً	پاڈر سب ڈویژن	یکم بہادوں سے آخیر بہادوں تک	یکم ہاڑ سے آخیر ہاڑ تک	۱۵ بیساکھ سے ۱۵ ہاڑ تک	۱۵ اسوج سے آخیر کاتک تک ۲ ماہ	
ریاسی	ریاسی	۱۵ اسوج سے آخیر کاتک تک	یکم جیٹھ سے یکم ہاڑ تک	۱۵ جیٹھ سے ۱۵ ہاڑ تک	۱۵ بہادوں سے ۱۵ کاتک تک ۲ ماہ	
ایضاً	رام پور	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً ایضاً	
ایضاً	سب ڈویژن گول	۱۵ بہادوں سے آخیر کاتک تک	۱۵ جیٹھ سے آخیر ہاڑ تک	یکم جیٹھ سے ۱۵ ہاڑ تک	۱۵ اسوج سے آخیر کاتک تک ۲ ماہ	
میرپور	میرپور	اول کاتک سے آخیر مگھر تک	۱۵ بیساکھ سے ۱۵ ہاڑ تک	۱۵ ہاڑ سے ۱۵ بہادوں تک	۱۵ کتک سے ۱۵ مگھر تک ۲ ماہ	